تنظیم المدارس (اہلِ سنت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات

مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم عالیہ

ترتیب

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2017ء

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2018ء

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2019ء

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2020ء

عرضِ ناشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ!

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

ہمارے ادارہ کے قیام کے بنیادی مقاصد میں سے ایک یہ بھی تھا کہ قرآن کریم کے تراجم و تفاسیر' کتب احادیث نبوی کے تراجم و شروحات' کتب فقہ کے تراجم و شروحات' کتبِ درس نظامی کے تراجم و شروحات اور بالخصوص نصابِ تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے تراجم و شروحات کو معیاری طباعت اور مناسب داموں میں خواص وعوام اور طلباء وطالبات کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ مختصر عرصہ کی مخلصانہ سعی سے اس مقصد میں ہم کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں؟ یہ بات ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ تاہم بطور فخر نہیں بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر ہم اس حقیقت کا اظہار ضرور کریں گے کہ وطن عزیز پاکستان کا کوئی جامعہ' کوئی لائبریری' کوئی مدرسہ اور کوئی ادارہ ایسا نہیں ہے جہاں ہماری مطبوعات موجود نہ ہوں۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

علوم وفنون کی اشاعت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ طلباء وطالبات کی آسانی اور امتحان میں کامیابی کے لیے تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے سابقہ پرچہ جات حل کر کے پیش کیے جائیں۔ اس وقت ہم ''نورانی گائیڈ (حل شدہ پرچہ جات)'' کے نام سے تمام درجات کی طالبات کے لیے علمی تحفہ پیش کر رہے ہیں' جو ہمارے قلمی معاون جناب مفتی محمد احمد نورانی صاحب کے قلم کا شاہکار ہے۔ نصابی کتب کا درس لینے کے بعد اس حل شدہ پرچہ جات کا مطالعہ سونے پر سہاگہ کے مترادف ہے اور یقینی کامیابی کا ضامن ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک طرف تنظیم المدارس کے پرچہ جات کا خاکہ سامنے آئے گا اور دوسری طرف ان کے حل کرنے کی عملی مشق حاصل ہوگی۔ اگر آپ ہماری اس کاوش کے حوالے سے اپنی قیمتی آراء دینا پسند کریں' تو ہم ان آراء کا احترام کریں گے۔

آپ کا مخلص: شبیر حسین

﴿درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

پرچہ اول: قرآن وتجوید

القسم الاوّل: ترجمہ قرآن

سوال ۱: درج آیات مبارکہ کے اجزاء کا اردو میں ترجمہ کریں؟

(الف)- وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ (المائدہ: ۴۸)

(ب)- قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ (الانعام: ۱۴۵، ۱۴۶)

(ج)- وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ وَلَمَّا

وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ج لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ○ (الاعراف:۱۳۳، ۱۳۴)

(د)- اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَ الْاِنْجِيْلِ ز يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ لا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (الاعراف :۱۵۷)

جواب: ترجمہ آیات قرآنی:

(الف)- اور (اے محبوب!) ہم نے آپ کی طرف کتاب اتاری جو کتب سابقہ کی تصدیق کرنے والی اور ان کی گواہ ہے۔ آپ ان میں فیصلہ کریں اللہ تعالیٰ کے کلام کی روشنی میں اور حق چھوڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ ہم نے تم سب لوگوں کے لیے ایک شریعت اور ایک راستہ تجویز کیا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمہیں ایک امت بنا دیتا لیکن اس نے (ایسا اس لیے نہیں کیا) کہ جو کچھ تمہیں دیا ہے اس بارے میں تمہیں آزمائے۔ آخر کار تم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ وہ تمہیں خبردار کردے گا جس بارے میں تم جھگڑا کرتے تھے۔

(ب)- (اے محبوب!) آپ فرمادیں کہ جو کلام مجھ پر اتارا گیا ہے اس میں میں کھائی جانے والی چیزوں کو حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہو یا بہتا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو۔ اس لیے کہ یہ پلید ہے یا بے حکمی کا جانور جسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ جو نہ باغی ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو تو ضرورت کے مطابق اس کے لیے جائز ہے، پس آپ کا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔

یہودیوں پر ہم نے ناخنوں والا جانور حرام قرار دیا اور اسی طرح ان پر گائے اور بکری کی چربی بھی حرام کی مگر جو ان کی پشت یا آنتوں یا ہڈیوں کو لگی ہو۔ اس طرح ہم نے ان سے نافرمانی کا انتقام لیا ہے اور بے شک ہم سچے ہیں۔

(ج)- اور انہوں نے کہا تم جتنی بھی نشانیاں لے آؤ کہ ان کے ساتھ ہم پر جادو کر دو تو ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے۔ پس ہم نے ان پر طوفان، ٹڈی، جوئیں، مینڈک اور خون کی الگ الگ نشانیاں بھیجیں۔ انہوں نے تکبر و غرور سے کام لیا اور وہ مجرم قوم بن گئے اور جب ان پر عذاب نازل ہوتا تو وہ کہتے: اے موسیٰ! آپ ہمارے لیے اپنے پروردگار سے حسب وعدہ دعا کریں۔ اگر آپ ہم سے عذاب دور کردیں تو ہم آپ پر ضرور ایمان لے آئیں گے اور ہم آپ کے ساتھ بنی اسرائیل کو بھی ضرور روانہ کردیں گے۔

(د)- جو لوگ غیب کی خبریں دینے والے رسول امی کی پیروی کریں تو وہ اسے اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے۔ آپ انہیں نیکی کا حکم دیں گے، انہیں برائی سے منع کریں گے، پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیں گے، بری چیزوں کو ان پر حرام قرار دیں گے، آپ ان کا بوجھ ہلکا کریں گے اور ان کے گلے کے طوق کو اتار کر پھینک دیں گے۔ پس وہ لوگ جو آپ پر ایمان لائیں گے، آپ کی تعظیم کریں گے، آپ کی معاونت کریں گے اور اس نور کی پیروی کریں گے جو آپ کی طرف اتارا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔

سوال نمبر 2: سورۃ المائدہ، سورۃ الانعام اور سورۃ الاعراف کی وجہ تسمیہ تحریر کریں؟

جواب: (۱)- سورۃ المائدہ کی وجہ تسمیہ: سورہ کا یہ نام اس آیت سے ماخوذ ہے: هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ۔ لفظ مائدہ سے مراد آسمانی دستر خوان یا جنتی کھانوں پر مشتمل دستر خوان ہے۔ اس سورہ میں آسمانی دستر خوان کا ذکر ہوا ہے لہٰذا اس کا نام "سورۃ المائدہ" تجویز کیا گیا ہے۔

(۲)- سورۃ الانعام کی وجہ تسمیہ: لفظ "الانعام"، "النعم" کی جمع ہے جس سے مراد جانور یا

اونٹ کے ہیں۔ اس سورت میں جانوروں کے حلال وحرام ہونے کی تفصیلی بحث ہے' لہٰذا اسی مناسبت سے سورہ کا نام ''سورۃ الانعام'' رکھا گیا ہے۔ علاوہ ازیں بعض جانوروں کی حلت وحرمت کے حوالے سے اہل عرب کے کچھ توہمات کی تردید کی گئی ہے اور فطرت اسلام کے مطابق فیصلہ دیا گیا ہے۔

(۳)-سورۃ الاعراف کی وجہ تسمیہ: لفظ ''الاعراف'' سے مراد مخصوص درخت یا جنت و دوزخ کے درمیان کا مقام ہے۔ یہ نام آیت ۴۶ اور ۴۷ سے ماخوذ ہے' جن میں اعراف اور اصحاب اعراف کی تفصیل ہے' تو اسی مناسبت سے سورۃ کا نام تجویز کیا گیا ہے۔

القسم الثانی: تجوید

سوال نمبر3: درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟

اخفاء' ادغام' وقف' تنوین' نون رسمی' تسہیل' تحقیق۔

جواب:

تعریفات اصطلاحات:

مندرجہ بالا اصطلاحات تجوید کی تعریفات ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

۱-اخفاء: کسی حرف کو ادا کرتے وقت اس کے مخرج میں زبان لگائے بغیر پوشیدہ کر کے اس انداز سے ادا کرنا کہ محض صفت غنہ کے علاوہ تشدید کی صورت پیدا نہ ہو۔

۲-ادغام: کسی پہلے حرف ساکن کو دوسرے متحرک حرف میں ملا کر اس انداز سے ادا کرنا کہ دوسرا ایک مشدد حرف کی شکل اختیار کر جائے' پہلے حرف کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہا جاتا ہے۔

۳-وقف: کسی کلمہ کے آخری متحرک حرف کو اس انداز سے ادا کرنا کہ آواز اور سانس دونوں کچھ دیر کے لیے رک جائیں۔

۴-تنوین: دو زبر' دو زیر اور دو پیش کو کہا جاتا ہے۔ جو درحقیقت نون ساکن ہوتا ہے اور ماقبل کی حرکت کے مطابق پڑھا جاتا ہے۔

۵-نون رسمی: یہ نون متحرک ہو سکتا ہے اور ساکن بھی جو کسی کلمہ کی ابتداء' وسط اور آخر میں آ سکتا ہے۔ اسم' فعل اور حرف سب میں آ سکتا ہے اور حرف کی شکل میں تحریر کیا جاتا ہے۔

۶-ہمزہ کو اس کے مخرج اور اس کی حرکت کے مطابق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا۔

۷-تحقیق: ہمزہ کو اس کے اصلی مخرج سے اس کی تمام صفات کے ساتھ ادا کرنا۔

سوال نمبر4: استعاذہ اور بسملہ کی تعریف کریں نیز وصل کل' فصل کل' فصل اول و صل ثانی اور وصل اول فصل ثانی کی تعریف مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: ۱-استعاذہ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ کو کہا جاتا ہے۔

۲-بسملہ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ کو کہا جاتا ہے۔

۳-وصل کل: تعوذ' تسمیہ اور آیت تینوں کو ملا کر پڑھنا مثلاً اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الٓمّٓ○

۴-فصل کل: تعوذ' تسمیہ اور آیت کو الگ الگ کر کے پڑھنا مثلاً اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ الٓمّٓ

۵-فصل اول وصل ثانی: تعوذ کو الگ جبکہ تسمیہ اور آیت کو ملا کر پڑھنا مثلاً اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ الٓمّٓ

۶-وصل اول فصل ثانی: تعوذ کو تسمیہ سے ملا کر اور آیت کو الگ پڑھنا مثلاً اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ الٓمّٓ○

سوال نمبر5: اصول مخارج بیان کرنے کے بعد کوئی سے تین حروف کے مخارج بیان کریں؟

جواب: اصول مخارج:

منہ کے جس حصہ سے کوئی حرف نکلتا ہے اسے اس کا مخرج قرار دیا جاتا ہے۔ مخارج

کی تعداد میں آئمہ تجوید کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ۱۴ ہیں اور بعض نے ۱۶ گنوائے ہیں جبکہ بعض ۱۷ بتاتے ہیں۔ آخری قول زیادہ معتبر ہے۔

☆-ابتداء حلق سے ہمزہ، ہاء، عین، حا، غین اور خاء نکلتے ہیں۔

☆-زبان کی جڑ اور مقابل کے تالو سے قاف نکلتا ہے۔ وسط زبان اور مقابل کے تالو سے کاف اور یائے غیر مدہ نکلتے ہیں۔

☆-زبان کے کنارے اور اوپر کی داڑھوں سے لام نکلتی ہے اور مسوڑھوں سے قدرے پیچھے ہٹ کر یعنی زبان کی نوک اور مقابل کے تالو سے نون اور راء نکلتے ہیں۔

نوٹ:۔

☆-نوک زبان اور مقابل والے اوپر کے دانتوں کی جڑ سے دال، تاء اور طاء نکلتے ہیں۔

☆-انہی دانتوں کے کناروں اور زبان کی نوک سے ذال، ظاء اور ثاء نکلتے ہیں۔

☆-زبان کی نوک اور مقابل کے درمیان والے اوپر کے دانتوں سے صاد، زاء اور سین نکلتے ہیں۔

☆-اوپر کے سامنے کے دونوں دانتوں کے کنارے اور نیچے والے ہونٹوں سے "فاء" نکلتا ہے۔

دونوں اوپر نیچے والے ہونٹوں سے باء، واؤ اور میم نکلتے ہیں۔

☆-ہونٹوں، منہ اور حلق کے خلاء سے حروف مدہ نکلتے ہیں۔

مخارج حروف:

کل مخارج حروف ۱۷ ہیں جن میں سے چند ایک کے مخارج درج ذیل ہیں۔

۱-ق: زبان کی جڑ اور مقابل کا تالو "ق" کا مخرج ہے۔

۲-ضاد: زبان کا بغلی کنارہ اور اوپر والی داڑھوں کی جڑیں "ضاد" کا مخرج ہے۔

۳-اوپر نیچے کے دونوں ہونٹوں کی خشکی والی جگہ باء اور میم کا مخرج ہے۔

☆☆☆☆☆

﴿درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

القسم الاوّل: حدیث

سوال نمبر 1: درج ذیل احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں اور ہر حدیث سے معلوم ہونے والا مسئلہ واضح کریں؟

(۱)-عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لایفرك مومن مؤنة ان كره منها خلقا رضى منها اخر.

(۲)-عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا وخياركم خياركم لنسائهم.

(۳)-عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت قلت يارسول الله صلی الله علیه وسلم ان لی جارين، قالايهما اهدى؟ قال الى اقربهما منك باباً.

(۴)-عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: ليس الواصل بالمكافى ولكن الواصل الذى اذا قطعت رحمه وصلها.

(۵)-عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما عن ابی بكر الصديق رضی الله تعالیٰ عنه موقوفاً عليه انه قال ارقبوا محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسل فی اهل بيته.

جواب:

ترجمہ احادیث اور ثابت ہونے والے مسائل:

ترجمہ احادیث اور ہر حدیث سے ثابت ہونے والا مسئلہ درج ذیل ہے:

۱- ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن مرد، مومن عورت کو ناپسندیدہ قرار نہ دے کیونکہ اگر اس کی ایک عادت ناپسند ہوگی تو دوسری پسند بھی ہوگی۔

مسئلہ: اس حدیث میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی معمولی خامی کی وجہ سے شوہر اپنی بیوی سے الگ نہ رہے اور نہ اسے الگ کرے کیونکہ اگر اس میں کوئی خامی ہوگی تو یقیناً خوبی بھی ہوگی۔ اس کی صرف خامیوں ہی کو نہیں بلکہ خوبیوں کو بھی دیکھنا چاہیے تاکہ افتراق و انتشار کی نوبت نہ آئے۔

۲- ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کے لحاظ سے کامل وہ مسلمان ہے جس کا اخلاق سب سے بہتر ہو اور تم میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہیں۔

مسئلہ: اس حدیث میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ فضیلت و بہتری کا معیار دو چیزیں ہیں

(۱)- حسن اخلاق اور

(۲)- بیوی سے حسن سلوک۔

(۳)- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں تو میں کسے تحفہ بھیجوں؟ آپ نے جواب دیا: دونوں میں سے جس کا دروازہ تمہارے دروازہ کے قریب ہے۔

مسئلہ: اس حدیث میں حق ہمسایہ کو بجالانے کی تاکید کی گئی ہے کہ جس ہمسایہ کا دروازہ،

قریب ہو وہ تحفہ ارسال کرنے، ضرورت پوری کرنے اور حق ہمسائیگی ادا کرنے کے لحاظ سے زیادہ حقدار ہے۔

(۴)- ترجمہ: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رشتہ دار کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہیں ہے جو نیکی کا بدلہ دے بلکہ محافظ وہ شخص ہے جو اس سے تعلق قطع کرے وہ اس سے تعلق برقرار رکھنے کی کوشش کرے۔

مسئلہ: اس حدیث میں صلہ رحمی اختیار کرنے کا درس دیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی کم علمی، جہالت یا بے عملی کے نتیجہ میں تعلق منقطع کرے تو اس سے تعلق منقطع کرنے کی بجائے برقرار رکھا جائے۔

(۵)- ترجمہ: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اہل بیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص تحفظ کرو۔

مسئلہ: اس حدیث میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ اہل بیت بڑی عظمت کے مالک ہیں کیونکہ ان کی نسبت اعلیٰ ہے۔ لہٰذا ان کی تعظیم، ادب واحترام اور خدمت کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل احادیث مقدسہ نیز ہر حدیث سے ثابت ہونے والا مسئلہ لکھیں؟

۱- عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکرم شباب شیخا لسنہ الاقیض اللہ لہ من یکرمہ عند سنہ۔

۲- عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی سمعت رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم یقول ان خیر التابعین رجل یقال لہ اویس ولہ والدۃ وکان بہ بیاض فمروہ فلیستغفر لکم۔

۳- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یقول یوم

القیامۃ این المتحابون بجلالی؟ الیوم اظلھم فی ظلی یوم لاظل الاظلی ۔

۴- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لولم تذنبوا لذھب اللہ لکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفر اللہ تعالیٰ فیغفرلہ ۔

۵- عن المستور دبن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ مالدنیا فی الأخرۃ الامثل مایجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظربہ یرجع ۔

جواب:

ترجمہ احادیث اوران سے ثابت ہونے والے مسائل:

مندرجہ بالا احادیث کا ترجمہ اوران سے ثابت ہونے والے مسائل درج ذیل ہیں:

۱- ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص کسی بوڑھے کا بڑھاپے کی وجہ سے احترام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے بوڑھا ہونے پر اس کا احترام کرتے ہیں۔

مسئلہ: اس روایت میں بڑوں، شیوخ اور عمر رسیدہ لوگوں کا ادب و احترام کرنے کا درس دیا گیا ہے۔ نیز یہ خدمت انجام دینے والے شخص کا بھی آنے والے زمانہ میں ادب و احترام کیا جاتا ہے۔

۲- ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: تابعین سے ایک بہترین شخص ہوگا جسے ''اویس'' کہا جائے گا، وہ اپنی والدہ کی خدمت میں مصروف ہے اور اس کے جسم پر سفید داغ ہیں۔ پس تم اسے کہنا کہ وہ تمہارے لیے بخشش کی دعا

کرے۔

مسئلہ: اس روایت میں مشہور تین مسائل بیان ہوئے ہیں:

۱- حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب۔

۲- والدین کی خدمت کا مقام۔

۳- اللہ والوں کی تاثیر و مقبولیت دعا۔

۳- ترجمہ: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے لوگ کہا ں ہیں؟ آج میں، میں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا جس دن میرے سایہ کے علاوہ سایہ نہیں ہے۔

مسئلہ: انسان کو کسی سے دوستی کرنے کا اصول بتایا گیا ہے کہ دوستی محض اللہ تعالیٰ کے لیے اور دشمنی بھی صرف اس کی خوشنودی کے لیے ہونی چاہیے جو مفید و نافع ہوگی۔

۴- ترجمہ: حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر تم لوگ گناہ نہ کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اٹھالے گا اور تمہاری جگہ نئی قوم لے آئے گا جو گناہ کریں گے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا۔

مسئلہ: اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہو جاتا ہے اور وہ بخشش فرما دیتا ہے۔

۵- ترجمہ: حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم بخدا! آخرت کے مقابل دنیا کی مثال اس طرح ہے جس طرح کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈالے، پھر وہ اس بات کا جائزہ لے کر اس (انگلی) کے ساتھ کتنا پانی لگا ہے؟

مسئلہ: آخرت کے مقابلہ میں دنیا حقیر ترین چیز ہے جس کی حقارت، ذلت و رسوائی اور خواری محتاج تعارف نہیں ہے۔

سوال نمبر3: درج ذیل احادیث کا ترجمہ کریں نیز ہر ایک حدیث سے ثابت ہونے والا مسئلہ تحریر کریں؟

۱- عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم يدخل الفقراء الجنة قبل الاغنياء بخمس مائة عام .

۲- عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال خط النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم خطوطا فقال هذا الانسان و هذا اجله فبينما هو كذالك ازجائه الخط الاقرب .

۳- ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال يا عائشة ان الله رفيق يحب الرفق ويعطی علی الرفق مالا يعطی علی العنف ومالا يعطی علی سواه .

۴- عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من خرج من الطاعة و فارق الجماعة ثم مات مات ميتة جاهلية .

۵- عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال انكم ستحرصون علی الامارة و ستكون ندامة يوم القيامة .

جواب:

ترجمہ احادیث اوران سے ثابت ہونے والے مسائل:

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ کا ترجمہ اوران سے ثابت ہونے والے مسائل درج ذیل ہیں:

۱- ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اغنیاء کے مقابلہ میں فقراء پانچ سو سال قبل جنت میں داخل

ہوں گے۔

مسئلہ: مسکین وفقیر کی فضیلت وعظمت بیان کی گئی ہے کہ وہ اغنیاء سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فقراء دنیا میں سادہ زندگی بسر کرتے ہیں اور صبر وشکر کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آخرت میں انہیں اس کا بہترین صلہ دخول جنت کی شکل میں عطا کرے گا۔

۲- ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چند ایک لکیریں کھینچیں پھر فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے۔ انسان اسی دنیا میں رہتا ہے حتیٰ کہ وہ قریب والی لکیر میں داخل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: انسان کی زندگی اور موت دونوں یقینی ہیں اور زندگی کے بعد موت کا آنا اٹل فیصلہ ہے جس میں شک وشبہ نہیں ہو سکتا۔

۳- انہی سے روایت ہے کہ بیشک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! بیشک اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی اختیار کرنے پر ایسا بہترین ثواب عطا کرتا ہے جو کسی دوسرے امر پر عطا نہیں کیا جاتا۔

مسئلہ: اللہ تعالیٰ نرم برتاؤ کو زیادہ پسند کرتا ہے اور ایسا عمل اختیار کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن نرم سلوک کرے گا۔ نرم خو شخص کے دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں۔

۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پیروی ترک کر دیتا ہے اور وہ جماعت کو چھوڑ دیتا ہے تو پھر وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

مسئلہ: اطاعت وفرمانبرداری چھوڑنا اور جماعت سے علیحدگی کے سبب انسان گمراہ ہو جاتا ہے لہٰذا ان دونوں امور کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے۔

۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک عنقریب تم حصول حکومت کا لالچ کرو گے پھر وہ قیامت کے

دن تمہارے لیے پریشانی کا باعث ہوگا۔

مسئلہ: منصب' اقتدار اور حصول حکومت کی جدوجہد قیامت کے دن ندامت و پریشانی کا باعث ہوگا۔ البتہ اسلامی قانون اور نفاذ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض سے یہ جدوجہد وبال نہیں بلکہ باعث نجات ثابت ہوگی۔

القسم الثانی: العقائد والمسائل

سوال نمبر 4: عنادیہ' عندیہ' لاادریہ کے عقیدے لکھیں اور بتائیں کہ یہ کس گروہ کی شاخیں ہیں؟

جواب:

فرق ثلاثہ کا تعلق اوران کے عقائد وافکار:

فرق ثلاثہ کا تعلق سوفسطائیہ گروہ سے ہے جو احمقوں کا ایک جتھا تھا۔ ان کے عقائد کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱- عنادیہ: یہ لوگ حقائق اشیاء کے منکر تھے اور وہ حقائق اشیاء کو اوہام باطلہ اور خیالات فاسدہ قرار دیتے تھے۔ ان کے نزدیک وجود باری تعالیٰ بھی یقینی نہیں بلکہ وہمی ہے۔

۲- عندیہ: ان کا مؤقف ہے کہ حقائق اشیاء ہمارے افکار کے تابع ہیں۔ ان کا نظریہ ہے کہ ہر چیز قدیم بھی ہوسکتی ہے اور حادث بھی ہوسکتی ہے۔

۳- لاادریہ: ان کا مؤقف ہے کہ ہمیں کسی چیز کے معدوم ہونے کا یقین ہے اور نہ موجود ہونے کا' گویا ہر چیز میں شک کا وصف موجود ہے۔ حتیٰ کہ تصور شک بھی تشکیک کا شکار ہے۔ حضرت امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے تینوں فرقوں کا رد بلیغ فرمایا ہے۔

سوال نمبر 5: اللہ تعالیٰ کے بندوں سے استغاثہ اور استعانت کے جائز ہونے پر دلائل لکھیں؟

جواب:

اللہ تعالیٰ کے بندوں سے استغاثہ اور استعانت کا جواز اور دلائل:

اللہ تعالیٰ کے بندوں سے استغاثہ اور استعانت حاصل کرنا جائز ہے' کیونکہ ان کی امداد درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اعانت ہے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کے بندے اللہ تعالیٰ سے استعانت وامداد کا ذریعہ ووسیلہ ہیں۔ اس سلسلے میں یہ مشہور روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی معاونت میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی معاونت میں ہوتا ہے۔ اس روایت کے الفاظ یہ ہیں: واللہ فی عون العبد مکان العبد فی عون اخیہ۔ (الصحیح للمسلم) ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں: وان تستغیثوا الملھون وتھدوا الضال (سنن ابی داؤد) (حقوق طریق بیان کرتے ہوئے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پریشان حال شخص کی امداد کرو اور گم کردہ راہ کی راہنمائی کرو۔" ان تمام روایات میں مدد کرنے کی نسبت بندے کی طرف کرکے اس کے جواز پر مہر ثبت فرما دی۔

سوال نمبر 6: کیا اللہ کے محبوب بندوں اور صالحین سے برکت حاصل کرنا جائز ہے؟

جواب:

اللہ کے محبوب بندوں اور صالحین سے حصول برکت کا ثبوت:

اللہ تعالیٰ کے مقبول ومحبوب بندوں اور صالحین سے حصول برکت کا ثبوت حد تواتر کو پہنچ چکا ہے۔ اس سلسلے میں چند دلائل ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے خود دیکھا حجام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک مونڈ رہا تھا جبکہ صحابہ کرام حلقہ کی شکل میں موجود تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بال مبارک ان کے ہاتھ میں آجائے۔ وہ آپ کے بالوں کو برکت اور شفاعت کی نیت سے محفوظ کرتے تھے۔ (الصحیح للمسلم)

۲- یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چند بال مبارک اپنی ٹوپی میں سی رکھے تھے جس کی برکت سے وہ دشمن پر فتح

حاصل کرتے تھے۔ ایک جنگ کے موقع پر آپ کی ٹوپی سر سے گر گئی تو آپ نے مقابلہ کرنے کی بجائے ٹوپی تلاش کرنا شروع کر دی تاکہ وہ ان مقدس بالوں سے محروم ہونے کی وجہ سے جنگ میں ناکام نہ ہو جائیں اور بال مبارک دشمن کے ہاتھ میں نہ پہنچ جائیں۔

۳- حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سرخ خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی تھا' وہ پانی حاصل کرنے کے لیے صحابہ بے تاب تھے جسے پانی کے قطرات مل جاتے وہ اپنے جسم پر خوشبو کی طرح مل لیتا تھا۔ جسے میسر نہ آتا وہ دوسرے سے تری لے کے برکت حاصل کرتا تھا۔ (الصحیح للبخاری)

﴿درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

حصہ اوّل: فقہ

سوال نمبر 1: (الف): ثم المیاہ علی خمسۃ اقسام۔

پانی کی اقسام خمسہ کے نام' تعریفات' مثالیں اور حکم تحریر کریں؟

(ب): وضو کے ارکان' وضو کا سبب' حکم دنیوی و اخروی' شروط و جوب اور شروط طہارت تحریر کریں؟

جواب: (الف): پانی کی اقسام خمسہ کے نام' تعریفات' مثالیں اور حکم:

پانی کی اقسام خمسہ کے نام' تعریفات' مثالیں اور حکم درج ذیل ہے:

۱- ماء مطلق: ایسا پانی ہے جس میں کوئی چیز مل کر اسے مقید نہ کرے۔ یہ پانی پاک ہے' پاک کرنے والا ہے' اور مکروہ نہیں ہوتا مثلاً نہر' بارش یا کنویں وغیرہ کا پانی۔

۲- ماء مکروہ: یہ وہ پاک پانی ہے اور پاک کرنے والا ہے مگر مکروہ ہے۔ مثلاً بلی وغیرہ کا جھوٹا پانی۔

۳- ماء مستعمل: یہ وہ پانی ہے جو حدث دور کرنے یا حصول ثواب کی غرض سے استعمال کیا گیا ہو مثلاً وضو ہونے کی صورت میں وضو جدید کے لیے استعمال کیا ہوا پانی۔ یہ پاک تو ہے لیکن آگے پاک کرنے والا نہیں ہے۔

۴- ماء نجس: یہ وہ پانی ہے جس میں نجاست گر جائے' قلیل ہو اور ٹھہرا ہوا ہو۔ یہ پانی ناپاک ہے۔

۵- ماءِ مشکوک: یہ وہ پانی ہے جس کے پاک یا نجس ہونے میں شک ہو مثلاً گدھے کا جھوٹا پانی۔

(ب) ارکان وضو:

ارکان وضو یا فرائض وضو درج ذیل ہیں:

۱- تمام چہرے کو دھونا: طول کے لحاظ سے کان کی ایک لو سے لے کر دوسری لو تک جبکہ عرض کے اعتبار سے پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک ایک بار دھونا۔

۲- دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔

۳- دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھونا۔

۴- چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

وضو کا سبب:

وضو کا دینوی سبب یہ ہے کہ نجاست حقیقی یا حکمی کو دور کرنا اور آلہ طہارت حاصل کرنا، جس کے بغیر عبادت مقصودہ جائز نہ ہوتی۔ اس کا اخروی سبب محض اجر وثواب کا حصول ہے۔

شروط وجوب:

اس کے واجب ہونے کی شرائط آٹھ ہیں:

(۱) عاقل ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) مسلمان ہونا (۴) پانی کے استعمال پر قدرت حاصل ہونا (۵) حیض کا ختم ہونا (۶) نفاس کا ختم ہونا (۷) حدث کا پایا جانا (۸) نماز کے وقت کا تنگ ہونا۔

شروط طہارت:

صحت وضو کی شرائط تین ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱)- اعضاء وضو پر پانی کا بہانا۔

(۲)- وضو کے منافی چیز کا ختم ہو جانا مثلاً حیض، نفاس، دم مسفوح اور حدث وغیرہ۔

(۳)- جو چیز جسم تک پانی پہنچنے کے لیے رکاوٹ بن سکتی ہو، اس کا دور ہونا مثلاً چربی، موم اور لک وغیرہ۔

سوال نمبر 2: (الف): حیض، نفاس، استحاضہ اور طہر کی تعریفات اور مدتیں قلم بند کریں؟

(ب): تنقسم النجاسة لی قسمین غليظة وخفيفة.

دونوں قسموں کی تعریفات مع امثلہ اور حکم بیان کریں؟

(ج): نورالایضاح کی روشنی میں نماز کے اوقات خمسہ تحریر فرمائیں؟

جواب: (الف):

حیض، نفاس، استحاضہ اور طہر کی تعریفات اور مدتیں:

۱- حیض: یہ وہ خون ہے جو ہر بالغہ غیر حاملہ عورت کو مقام مخصوصہ سے ہر مہینے آتا ہے۔ اس کی کم از کم مدت تین ایام اور حیانی مدت پانچ ایام جبکہ زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔

۲- نفاس: یہ وہ خون ہے جو عورت کو بچہ کی پیدائش کے بعد مقام مخصوصہ سے آتا ہے۔ اس کی کم کوئی مدت متعین نہیں لیکن زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔

۳- استحاضہ: یہ وہ خون ہے جو حیض کی شکل میں تین ایام سے کم آ کر رک جائے یا دس دنوں سے زیادہ آئے۔ نفاس کی صورت میں چالیس ایام کے بعد بھی آتا رہے۔ حیض کا خون دو دن آ کر ختم ہو گیا یا دس دنوں کے بعد آئے یا نفاس کی صورت میں چالیس ایام کے بعد آنے والا خون "استحاضہ" کہلاتا ہے۔ جس عورت کے ایام حیض متعین ہوں تو ان دنوں سے کم آ کر رکنے والا یا زیادہ دنوں میں آنے والا خون بھی استحاضہ کہلائے گا۔

(ب): اقسام نجاست:

عربی عبارت کا ترجمہ ہے: نجاست کی دو اقسام ہیں:

(ا)-نجاست غلیظہ‘(۲)-نجاست خفیفہ۔دونوں کی تعریفات‘امثلہ اور حکم درج ذیل ہے۔

۱-نجاست غلیظہ: سخت یا جسم دار نجاست کو کہا جاتا ہے۔مثلاً مردار کا گوشت‘خون اور پاخانہ وغیرہ۔نجاست غلیظہ ایک درہم کا اندازمعاف ہے۔

۲-نجاست خفیفہ: یہ وہ نجاست ہے جس کا حکم اتنا سخت نہ ہو مثلاً گھوڑے کا پیشاب ماکول اللحم جانور کا پیشاب اور ایسے پرندوں کی بیٹ جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا۔نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کسی عضو یا کپڑے کے چوتھائی حصہ تک لگ جائے تو معاف ہے۔

(ج)-نماز کے اوقات خمسہ:

کتاب ''نورالایضاح'' کی روشنی میں نماز کے اوقات خمسہ درج ذیل ہیں:

۱-فجر کا وقت: صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک نماز فجر کا وقت ہے۔ہر موسم میں نماز فجر تاخیر سے پڑھنا مستحب ہے۔

۲-نماز ظہر کا وقت: نصف النہار یعنی زوال کے بعد سے لے کر اصلی سایہ کے علاوہ ہر چیز کا سایہ دگنا ہونے تک باقی رہتا ہے۔نماز ظہر موسم گرما میں تاخیر سے اور موسم سرما میں تعجیل سے پڑھنا مستحب ہے۔

۳-نماز عصر کا وقت: اصلی سایہ کے علاوہ ہر چیز کا سایہ ڈبل ہونے سے لے کر غروب آفتاب تک نماز عصر کا وقت ہے۔نماز عصر ہر موسم میں تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے۔

۴-نماز مغرب کا وقت: غروب آفتاب سے لے کر سرخ شفق کے غروب ہونے تک نماز مغرب ہے۔نماز مغرب کی ادائیگی میں ہر موسم میں تعجیل سے کام لینا مستحب ہے۔

۵-نماز عشاء کا وقت: غروب شفق سے لے کر صبح صادق تک نماز عشاء کا وقت ہے۔

سوال نمبر3: درج ذیل کی وضاحت فرمائیں؟

(۱) سات مکروہات نماز‘(۲) سات مفسدات نماز‘(۳) اوقات مکروہہ‘(۴) عورتوں کے لیے فی زمانہ زیارت قبور‘(۵) روزہ کی اقسام (۶) مصارف زکوٰۃ‘

(۷) شرائط حج‘(۸) نماز جنازہ کا حکم اور شرائط۔

جواب:۱:-سات مکروہات نماز:(۱) کپڑے کو لپیٹنا‘(۲) بلاعذر چوکڑی مار کر بیٹھنا‘(۳) عمداً کسی واجب یا سنت کو ترک کرنا‘(۴) دوران نماز آنکھیں بند کرنا‘(۵) جمائی لینا‘(۶) عمداً خوشبو سونگھنا‘(۷) کپڑا لٹکانا۔

۲: سات مفسدات نماز:(۱) قبلہ کی طرف سے سینہ پھیرنا‘(۲) عمل کثیر‘(۳) دوران نماز گفتگو کرنا خواہ سہواً ہو(۴) مصافحہ کرتے ہوئے زبان سے سلام کا جواب دینا‘(۵) سلام کی نیت سے لفظ ''السلام'' استعمال کرنا‘(۶) لوگوں کے کلام سے مشابہ الفاظ سے دعا مانگنا‘(۷) منہ کے اندر یا باہر سے کوئی چیز کھانا خواہ قلیل مقدار میں ہو۔

۳: اوقات مکروھہ: اوقات مکروہہ تین ہیں جن میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے:

۱-طلوع آفتاب کے وقت

۲-غروب آفتاب کے وقت

۳-زوال کے وقت

ان اوقات میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔البتہ جو عبادت ان اوقات میں واجب ہوئی ہو وہ کراہت کے ساتھ ادا کرنا جائز ہے۔مثلاً آیت سجدہ تلاوت کی یا جنازہ حاضر ہونے پر نماز جنازہ ادا کرنا۔

درج ذیل تین اوقات میں نوافل ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے:

۱-از صبح صادق تا طلوع آفتاب سوائے فجر کی سنت کے۔

۲-نماز عصر کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک۔

۳- جب امام جمعہ کا خطبہ دینے کے لیے برآمد ہو۔

۴-عورتوں کا فی زمانہ زیارت قبول کے لیے جانا: اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔بعض علماء نے جواز کا فتویٰ جاری کیا ہے اور بعض نے ممانعت کا۔جمہور علماء وفقہاء کے نزدیک عورتوں کا زیارت قبور کے لیے جانا منع وناجائز ہے۔حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی موقف ہے۔قبور پر سورہ یٰسین پڑھنا مستحب ہے۔حدیث میں ہے کہ جو

شخص قبرستان میں داخل ہوتے وقت سورہ یٰسین پڑھتا ہے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ دس دن تک اہل قبول کے لیے آسانی پیدا کر دیتا ہے اور اصحاب قبور کی تعداد کے مطابق نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔ قبور پر بیٹھنا، پاؤں سے روندنا اور ان پر قضاء حاجت کرنا مکروہ ہے۔

۵: اقسام روزہ: روزہ کی چھ اقسام ہیں:

(۱)۔صوم فرض: رمضان المبارک کا ادا یا قضاء روزہ۔

(۲)۔صوم واجب: کفارہ، نذر کا روزہ اور نفلی روزہ توڑا تو اس کی قضاء واجب ہے۔

(۳)۔صوم سنت: یوم عاشورہ اور ایام بیض کا روزہ۔

(۴)۔صوم مستحب: ہر پیر اور جمعہ کے دن روزہ رکھنا۔

(۵)۔صوم نفلی: مذکورہ روزوں کے علاوہ جن کا مکروہ ہونا ثابت نہ ہو۔

(۶)۔(الف): صوم مکروہ تنزیہی: نیروز، مرجان، صرف جمعہ اور صرف پیر کے دن روزہ رکھنا۔

(ب): مکروہ تحریمی: عیدین اور ایام تشریق میں روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔

۶: مصارف زکوٰۃ: قرآن کریم میں جو مصارف زکوٰۃ بیان کیے گئے ہیں وہ سات ہیں:

۱۔فقیر: جس کے پاس اتنا مال ہو جو نصاب کے مطابق نہ ہو خواہ وہ خود تندرست ہو۔

۲۔مسکین: وہ شخص ہے جس کے پاس ایک وقت کا بھی کھانا نہ ہو۔

۳۔مکاتب: یعنی غلام آزاد کرانے کے لیے (جو فی زمانہ نہیں ہے۔)

۴۔مدیون: جس پر قرضہ موجود ہو لیکن وہ ادا کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو۔

۵۔فی سبیل اللہ: وہ شخص ہے جو اعلاء کلمۃ الحق کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہو۔

۶۔ابن السبیل: ایسا مسافر جس کے پاس مال نہ ہو مگر وطن میں اس کے پاس دولت ہو۔

۷: عاملین: وہ لوگ جن کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا گیا ہو۔

۷: شرائط حج: شرائط حج آٹھ ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) مسلمان ہونا (۲) عاقل ہونا (۳) بالغ ہونا (۴) وقت (۵) آزادی (۶) زاد راہ کا مالک ہونا (۷) سواری پر قدرت ہونا (۸) جو شخص دار الحرب میں مسلمان ہوا ہو تو اس کے لیے فرضیت حج کا علم ہونا۔

وجوب اداء حج کی پانچ شرائط ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) جسم کا تندرست ہونا، (۲) راستہ پر امن ہونا، (۳) راستہ میں کوئی رکاوٹ نہ ہونا، (۴) عورت کا ایام عدت میں نہ ہونا، (۵) عورت کے ساتھ شوہر یا اس کے محرم کا ہونا: مثلاً باپ، بھائی اور بیٹا وغیرہ۔

۸: نماز جنازہ کی شرائط وحکم: نماز جنازہ ادا کرنا فرض کفایہ ہے۔ اس کے ارکان دو ہیں: (۱) تکبیرات اربعہ، (۲) قیام۔

شرائط جنازہ چھ ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) میت کا مسلمان ہونا، (۲) میت کا پاک ہونا، (۳) میت کا سامنے ہونا، (۴) نماز پڑھنے والے کا زمین پر ہونا، (۵) میت کا اکثر حصہ موجود ہونا، (۶) میت کا چارپائی کی صورت میں زمین پر ہونا۔

حصہ ثانیہ: اصول فقہ

سوال نمبر 4: (الف) اصول فقہ کی تعریف، موضوع، غرض اور نام تحریر کریں؟

(ب): خاص اور اس کی اقسام مع امثلہ تحریر فرمائیں؟

جواب: (الف): اصول فقہ کی تعریف، موضوع، غرض اور نام درج ذیل ہیں:

تعریف:

اصول فقہ وہ علم ہے جس میں احکام ثابت کرنے کے لیے دلائل کی بحث کی جاتی ہے۔

موضوع:

احکام شریعہ اوران کے دلائل اس علم کا موضوع ہے۔

غرض وغایت:

شریعت کے احکام فرعیہ کو دلائل سے ثابت کرنا' اس علم کی غرض وغایت ہے۔

نام: اصول فقہ کی بنیاد چار امور پر ہے: (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم (۳) اجماع (۴) قیاس۔

(ب): خاص' اس کی اقسام اور امثلہ:

وہ لفظ ہے جو معنی معلوم یا مسمی معلوم کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ اس کی تین اقسام ہیں:

۱۔ تخصیص فرد مثلاً: زَیْدٌ۔

۲۔ تخصیص نوع مثلاً: رَجُلٌ۔

۳۔ تخصیص جنس مثلاً: اِنْسَانٌ۔

سوال نمبر5: حقیقت ومجاز اور اقسام حقیقت کی تعریفات مع امثلہ قلم بند فرمائیں؟

جواب:

حقیقت ومجاز اور اقسام کی تعریفات وامثلہ:

حقیقت: ایسا لفظ ہے جو کسی واضع لغت نے کسی چیز کے لیے وضع کیا ہو مثلاً تخصیص فرد مثلاً لفظ ''اسد'' ایک خاص اور شان وشوکت والے جانور کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

اقسام حقیقت: اقسام حقیقت تین ہیں جو درج ذیل ہے:

۱۔ حقیقت متعذرہ: حقیقت کے ایسے معنی مراد لینا جس پر عمل کرنا دشوار ہو مثال کے طور پر ایک شخص کہے کہ میں ہنڈیا نہیں کھا سکتا تو حقیقی معنی بالکل ہنڈیا کھانا مراد ہے مگر ہنڈیا کھانا دشوار ہے لہٰذا یہ حقیقت متعذرہ ہوئی۔

۲۔ حقیقت مہجورہ: لفظ سے ایسے حقیقی معنی مراد لینا جس پر عمل کرنا لوگوں نے ترک کر

دیا ہو مثلاً کوئی شخص کہے کہ میں فلاں کے گھر میں قدم نہیں رکھوں گا۔ تو حقیقی معنی گھر میں پاؤں رکھنا ہے مگر عرف میں اس سے مراد ''دخول دار'' ہے اور قدم رکھنا' متروک ہو چکا ہے۔

۳۔ حقیقت مستعملہ: لفظ کے ایسے معنی مراد لینا جس پر عمل کرنا ممکن ہو مگر مجازی معنی مراد لینا بھی جائز ہو مثال کے طور پر کوئی شخص کہے کہ وہ گندم نہیں کھائے گا۔ اس کے حقیقی معنی گندم کے دانے کھانا ہے جبکہ مجازی معنی آٹا یا ستو مراد ہے۔ اس طرح یہ دونوں معنی مستعمل ہیں۔

مجاز: کسی لفظ کو اس کے غیر وضعی معنی کے لیے استعمال کیا جائے۔ مثلاً ''اسد'' بول کر رجل شجاع و (بہادر آدمی) مراد لینا ہے۔

سوال نمبر6: درج ذیل کی وضاحت کریں؟

۱۔ باعتبار ثبوت حدیث کی اقسام' (۲) خبر واحد کن مقامات پر اعمال میں حجت ہے' (۳) اجماع کی تعریف واقسام' (۴) صحت قیاس کی شرائط' (۵) مامورات شرعیہ' (۶) رخصت اور اس کی اقسام' (۷) حرف فی' (۸) متعلقات نصوص۔

جواب: (۱) باعتبار ثبوت' حدیث کی اقسام: ثبوت کے اعتبار سے حدیث کی تین اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔ حدیث متواتر: یہ وہ حدیث ہے جسے ایک جماعت دوسری جماعت سے نقل کرتی آ رہی ہو اور جماعت کے افراد اتنے کثیر ہوں کہ ان کا جھوٹ پر اتفاق محال ہو اور یہ سلسلہ ہر دور میں ہو حتیٰ کہ ہم تک پہنچ گیا ہو۔ مثلاً قرآن کریم کا منتقل ہونا' مقدار زکوٰۃ اور تعداد رکعات نماز وغیرہ۔

۲۔ حدیث مشہور: یہ وہ حدیث ہے جو دور اول میں تو خبر واحد کی مثل ہو مگر دوسرے اور تیسرے دور میں مشہور کی شکل اختیار کرے اور امت متفقہ طور پر اسے قبول کر لے یہاں کے تواتر کے درجہ میں پہنچ کر ہمیں موصول ہو جائے۔ مثلاً شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا اور موزوں پر مسح کرنا وغیرہ۔

۳۔ خبر واحد: یہ وہ حدیث ہے جسے ہر دور میں ایک راوی' ایک راوی سے یا ایک

جماعت ایک جماعت سے نقل کرتی آ رہی ہو۔اس میں تعداد افراد کا کوئی اعتبار نہیں ہے حتیٰ کہ وہ مشہور کے درجہ میں پہنچ جائے۔

۲:خبر واحد اعمال میں حجت ہے:خبر واحد چار مقامات اعمال میں حجت ہوسکتی ہے اور وہ مقامات اربعہ درجہ ذیل ہیں:

(i)-محض اللہ تعالیٰ کا حق جو سزا سے متعلق ہو مثال کے طور پر رمضان کے چاند کی گواہی۔

(ii)-محض بندے کا حق جس میں دوسرے پر کوئی چیز ضروری قرار پاتی ہو مثلاً دولت وغیرہ میں تنازع۔

(iii)-محض بندے کا حق جس میں دوسری پر کوئی چیز لازم نہ ہوتی ہو مثال جیسے معاملات۔

(iv)-محض بندے کا حق جس میں کوئی چیز بندے پر لازم ہوتی ہو مثلاً کسی شخص کو منصب سے معزول کرنا۔

3:اجماع کی تعریف اور اس کی اقسام:لفظ اجماع کا لغوی معنی اتفاق ہونا، جمع ہونا ہے۔اصطلاحی معنی ہے کہ ہر دور کے مجتہد علماء اہل سنت کا کسی ایک حکم پر متفق ہونا۔اجماع کی دو اقسام ہیں:

۱-سندی اجماع:کسی حکم پر ایک زمانہ کے ممتاز فقہاء کا اتفاق کرنا، سندی اجماع ہے۔

۲-مذہبی اجماع:کسی حکم پر ایک زمانہ کے بعض فقہاء کا متفق ہونا، مذہبی اجماع کہلاتا ہے۔

۴:صحت قیاس کی شرائط:صحت قیاس کی پانچ شرائط ہیں جو درج ذیل ہیں:

(i)-قیاس کا نص (حکم قرآن یا حکم حدیث) کے مقابل ہونا۔

(ii)-قیاس سے نص کا حکم تبدیل نہ ہوتا ہو۔

(iii)-اصل سے فرع کی طرف منتقل ہونے والا حکم خلاف عقل نہ ہو۔

(iv)-علت کسی لغوی بات کے لیے نہ ہو بلکہ شرعی حکم کے لیے ہو۔

(v)-فرع کے بارے میں کوئی نص وارد نہ ہو۔

۵:مامورات شرعیہ:مامورات شرعیہ چار ہیں جو درج ذیل ہیں:

i-فرض:لفظ فرض کا لغوی معنی حصہ اور اندازہ کے ہیں۔اصطلاحی طور پر شریعت کے مقرر کردہ احکام پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔یہ دلیل قطعی سے ثابت ہوتا ہے اس پر اعتقاد و عمل دونوں ضروری ہوتے ہیں۔اس کا انکار کفر ہے۔

ii-واجب:لفظ واجب کا لغوی معنی سقوط کے ہیں۔اصطلاحی معنی ہے کہ انسان پر اس کی مرضی کے خلاف کوئی چیز لازم کر دینا۔یہ دلیل قطعی سے نہیں بلکہ دلیل ظنی سے ثابت ہوتا ہے۔اس کا اعتقاد ضروری نہیں ہے بلکہ عمل ضروری ہوتا ہے۔اس کا انکار گمراہی ہے۔

iii-سنت:لفظ "سنت" کا لغوی ہے راستہ، طریقہ۔شرعی اصطلاح میں اس سے مراد ایسا عمل ہے جو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے معمولات کا حصہ بنا رہا ہو۔اس پر عمل کا انسان سے مطالبہ ہوسکتا ہے اور کسی عذر کے بغیر اسے ترک کرنا قابل مذمت ہے۔

iv-نفل:لفظ نفل کا لغوی معنی زائد، زیادہ کے ہیں۔شریعت میں ایسے عمل کو کہا جاتا ہے جس کا کرنا باعث اجر ہو اور اس کے ترک پر مؤاخذہ نہ ہو۔اسے تطوع بھی کہا جاتا ہے۔

۶:رخصت اور اس کی اقسام:لفظ "رخصت" کا لغوی معنی آسانی و سہولت کے ہیں۔شرعی معنی ہے کسی مشکل حکم کو آسانی یا سہولت کی طرف پھیر دینا مثلاً حالت سفر میں رمضان کے روزوں کو بعد از رمضان ادا کرنا وغیرہ۔

رخصت کی دو اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱)-رخصت کے باوجود اس کی حرمت باقی ہو مثال کے طور پر کسی شخص کو کلمہ کفر ادا کرنے کے لیے مجبور کیا جائے اور اس بارے میں اسے قتل کی دھمکی بھی دی جائے۔جان بچانے کے لیے وہ کلمہ کفر کہہ سکتا ہے بشرطیکہ قلبی طور پر کلمہ طیبہ پر اس کا اتفاق و یقین ہو۔اگر وہ ایسی صورتحال میں کلمہ کفر نہ کہے گا اور قتل کیا گیا تو اس سے مؤاخذہ ہوگا۔

(۲)-رخصت کے باعث فعل کی صفت تبدیل ہوجائے۔مثلاً شدید بھوک کی

حالت میں کسی کا حرام چیز کھانا' رخصت ہے۔ اگر وہ رخصت پر عمل نہ کرے بلکہ عزیمت پر عمل کرے تو اجر وثواب کا حقدار ہوگا۔ اگر حرام چیز کو استعمال میں لاتا ہے تو بھی جائز ہے۔

۷-حرف فی: حرف فی حروف جارہ میں سے ایک ہے جو ظرفیت کے لیے آتا ہے۔

ظرف کی دو اقسام ہیں:

(۱)-ظرف مکان: جس کا تعلق مقام ومکان سے ہو مثلاً یوں کہا جائے: اشتریت ثوبافی مندیل 'میں نے رومال میں کپڑا خریدا۔ اس مثال میں حرف فی ظرف مکان کے لیے ہے۔

(۲)-ظرف زمان: جس کا تعلق زمانہ کے ساتھ ہو مثلاً شوہر نے اپنی بیوی سے کہا: انت طاق فی غد ۔ تجھے کل طلاق ہے۔ یہاں حرف فی ظرف زمان کے لیے ہے۔ اسی طرح یہ مثال ہے کہ شوہر نے اپنی بیوی سے یوں کہا: انت طالق فی دخولك الدار۔ گھر میں داخل ہونے پر تجھے طلاق ہے۔

یہاں حرف فی مصدر پر داخل ہوا ہے جو شرط کے معنی میں ہے کیونکہ یہ قانون ہے کہ حرف فی مصدر پر داخل ہو تو شرط کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۸-متعلقات نصوص: کسی بھی لفظ کے معنی پر دلالت چار طریقوں سے ہوسکتی ہے۔ جنہیں متعلقات نصوص کہا جاتا ہے۔ وہ چار طریقے درج ذیل ہیں:

(۱)-عبارت النص: جب کسی لفظ کی دلالت ایسے معنی پر ہو جس کے لیے متکلم نے کلام چلائی گئی ہو تو اسے ''عمارۃ النص'' کہا جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: للفقراء المهاجرين الذين اخرجوا من ديارهم ۔ (القرآن) (مال غنیمت ان فقراء اور مہاجرین کے لیے جن کو ان کے گھروں سے باہر نکالا گیا۔) اس عبارت کا مقصد مال غنیمت کے حقدار لوگوں کی نشاندہی کرنا ہے۔ اس طرح مستحقین مال غنیمت کے حوالے سے آیت ''عبارۃ النص'' ہے۔

(۲)-اشارۃ النص: کسی لفظ کا ایسے معنی مراد لینا جس کے لیے کلام چلائی نہ گئی ہو بلکہ اس سے اشارۃً وہ سمجھا جا رہا ہو مثلاً آیت مذکورہ سے یہ مطلب اخذ کرنا کہ اگر کفار کو

مسلمانوں کے مال پر قبضہ حاصل ہو جائے تو ان کی ملکیت ثابت ہو جاتی ہے۔ یہ ''اشارۃ النص'' ہے۔

(۳)-دلالۃ النص: کسی لفظ سے ایسا معنی مراد لینا جس سے معلوم ہونے والا حکم لغوی اعتبار سے منصوص علیہ کی علت بن سکتا ہو مثلاً ارشاد ربانی ہے: ولا تقل لهما اف ولا تنهرهما ۔ (القرآن) (اور تم والدین کو اف تک نہ کہو اور نہ انہیں ڈانٹو۔) اس آیت کو سن کر انسان فوراً معلوم کر لیتا ہے کہ والدین کو اف تک کہنا بے ادبی میں شامل ہے' کیونکہ اس سے انہیں ذہنی طور پر اذیت ہوتی ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انہیں مارنا بھی حرام وگناہ ہے۔ یہ ''دلالۃ النص'' ہے۔

(۴)-اقتضاء النص: ''عبارۃ النص'' کا ایسا مفہوم مراد لینا جو اس کا تقاضا ہو کیونکہ اس کے بغیر عبارت النص کا مفہوم واضح نہ ہوسکتا ہو مثلاً ایک شخص دوسرے سے یوں مخاطب ہو: اعتق عبدك عني بالف درهم : (تم اپنے غلام کو میری طرف سے ایک ہزار درہم کے عوض آزاد کردو۔) اس عبارت سے ''اقتضاء النص'' کے طور پر غلام کا خریدنا ثابت ہو رہا ہے۔ کیونکہ جب تک قائل اسے خرید کر مالک نہیں بنے گا تو اسے آزاد بھی نہیں کر سکے گا۔

﴿درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

چوتھا پرچہ: صرف

سوال نمبر ۱: (الف): فعل ماضی معروف کی گردان لفظ ضَرَبَ سے تحریر کریں۔ نیز ماضی اور مضارع کے صیغوں میں اگر کوئی فرق ہے تو اس کو نمایاں کر کے تحریر کریں؟

(ب): شش اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟

(ج): ثلاثی مجرد کے کل کتنے اور کون کون سے ابواب ہیں، تفصیل لکھ کر کسی ایک باب کی صرف صغیر تحریر کریں؟

جواب: (الف):

گردان فعل ماضی مطلق مثبت معروف صحیح از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ:

گردان	معنی	صیغہ
ضَرَبَ	مارا اس ایک مرد نے	واحد مذکر غائب
ضَرَبَا	مارا ان دو مردوں نے	تثنیہ مذکر غائب
ضَرَبُوْا	مارا ان سب مردوں نے	جمع مذکر غائب
ضَرَبَتْ	مارا اس ایک عورت نے	واحد مؤنث غائب
ضَرَبَتَا	مارا ان دو عورتوں نے	تثنیہ مؤنث غائب
ضَرَبْنَ	مارا ان سب عورتوں نے	جمع مؤنث غائب
ضَرَبْتَ	مارا تو ایک مرد نے	واحد مذکر حاضر
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو مردوں نے	تثنیہ مذکر حاضر
ضَرَبْتُمْ	مارا تم سب مردوں نے	جمع مذکر حاضر
ضَرَبْتِ	مارا تو ایک عورت نے	واحد مؤنث حاضر
ضَرَبْتُنَّ	مارا تم سب عورتوں نے	جمع مؤنث حاضر
ضَرَبْتُ	مارا میں ایک مرد یا ایک عورت نے	واحد متکلم
ضَرَبْنَا	مارا ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں نے	تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث متکلم

فعل ماضی اور فعل مضارع کے صیغوں میں فرق:

فعل ماضی کے کل تیرہ صیغے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

تین مذکر غائب (واحد، تثنیہ اور جمع) تین مؤنث غائب، تین مذکر حاضر، دو مؤنث حاضر اور دو متکلم کے کل تیرہ صیغے ہوئے۔

نوٹ: صیغہ تثنیہ مذکر حاضر اور صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر دونوں کے لیے صرف ایک صیغہ استعمال ہوتا ہے اس طرح فعل ماضی مطلق کے کل تیرہ صیغے ہوئے۔

فعل مضارع کے کل گیارہ صیغے آتے ہیں۔ وہ اس طرح کے تفرب صیغہ واحد مؤنث غائب اور صیغہ واحد مذکر حاضر کے لیے مشترک صرف ایک صیغہ استعمال ہوتا ہے۔ تضربان صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر اور صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر کے لیے ایک صیغہ استعمال ہوتا ہے۔ اس طرح فعل مضارع کے کل گیارہ صیغے ہوئے۔

(ب): شش اقسام مع امثلہ:

شش اقسام مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱- ثلاثی مجرد: وہ اسم یا فعل ہے جس میں تین حروف اصلی ہوں مثلاً ضَـــــرَبَ۔ ضَرْبٌ۔

۲- ثلاثی مزید فیہ: وہ اسم یا فعل ہے جس میں تین اصلی حروف کے علاوہ زائد بھی ہوں۔ مثلاً اِجْتَنَبَ زَمَانٌ۔

۳- رباعی مجرد: وہ اسم یا فعل ہے جس میں چار حروف اصلی ہوں مثلاً دَحْـــــرَجَ، جَعْفَرٌ۔

۴- رباعی مزید فیہ: وہ اسم یا فعل جس میں چار حروف اصلی کے علاوہ زائد بھی ہوں مثلاً تَدَحْرَجَ، قِنْدِیْلٌ۔

۵-خماسی مجرد: وہ اسم ہے جس میں پانچ حروف اصلی ہوں۔ مثلاً جَحْمَرِشٌ۔

۶-خماسی مزید فیہ: وہ اسم ہے جس میں پانچ اصلی حروف کے علاوہ زائد بھی ہو مثلاً فَنْدَرِیْسٌ۔

(ج)-ثلاثی مجرد کے کل ابواب: فعل ثلاثی مجرد کے کل چھ ابواب ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱- ضَرَبَ یَضْرِبُ: ماضی مفتوح العین اور مضارع مکسور العین۔

۲- نَصَرَ ۔ یَنْصُرُ: ماضی مفتوح العین اور مضارع مضموم العین۔

۳-سَمِعَ ۔ یَسْمَعُ: ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین۔

۴- فَتَحَ ۔ یَفْتَحُ: ماضی اور مضارع دونوں مفتوح العین۔

۵- حَسِبَ یَحْسِبُ : ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین۔

۶- کَرُمَ ۔ یَکْرُمُ: ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین۔

صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب ضرب یضرب:

ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا فَهُوَ ضَارِبٌ وَضُرِبَ یُضْرَبُ ضَرْبًا فَذَاكَ مَضْرُوْبٌ لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ لَا یَضْرِبُ لَایُضْرَبُ لَنْ یَضْرِبَ لَنْ یُضْرَبَ الامر منه اِضْرِبْ لِتُضْرَبْ لِیَضْرِبْ لِیُضْرَبْ والنهی عنه لَاتَضْرِبْ لَاتُضْرَبْ لَایَضْرِبْ لَایُضْرَبْ الظرف منه مَضْرِبٌ مَضْرِبَانِ مَضَارِبُ وَ مُضَیْرِبَةٌ والألة الصغری منه مِضْرَبٌ مِضْرَبَانِ مَضَارِبُ مُضَیْرِبٌ والا لة الوسطی منه مِضْرَبَةٌ مِضْرَبَتَانِ مَضَارِبُ مُضَیْرِبَةٌ والألة الكبری منه مِضْرَابٌ مِضْرَابَانِ مَضَارِیْبُ مُضَیْرِبٌ وَ مُضَیْرِبَةٌ افعل التفضیل المذكر

منه اَضْرَبُ اَضْرَبَانِ اَضْرَبُوْنَ اَضَارِبُ اُضَیْرِبُ وَالمؤنث منه ضُرْبٰی ضُرْبَیَانِ ضُرْبَیَاتٌ ضُرَبٌ وَضُرَیْبٰی وَ فعل التعجب منه مَا اَضْرَبَهٗ وَاَضْرِبْ بِهٖ ضَرُبَ یا ضَرُبَتْ .

سوال نمبر 2: (الف): رباعی مجرد کے ابواب کی علامات تحریر کریں اور مثالیں دیں؟

(ب): امر حاضر معروف "مُدّ" کو کتنی صورتوں میں پڑھ سکتی ہیں؟ نیز درج ذیل صیغے حل کریں؟

کَرُمُوْا، حَسِبْتُ، حَمِدْنَا .

(ج): علم الصیغہ میں ثلاثی مجرد کے مصادر کی تعداد کیا ہے؟ صرف پانچ مصادر مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف):

رباعی مجرد کے ابواب اور علامات مع امثلہ:

رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی میں چار حروف ہوتے ہیں اور دوسری علامت یہ ہے فعل مضارع معروف میں بھی حروف مضارع پر ضمہ ہوتا ہے مثلاً بَعْثَرَةٌ، بَعْثَرَ، یُبَعْثِرُ۔ (ابھارنا، برانگیختہ کرنا)۔

ملحق برباعی مجرد کے سات ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱- فَعْلَلَةٌ جیسے جَلْبَبَةٌ ۔ (چادر اوڑھنا) اس میں لام کلمہ تکرار سے ہے۔

۲- فَعْوَلَةٌ جیسے سَرْوَلَةٌ ۔ (شلوار پہننا) اس میں عین کلمہ کے بعد واؤ کا اضافہ ہے۔

۳-فَیْعَلَةٌ جیسے صَیْطَرَةٌ۔ (متعین ہونا) اس میں فاء کلمہ کے بعد یاء کا اضافہ ہے۔

۴- فَعْیَلَةٌ جیسے شَرْیَفَةٌ ۔ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کو کاٹنا) اس میں عین کلمہ کے بعد یاء کا اضافہ ہے۔

۵-فَوْعَلَةٌ جیسے جَوْرَبَةٌ ۔ (جراب پہننا) اس میں فاء کلمہ کے بعد واؤ کا اضافہ ہے۔

۶- فَعْنَلَةٌ جیسے قَلْنَسَةٌ۔ (ٹوپی پہننا) اس میں عین کلمہ کے بعد نون کا اضافہ ہے۔

٧- فَعْلَاةٌ جیسے قَلْسَاةٌ۔(ٹوپی پہننا) اس میں لام کلمہ کے بعد یاء کا اضافہ ہے۔

(ب): مد کی صورتیں:

لفظ مد۔امر حاضر معروف کی صورت میں چار طریقوں سے پڑھا جا سکتا ہے:

١- مدغم فیہ کے فتح کے ساتھ جیسے مُدَّ۔اس لیے کہ خفیف ترین حرکت فتح ہے۔

٢- مدغم فیہ کے کسرہ کے ساتھ جیسے مُدِّ۔اس لیے کہ اصل میں سکون ہے اور سکون کو کسرہ کی حرکت دی جاتی ہے۔

٣- مدغم فیہ کے ضمہ کے ساتھ جیسے مُدُّ۔ماقبل کی حرکت کے تابع کرتے ہوئے۔

۴- مدغم کے سکون کے ساتھ جیسے اُمْدُدْ۔اصل کا اعتبار کرتے ہوئے اور ترک ادغام کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

صیغوں کی پہچان:

مطلوبہ صیغوں کی پہچان درج ذیل ہے:

١- کَرُمُوْا: صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مطلق معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعُلَ یَفْعُلُ۔ان سب نے عزت کی۔

٢- حَسِبْتُ: صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مطلق معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعِلَ یَعْفِلُ۔گمان کرنا۔

٣- حَمِدْنَا: صیغہ جمع متکلم فعل ماضی مطلق معلوم صحیح از باب فَعِلَ یَفْعَلُ۔تعریف کرنا۔

(ج)- ثلاثی مجرد کے مصادر کی تعداد:

کتاب علم الصیغہ میں ثلاثی مجرد کے مصادر کی کل تعداد چالیس بیان کی گئی ہے۔پانچ مصادر اور ان کی مثالیں درج ذیل ہیں:

١- فَعْلٌ قَتْلٌ: (قتل کرنا)

٢- فِعْلٌ جیسے فِسْقٌ: (نافرمانی کرنا)

٣- فَعْلٰی جیسے دَعْوٰی: (طلب کرنا)

۴- فَعْلَةٌ جیسے رَحْمَةٌ: (بہت مہربان ہونا)

۵- فَعْلَانٌ جیسے لَیَّانٌ: (قرض کی واپسی میں دیر کرنا)

سوال نمبر 3: (الف): مہموز کے قواعد میں سے کوئی دو قاعدے مع امثلہ تحریر کریں؟ نیز درج ذیل صیغوں کے شش اقسام اور ہفت اقسام بتائیں: (١) وَصَفَ (٢) خَصَّ، (٣) یَسَرَ۔

(ب): ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق اور ثلاثی مزید فیہ ملحق میں کیا فرق ہے نیز غیر ملحق کا دوسرا نام بھی تحریر کریں؟

(ج): درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ تحریر کریں؟

اسم مفعول، اسم آلہ، صفت مشبہ، اسم ظرف۔

جواب: (الف):

مہموز کی تعریف اور اس کے قواعد:

مہموز وہ کلمہ ہے جس کے فاء، عین یا لام کی جگہ میں ہمزہ ہو مثلاً اَمَرَ۔ اَمْرٌ۔ اس کے چند قواعد درج ذیل ہیں:

قاعدہ نمبر١: جو ہمزہ ساکنہ منفردہ ہو اسے ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا جائز ہے مثلاً: رَاسٌ، ذِیْبًا، بُوْسٌ جو اصل میں رَأْسٌ، ذِئْبٌ اور بُؤْسٌ تھے۔

قاعدہ نمبر٢: ایک کلمہ میں دو ہمزے اکٹھے آجائیں جبکہ پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے۔مثلاً: اٰمَنَ، اُوْمِنَ اور اِیْمَانًا جو اصل میں أَأْمَنَ، أُؤْمِنَ اور اِءْمَانًا تھے۔

مندرجہ بالا صیغوں کے شش اقسام اور ہفت اقسام:

مندرجہ صیغوں کے شش اقسام اور ہفت اقسام درج ذیل ہیں:

١- وَصَفَ: یہ شش اقسام سے ثلاثی مجرد اور ہفت اقسام سے مثال واوی ہے۔

۲-خَصَّ: یہ شش اقسام سے ثلاثی مجرد اور ہفت اقسام سے مضاعف ثلاثی ہے۔

۳-یَسَرَ: یہ شش اقسام سے ثلاثی مجرد اور ہفت اقسام سے مثالی یائی ہے۔

(ب): ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق اور ثلاثی مزید فیہ ملحق میں فرق

غیر ملحق وہ کلمہ ہے جس میں حرف زائد ہونے کے باوجود رباعی کے وزن پر نہ ہو مثلاً اِجْتَنَبَ یا وہ رباعی کے وزن پر تو ہو لیکن ملحق بہ کے معنی کے سوا دوسرے معنی کا بھی حامل ہو مثلاً اَکْرَمَ جَوْدَ حَرَجَ بَرَبَاعِي کے وزن پر ہونے کے باوجود اپنے خاصہ تعدیہ کو بھی ملتزم ہے۔ کلمہ غیر ملحق کا دوسرا نام مطلق بھی ہے۔

ملحق وہ کلمہ ہے جس میں حرف زائد ہونے کے بعد رباعی کے وزن پر ہو اور باب ملحق بہ اپنے علاوہ دوسرے معنی کا حامل نہ ہو مثلاً جَلْبَبَ جو حرف زائد سے قبل جَلَبَ تھا اور ایک حرف کے اضافہ سے دَحْرَجَ کے وزن پر ہو گیا۔

(ج): اصطلاحات صرفیہ کی تعریفات مع امثلہ:

مندرجہ بالا اصطلاحات صرفیہ کی تعریفات مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱-اسم مفعول: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو مثلاً مَنْصُوْرٌ۔ (مدد کیا ہوا۔)

۲-اسم آلہ: وہ اسم مشتق ہے جو کسی کام کرنے کا ذریعہ ہو مثلاً مِنْصَرٌ: (مدد کرنے کا آلہ)

۳-صفت مشبہ: وہ اسم مشتق ہے جو فعل ثلاثی مجرد سے بنایا جاتا ہے اور اس میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جاتی ہے مثلاً رَحِیْمٌ: (بہت رحم کرنے والا)

۴-اسم ظرف: وہ اسم مشتق ہے جو کام کرنے کے وقت یا جگہ پر دلالت کرے مثلاً مَنْصَرٌ (مدد کرنے کی جگہ یا وقت) مَضْرِبٌ: (مارنے کا وقت یا جگہ)

سوال نمبر 4: (الف): ماضی مکسور العین ہو تو اس سے ثلاثی مجرد کے کتنے اور کون کونسے باب آتے ہیں؟

(ب): مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں؟

(۱) زینب وضو کر رہی ہے (۲) ہندہ نے کلثوم کو مارا (۳) ان تمام عورتوں نے کیا (۴) میں نے مارا (۵) ہم پڑھتی ہیں (۶) وہ لکھتے ہیں:

(ج): درج ذیل کے بنانے کے طریقے لکھیں؟

(۱) فعل ماضی (۲) فعل مضارع (۳) امر حاضر معروف (۴) جمع مذکر سالم (۵) اسم تفضیل مذکر نیز اسم تفضیل مؤنث کی گردان لکھیں؟

جواب: (الف):

ماضی مکسور العین سے آنے والے ابواب:

ماضی مکسور العین ہو تو اس کے دو ابواب آتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱-فَعِلَ یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ۔ (گمان کرنا) اس میں ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین ہیں۔

۲-فَعِلَ یَفْعَلُ جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ۔ (سننا) اس میں ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہے۔

(ب): فقرات کا عربی میں ترجمہ:

مندرجہ بالا فقرات کا عربی میں ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱) تَتَوَضَّأُ زَیْنَبُ، (۲) ضَرَبَتْ هِنْدَةُ کُلْثُوْمًا (۳) فَعَلْنَ، (۴) ضَرَبْتُ، (۵) نَقْرَأُ، (۶) یَکْتُبُوْنَ۔

(ج)-بنانے کے طریقے:

۱-فعل ماضی: فعل ماضی مصدر سے بنائی جاتی ہے۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فاء کلمہ کو فتحہ، عین کلمہ کو مناسب حرکت (ضمہ، فتحہ، کسرہ) اور لام کلمہ کو فتحہ دیا جاتا ہے مثلاً ضَرْبٌ سے ضَرَبَ۔ (اس ایک شخص نے مارا)۔

۲-فعل مضارع: فعل مضارع فعل ماضی سے بنایا جاتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریقہ

یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں حروف مضارع (اتین) اس طرح لگائے جاتے ہیں کہ الف (ہمزہ) واحد متکلم (ایک صیغہ) کے شروع میں، تاء حاضر کے چھ صیغوں (تین مذکر اور تین مؤنث) کے آغاز میں، واحد مؤنث غائب اور تثنیہ مؤنث غائب کے شروع میں آتی ہے، یاء غائب کے چار صیغوں (تین مذکر، ایک مؤنث) کے شروع میں اور نون تثنیہ متکلم (ایک صیغہ) کے شروع میں لگایا جاتا ہے۔ فاء کلمہ کو (عموماً) ساکن کیا جاتا ہے، عین کلمہ پر باب کی مناسبت سے حرکت دی جاتی ہے اور لام کلمہ کو ضمہ دیا جاتا ہے۔ مثلاً یَضْرِبُ، یَنْصُرُ، یَفْتَحُ جو اصل میں ضَرَبَ، نَصَرَ، فَتَحَ تھے۔ سات صیغوں کے آخر میں نون اعرابی آتا ہے۔

۳- امر حاضر معروف: فعل امر حاضر معروف، فعل مضارع حاضر معروف سے بنایا جاتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع کی علامت تاء کو گرادیا جاتا ہے۔ اگر فاء کلمہ متحرک ہوگا تو لام کلمہ ساکن کردیں گے اور اگر لام کلمہ میں حرف علت ہوگا تو اسے گرادیں گے مثلاً تَقِیْ سے قِ۔ اگر مضارع کی علامت تاء گرانے کے بعد فاء کلمہ ساکن ہو تو عین کلمہ کو دیکھیں گے۔ اگر عین کلمہ پر ضمہ ہو تو شروع میں ہمزہ وصل مضموم لائیں گے اور اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو شروع میں ہمزہ وصل مکسور لائیں گے اور لام کلمہ کو ساکن کردیں گے۔ مثلاً تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ، تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ اور تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔ اگر لام کلمہ میں حرف علت ہو تو وہ گرجائے گا مثلاً تَدْعُوْ سے اُدْعُ، تَرْمِیْ سے اِرْمِ اور تَرْضٰی سے اِرْضَ۔ امر حاضر بنانے سے نون اعرابی وجوبی طور پر گرجاتا ہے۔

۴- جمع مذکر سالم: بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ واحد مذکر کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم یا یاء ماقبل مکسور لگانے سے جمع مذکر سالم بن جاتی ہے۔ مثلاً مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ۔

۵- اسم تفضیل مذکر: وہ اسم مشتق ہے جس میں مصدری معنی کی زیادتی دوسروں کی نسبت زیادہ پائی جائے۔ یہ فعل مضارع ثلاثی مجرد سے بنایا جاتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع کی علامت کو گرا کر اس کی جگہ میں ہمزہ مفتوحہ لایا جاتا ہے اور عین کلمہ کو فتح دیا جاتا ہے جبکہ لام کلمہ کو تنوین نہیں دی جاتی مثلاً یَضْرِبُ سے اَضْرَبُ (سب سے بڑھ کر مارنے والا) یَسْمَعُ سے اَسْمَعُ۔ (سب سے بڑھ کر سننے والا۔)

۶- اسم تفضیل مؤنث کی گردان: اسم تفضیل مؤنث کی گردان درج ذیل ہے:

۱- ضُرْبٰی: سب سے بڑھ کر مارنے والی ایک عورت: صیغہ واحد مؤنث اسم تفضیل
۲- ضُرْبَیَانِ: سب سے بڑھ کر مارنے والی دو عورتیں: صیغہ تثنیہ مؤنث اسم تفضیل
۳- ضُرْبَیَاتٌ: سب سے بڑھ کر مارنے والی بہت سی عورتیں: صیغہ جمع مؤنث اسم تفضیل
۴- ضُرَبٌ: سب سے بڑھ کر مارنے والی بہت سی عورتیں: صیغہ جمع مؤنث اسم تفضیل
۵- ضُرَیْبٰی: بہت کم مارنے والی ایک عورت: صیغہ واحد مؤنث مصغر اسم تفضیل

سوال نمبر5: (الف): درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات اور مثالیں تحریر کریں؟
(۱) صیرورت، (۲) طلب، (۳) لبس ماخذ، (۴) لیاقت، (۵) حسبان، (۶) قطع، (۷) قصر۔

(ب): باب ضَرَبَ، نَصَرَ اور سَمِعَ کو ام الابواب کہنے کی وجہ لکھنے کے بعد باب فتح کا خاصہ لفظیہ لکھیں اور مثال دیں؟

(ج) باب افعال، مفاعلہ، تفعیل اور افتعال کے دو دو خواص تحریر کریں اور ھلل کا معنی بتا کر اس کی مثال بھی دیں؟

جواب: (الف):

اصطلاحات کی تعریفات اور مثالیں:

اصطلاحات صرفی کی تعریفات مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱- صیرورت: کسی شی کا صاحب ماخذ ہونا مثلاً جرب المرء (آدمی خارش زدہ ہوا)
۲- طلب: ماخذ کو طلب کرنا مثلاً جداہ (اس نے بخشش مانگی۔)
۳- لبس ماخذ: ماخذ کو پہننا مثلاً جللت الفرس (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی)
۴- لیاقت: کسی چیز کا مدلل ماخذ کا حقدار ہونا مثلاً اثم الفرع (سردار ملامت کا حقدر ہوا۔)
۵- حسبان: کسی چیز کا مدلول ماخذ کی صفت سے متصف ہونا مثلاً استحسنته (میں نے اسے حسن سے موصوف پایا)

۶- قطع: کسی چیز کا مدلول ماخذ سے محروم ہونا مثلاً حششت (میں نے خشک گھاس کاٹی۔)

۷- قصر: اختصار کی غرض سے مرکب سے کوئی کلمہ مشتق کرنا مثلاً ھلل (اس شخص نے کلمہ طیبہ پڑھا۔)

(ب): ابواب ثلاثہ کو ام الابواب کہنے کی وجہ:

ابواب ثلاثہ یعنی ضَرَبَ یَضْرِبُ، نَصَرَ یَنْصُرُ، سَمِعَ یَسْمَعُ میں ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت مختلف ہے یعنی فعل ماضی اور فعل مضارع دونوں کا لفظی اور معنوی اعتبار سے مختلف ہونا متفقہ ہے۔ اختلاف اور اتفاق دونوں میں سے اصل اتفاق ہے لہٰذا اس وجہ سے انہیں ام الابواب کہا جاتا ہے۔

باب فَتَحَ یَفْتَحُ کا خاصہ لفظیہ اور مثال:

باب فَتَحَ یَفْتَحُ کا خاصہ لفظی یہ ہے کہ اس کے عین کلمہ یا لام کلمہ میں حروف حلقی میں سے کوئی حرف ضرور ہوگا۔

(ج)- ابواب مذکورہ کے دو دو خواص:

ابواب اربعہ مذکورہ کے دو دو خواص درج ذیل ہیں:

۱- باب افعال کے خواص: باب افعال کے دو خواص درج ذیل ہیں:

(الف)- وجدان: کسی چیز کا ماخذ کی صفت سے متصف ہونا مثلاً اَبْخَلْتُ زَیْداً (میں نے زید کو بخل کی صفت سے متصف پایا۔)

(ب)- لیاقت: کسی چیز کا مدلول ماخذ کا حقدار ہونا مثلاً اثم الفرع (سردار ملامت کا حقدار ہوا)

۲- باب مفاعلہ کے خواص: باب مفاعلہ کے دو خواص درج ذیل ہیں:

(الف)- ابتداء: کلمہ مزید فیہ کا ایسے معنی میں استعمال ہونا کہ اس کا مجرد اس معنی میں استعمال نہ ہو مثلاً قاعٰی زید ھذہ المصیبۃ (زید نے مصیبت کو برداشت کیا) اس کا مجرد

اس معنی میں استعمال نہیں ہوتا۔

(ب)- مشارکت: دو آدمیوں کا کسی کام میں اس طرح شریک ہونا کہ دونوں میں سے ہر ایک فاعل بھی بن سکتا ہو اور مفعول بھی مثلاً قاتل زید عمر۔ (زید نے عمر سے لڑائی کی۔)

۳- باب تفعیل کے خواص: باب تفعیل کے دو خواص درج ذیل ہیں:

(الف)- لبس ماخذ: کسی چیز کو ماخذ پہنانا مثلاً جللت الفرس (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔)

(ب)- نسبت ماخذ: کسی چیز ک ماخذ کی طرف منسوب کرنا مثلاً فسقت زیدًا (میں نے زید کو فسق کی طرف منسوب کیا۔)

۴- باب افتعال کے خواص: باب افتعال کے خواص درج ذیل ہیں:

(الف) تصرف: کسی کام کی انجام دہی کے لیے کوشش کرنا مثلاً اکتسب (اس نے کام کرنے کی کوشش کی۔)

(ب)- تخییر: فاعل کا اپنی ذات کے لیے کام کرنا مثلاً اِکْتَالَ زَیْدٌ حِنْطَۃً (زید نے اپنے لیے گندم ماپی۔)

"ھَلَّلَ" کا معنی:

لفظ ھلل سے مراد ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ' پڑھنا۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک رسالہ کا نام ہے: "رسالہ تھلیلیۃ" جس میں آپ نے کلمہ طیبہ کے اسرار و رموز اور معارف و مفاہیم سے بحث کی ہے۔

☆☆☆☆☆

۲- دو فعلوں کے مابین رابطہ کے لیے آتا ہے، مثلاً اُرِیْدُ اَنْ تَضْرِبَ۔ (میں تمہارے مارنے کا ارادہ رکھتا ہوں)

۳- اسم اور فعل کے درمیان رابطہ کے لیے آتا ہے مثلاً ضَرَبْتُ بِالْخَشْبَةِ۔

۴- دو جملوں کو باہم ملانے کے لیے آتا ہے مثلاً اِنْ جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَکْرِمْہُ۔ (اگر زید میرے پاس آیا تو میں اس کی عزت کروں گا۔)

(ج): اسم معرب کی تعریف اور حکم:

اسم معرب کی تعریف اور حکم درج ذیل ہے:

تعریف اسم معرب: وہ اسم ہے جو دوسرے کلمہ سے مرکب ہو اور مبنی الاصل سے مشابہ نہ ہو مثلاً ضَرَبَ زَیْدٌ خَالِدًا (زید نے خالد کو مارا۔) اس مثال میں لفظ "زید" ہے۔

اسم معرب کا حکم: اسم معرب کا حکم یہ ہے کہ مختلف عوامل کے آنے سے اس کا اعراب تبدیل ہو جاتا ہے۔ لفظاً ہو جیسے: جَاءَ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا وَ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ یا تقدیراً تبدیلی ہو مثلاً جَاءَ مُوْسٰی، رَأَیْتُ مُوْسٰی اور مَرَرْتُ بِمُوْسٰی۔

سوال نمبر 2: (الف): جاری مجریٰ صحیح، اسماء ستہ مکبرہ، جمع مذکر سالم اور اسم منقوص میں سے ہر ایک کا اعراب مع امثلہ تحریر کریں؟

(ب): غیر منصرف کی تعریف و حکم تحریر کریں؟

(ج): عدل تحقیقی و عدل تقدیری کی تعریف مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف):

اسماء معربہ کی تعریفات اور اعراب مع امثلہ:

مذکورہ اسماء معربہ کی تعریفات اور اعراب مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱- اسم جاری مجریٰ صحیح: وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں حرف علت ہو اور ماقبل اس کا ساکن ہو مثلاً دَلْوٌ، ظَبْیٌ۔

اعراب و مثال: اسم جاری مجریٰ صحیح کا اعراب یہ ہے کہ رفع ضمہ لفظی سے، نصب فتح

لفظی سے اور جر کسرہ لفظی سے آتا ہے مثلاً جَاءَ دَلْوٌ، رَأَیْتُ دَلْوًا، مَرَرْتُ بِدَلْوٍ۔

۲- تعریف اسماء ستہ مکبرہ: وہ چھ اسماء جن کی تصغیر نہ نکالی گئی ہو۔ وہ چھ اسماء یہ ہیں:

(۱) اَبٌ، (۲) اَخٌ، (۳) هَنٌ، (۴) فَمٌ، (۵) ذُوْمَالٍ، (۶) حَمٌ۔

اعراب و مثال: اسماء ستہ مکبرہ جب تثنیہ و جمع نہ ہوں اور یاء متکلم کے علاوہ کسی اسم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب بالحرف آئے گا۔ وہ یوں کہ رفع واؤ لفظی، نصب الف لفظی اور جر یاء لفظی سے آئے گا: مثلاً جَاءَ اَبُوْكَ، رَأَیْتُ اَبَاكَ وَ مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ۔

۳- تعریف جمع مذکر سالم: وہ اسم ہے جس کے واحد کے آخر میں واؤ نون یا یاء نون ملے ہوں مثلاً مُسْلِمُوْنَ وَمُسْلِمِیْنَ۔

اعراب و مثال: اس کا اعراب بھی بالحرف آتا ہے۔ وہ یوں کہ رفع واؤ ماقبل مضموم نون مفتوحہ اور نصب و جر یاء ماقبل مکسور کے ساتھ آتا ہے جیسے: جَاءَ الْمُسْلِمُوْنَ، رَأَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ وَ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ۔

۴- تعریف اسم منقوص: وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں یاء ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو مثلاً اَلْقَاضِیْ۔

اعراب و مثال: اس کا اعراب بالحرکت آتا ہے۔ وہ اس طرح کہ رفع ضمہ تقدیری سے، نصب فتح لفظی سے اور جر کسرہ تقدیری سے مثلاً جَاءَ الْقَاضِیْ، رَأَیْتُ الْقَاضِیَ وَمَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ۔

(ب): غیر منصرف کی تعریف اور حکم:

وہ اسم معرب ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو پائے جائیں یا ایک پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو۔ وہ نو اسباب یہ ہیں:

(۱) عدل، (۲) وصف، (۳) تانیث، (۴) معرفہ، (۵) عجمہ، (۶) جمع، (۷) ترکیب، (۸) وزن فعل، (۹) الف نون زائدتان۔

حکم و مثال: اس کا اعراب بالحرکت آتا ہے اور اس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آتی۔ اس کا اعراب یوں آتا ہے کہ رفع ضمہ لفظی سے جبکہ نصب و جر فتح لفظی سے آتا ہے۔

مثلاً جَاءَ اَحْمَدُ، رَأَیْتُ اَحْمَدَ وَمَرَرْتُ بِاَحْمَدَ ۔

(ج): عدل تحقیقی اور عدل تقدیری کی تعریفات مع امثلہ: عدل تحقیقی اور عدل تقدیری کی تعریفات مع امثلہ درجہ ذیل ہیں:

۱- عدل تحقیقی: وہ اسم ہے جس کی تبدیلی پر غیر منصرف ہونے کے علاوہ دوسری دلیل بھی موجود ہو مثلاً ثُلٰثُ کا معنی ہے: تین تین۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ اصل میں ثَلٰثَةٌ ثَلٰثَةٌ تھا۔ کیونکہ معنی کا تکرار لفظی تکرار کا تقاضا کرتا ہے۔ اس میں غیر منصرف کے دو اسباب یہ ہیں: (۱) وصف، (۲) عدل۔

۲- عدل تقدیری: وہ اسم ہے جس کی تبدیلی کے لیے غیر منصرف ہونے کے علاوہ دوسری دلیل موجود نہ ہو مثلاً جَاءَ عُمَرُ، رَأَیْتُ عُمَرَ وَ مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔ اس مثال میں لفظ عمر غیر منصرف ہے جس میں دو اسباب یہ ہیں: (۱) علم (۲) عدل تقدیری۔

سوال نمبر 3: (الف) فاعل، نائب فاعل اور مبتداء کی تعریفات مع امثلہ تحریر کریں؟

(ب): مبنی الاصل کتنے اور کون سے ہیں؟

(ج): ضمیر منصوب منفصل اور مرفوع منفصل مکمل تحریر کریں؟

جواب: (الف):

فاعل، نائب فاعل اور مبتداء کی تعریفات مع امثلہ:

فاعل، نائب فاعل اور مبتداء کی تعریفات مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱- تعریف فاعل و مثال: وہ اسم ہے جس سے قبل فعل یا شبہ فعل منسوب ہو وہ اس کی طرف اس طریقہ سے کہ اس کے ساتھ قائم ہو مگر اس پر واقع نہ ہو مثلاً قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہوا) مَا ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا۔ (زید نے عمرو کو نہیں مارا)۔

۲- تعریف نائب فاعل مع مثال: مفعول کو حذف کر کے فاعل کو اس کی جگہ میں لایا جائے اور یہ صرف فعل مجہول میں ہوتا ہے مثلاً ضُرِبَ زَیْدٌ ۔ (زید مارا گیا) اس مثال میں لفظ زید نائب فاعل ہے۔

۳- مبتداء کی تعریف و مثال: وہ اسم ہے جو لفظی عامل سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو مثلاً زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے) اس مثال میں لفظ زید مبتداء ہے۔

(ب)- مبنی الاصل کی تعداد:

مبنی الاصل تین چیزیں ہیں: (۱) فعل ماضی، (۲) امر حاضر معروف، (۳) تمام حروف۔

(ج)- ضمائر منصوب منفصل اور ضمائر مرفوع منفصل:

ضمائر منصوب منفصل اور ضمائر مرفوع منفصل درج ذیل ہیں:

۱- ضمائر منصوب منفصل: یہ چودہ ہیں جو یہ ہیں: اِیَّاهُ، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُمْ، اِیَّاهَا، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُنَّ، اِیَّاكَ، اِیَّاكُمَا، اِیَّاكُمْ، اِیَّاكِ، اِیَّاكُمَا، اِیَّاكُنَّ، اِیَّایَ، اِیَّانَا۔

۲- ضمائر مرفوع منفصل: ضمائر منصوب منفصل چودہ ہیں جو یہ ہیں: هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِیَ، هُمَا، هُنَّ، اَنْتَ، اَنْتُمَا، اَنْتُمْ، اَنْتِ، اَنْتُمَا، اَنْتُنَّ، اَنَا، نَحْنُ ۔

سوال نمبر 4: (الف): منصوبات کل کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں، کسی ایک کی تعریف تحریر کریں؟

(ب): صفت اور تاکید کی تعریف کرتے ہوئے ان کی مثالیں تحریر کریں؟

(ج): معرفت، اضافت معنویہ اور مبتدا کی قسم ثانی تحریر کریں؟

جواب: (الف):

منصوبات:

اسماء منصوبات کل بارہ ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) مفعول مطلق، (۲) مفعول بہ، (۳) مفعول فیہ، (۴) مفعول لہ، (۵) مفعل معہ (۶) حال، (۷) تمیز، (۸) مستثنیٰ (۹) کان وغیرہ کی خبر (۱۰) لائے نفی جنس کا اسم (۱۱) ان وغیرہ کا اسم (۱۲) ماولا مشبہتین کی خبر۔

مفعول بہ:

یہ وہ اسم منصوب ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو مثلاً ضَرَبْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو مارا۔) اس مثال میں لفظ زَيْدًا مفعول بہ ہے۔

(ب) صفت اور تاکید کی تعریف مع امثلہ:

صفت اور تاکید کی تعریفات مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱۔تعریف صفت: صفت وہ تابع ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو اس کے متبوع میں یا متبوع سے تعلق میں پایا جائے مثلاً: جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ (میرے پاس ایسا شخص آیا جو عالم ہے۔) اس مثال میں لفظ عَالِمٌ اسم صفت ہے جو ایسا معنی بتا رہا ہے جو اس کے متبوع یعنی رجل میں پایا جا رہا ہے۔

۲۔تاکید: ایسا تابع ہے جو متبوع کی طرف کی گئی نسبت کو مضبوط کرے یا متبوع کے اپنے افراد کے شامل ہونے کو مضبوط کرے۔ مثلاً جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ ۔ اس مثال میں دوسرا زید درحقیقت متبوع کا اعادہ ہے اور اسے تاکید لفظی کہا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ مثال ہے جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ (پوری کی پوری قوم آئی۔) اس مثال میں لفظ كُلُّهُمْ سے مراد متبوع کے تمام افراد ہیں۔ اس قسم کو تاکید معنوی کہا جاتا ہے۔

(ج): معرفت، اضافت معنویہ اور مبتداء کی قسم ثانی:

معرفت، اضافت معنویہ اور مبتداء کی قسم ثانی کی تعریفات مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱۔معرفہ: ایسا اسم ہے جو معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو مثلاً هُوَ، هٰذَا اور زَيْدٌ وغیرہ۔

۲۔اضافت معنویہ: وہ اسم ہے جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو لیکن صیغہ صفت نہ ہو مثلاً غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام) اس مثال میں لفظ غلام کی اضافت معنوی ہے۔ اس اضافت میں مضاف الیہ سے قبل لام یا من یا فی مقدار ہوتا ہے۔ مثلاً غُلَامُ زَيْدٍ جو اصل میں غُلَامٌ لِزَيْدٍ تھا، خَاتَمُ فِضَّةٍ جو اصل میں خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ تھا اور صَلٰوةُ اللَّيْلِ جو

اصل میں صَلٰوةٌ فِي اللَّيْلِ تھا۔

مبتداء کی قسم ثانی: حرف نفی اور حروف استفہام کے بعد واقع ہونے والی صفت بھی مبتداء واقع ہو سکتی ہے خواہ وہ مسند الیہ نہ ہو مگر اس کے لیے شرط یہ کہ یہ صفت اپنے مابعد واقع ہونے والے اسم ظاہر کو رفع بھی دے مثلاً مَا قَائِمٌ زَيْدٌ (زید کھڑا نہیں ہوا۔) اس مثال میں لفظ قَائِمٌ مبتداء کی قسم ثانی ہے۔ اَقَائِمٌ زَيْدٌ (کیا زید کھڑا ہے؟) اس مثال میں بھی لفظ قائمٌ مبتداء کی قسم ثانی ہے۔

القسم الثانی: شرح مائۃ عامل

سوال نمبر۱: (الف): لام اور من کن حروف سے ہیں، کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں مثالوں سے واضح کریں؟

(ب): حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں ہر ایک کی مثال تحریر کریں؟

جواب: (الف):

لام اور من کا تعلق مع امثلہ:

لام اور من کا تعلق حروف جارہ سے ہے جو تعداد میں سترہ ہیں جو درج ذیل ہیں:

بَا، تَا، مِنْ، اِلٰی، حَتّٰی، فِیْ، لام، رُبَّ، واؤ قسم، تاء قسم، عَنْ، عَلٰی، کاف تشبیہ، مُذْ، مُنْذُ، حَاشَا، خَلَا

حروف جارہ کا عمل یہ ہے کہ اسم پر داخل ہو کر اسے جر دیتے ہیں مثلاً اَلْمَالُ لِزَيْدٍ (دولت زید کے لیے ہے) اس مثال میں لفظ زید کو لام نے جر دی ہے۔ اسی طرح: مِنَ الشَّيْطٰنِ، میں لفظ شیطان کو من نے جر دی ہے۔

(ب): حروف مشبہ بالفعل کی تعداد، عمل اور امثلہ:

حروف مشبہ بالفعل وہ ہیں جو فعل کے ساتھ اس بات میں مشابہت رکھتے ہیں کہ جس طرح فعل دو چیزوں کا تقاضا کرتا ہے: (۱) فاعل، (۲) مفعول۔ اسی طرح یہ بھی دو امور کا

تقاضا کرتے ہیں:(۱)اسم'(۲)خبر۔

حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱)اِنَّ (۲)اَنَّ '(۳) کَاَنَّ '(۴) لَیتَ '(۵) لٰکِنَّ '(۶) لَعَلَّ ۔ان کا عمل یہ ہے کہ جملہ اسمیہ پر داخل کر مبتداء کو نصب دیتے ہیں جسے ان کا اسم کہا جاتا ہے اور خبر کو رفع دیتے ہیں جسے ان کی خبر کہا جاتا ہے مثلاً اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ ' (بیشک زید کھڑا ہے) اس مثال میں ان حرف مشبہ بالفعل ہے' زَیْدًا اس کا اسم ہے اور قائم اس کی خبر ہے۔ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوال نمبر2: جواب قسم کی تمام صورتیں مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب:

جواب قسم کی صورتیں مع امثلہ:

قسم کے لیے جواب قسم کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔قسم کے بعد جو بات مذکور ہوا سے جواب قسم کہا جاتا ہے۔

جواب قسم کی کل چھ صورتیں بنتی ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱- جواب قسم جملہ اسمیہ مثبتہ واقع ہو مثلاً وَاللّٰہِ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ ۔ (قسم بخدا! زید کھڑا ہے۔)

۲- جواب قسم جملہ منفیہ واقع ہو مثلاً وَاللّٰہِ مَا زَیْدٌ قَائِمًا ۔(قسم بخدا! زید کھڑا نہیں ہوا۔)

۳- جواب قسم جملہ فعلیہ مثبتہ واقع ہو مثلاً وَاللّٰہِ لَقَدْ قَامَ زَیْدٌ ۔ (قسم بخدا! زید کھڑا ہوا ہے۔)

۴- جواب قسم جملہ فعلیہ منفیہ واقع ہو (بصورت ماضی) مثلاً وَاللّٰہِ مَا قَامَ زَیْدٌ ۔(قسم بخدا! زید کھڑا نہیں ہوا۔)

۵- جواب قسم جملہ فعلیہ منفیہ (فعل مضارع) واقع مثلاً وَاللّٰہِ مَا اَفْعَلَنَّ کَذَا ۔(قسم بخدا! میں ایسے ضرور کروں گا۔)

۶- جواب قسم محذوف منوی ہو مثلاً زَیْدٌ عَالِمٌ وَاللّٰہِ جو اصل میں یوں تھا: وَاللّٰہِ اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ ۔دونوں جملے یکساں مضمون بیان کر رہے ہیں۔

سوال نمبر3: (الف): افعال ناقصہ کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں' کیا عمل کرتے ہیں' کسی دو کے عمل کی مثال تحریر کریں؟

(ب): فعل مضارع کو نصب دینے والے کتنے اور کون کون سے حروف ہیں؟ ہر ایک کی مثال تحریر کریں؟

جواب: (الف):

افعال ناقصہ کی تعداد اور عمل مع امثلہ:

افعال ناقصہ کو ناقصہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے اسم کے ساتھ مل کر جملہ نہیں بنتے بلکہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں۔یہ تعداد میں سترہ ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) کَانَ' (۲) صَارَ' (۳) ظَلَّ' (۴) بَاتَ' (۵) اَصْبَحَ' (۶) اَضْحٰی' (۷) اَمْسٰی (۸) عَادَ' (۹) اٰضَ' (۱۰) غَدَا' (۱۱) رَاحَ' (۱۲) مَازَالَ' (۱۳) مَاانْفَکَّ' (۱۴) مَابَرِحَ' (۱۵) مَافَتِئَ' (۱۶) مَادَامَ' (۱۷) لَیْسَ ۔

افعال ناقصہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتداء کو رفع دیتے ہیں جسے ان کا اسم اور خبر کو نصب دیتے ہیں جسے ان کی خبر کہا جاتا ہے مثلاً کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا) اس مثال میں زَیْدٌ کَانَ کا اسم اور قَائِمًا اس کی خبر ہے۔اسی طرح صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید غنی بن گیا)۔

(ب): نواصب فعل مضارع:

فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف کی تعداد چار ہے جو یہ ہیں:

(۱) اَنْ' (۲) لَنْ' (۳) کَیْ' (۴) اِذَنْ ۔

مثالیں: (۱) اَنْ یَّضْرِبَ' (۲) لَنْ یَّنْصُرَ' (۳) اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ' اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ'

﴿درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

چھٹا پرچہ: الادب العربی

سوال نمبر 1: درج ذیل اجزاء کا اردو میں ترجمہ کریں؟

(الف): عن عبداللہ بن مسعود قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فانطلق لحاجته فرأینا حمرة معها فرخان فاخذنا فرخیها فجاءت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال من فجع هذه بولدها؟ ردوا ولدها الیها ۔

(ب): نضع فیه مانرید ارساله من الخطابات لکی یتقطها ساعی البرید ثم تختم بطابع علیه تاریخ الارسال ثم ترسل بالقطارات والطائرات والبواخر الی اماکن مختلفة حسبَ العناوین التی تحملها فیوزعها ساعی البرید هناك ۔

(ج): عن عمر ابن ابی سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال کنت غلاما فی جحر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکانت یدی تطیش فی الصفحة فقال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا غلام سم اللہ و کل مما یلیك فمازالت تلك طعمتی بعد ۔

(د): یسیرون الی ضابط اخریصم البطاقات بختم ثم یدخلون الی صالة المغادرة ویجلسون علی کنبات مریحة ویلحظ طارق عبر الزجاجة فیشاهدا الطائرات علی المدرج بعضها ساکنة وبعضها تتحرك ۔

جواب:

ترجمہ پیراجات:

(الف): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک سفر پر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کے لیے نکلے تو ہم نے ایک کبوتری دیکھی جس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے۔ ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا تو کبوتری آئی اور وہ اپنے پروں کو پھڑ پھڑانے لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو فرمایا: اسے اس کے بچوں کے سبب کس نے تنگ کیا ہے؟ تم اس کے بچے اس کو واپس لوٹا دو۔

(ب) ہم اس میں ایسے خطوط ڈالتے ہیں جو ہم بھیجنا چاہتے ہیں، پھر ہم اس پر مہر لگاتے ہیں جس میں تاریخ لکھی ہوتی ہے۔ پھر ہم ان کے پتوں کے مطابق جو ان پر تحریر ہوتے ہیں انہیں ریل کاروں، ہوائی جہازوں اور بحری جہازوں پر روانہ کرتے ہیں، تو ڈاکیا انہیں وہاں تقسیم کرتا ہے۔

(ج): حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پرورش پانے والا ایک بچہ تھا اور میرا ہاتھ کھانے کے بڑے برتن میں گھومتا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے بچے! بسم اللہ پڑھ کر اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے پاس سے کھاؤ۔ بعدازاں میرے کھانے کی یہ عادت پکی ہوگئی۔

(د): وہ دوسرے افسر کے پاس جاتے ہیں جو کارڈ پر مہر لگاتے ہیں۔ پھر روانگی کے وقت ہال میں داخل ہوتے ہیں اور پرسکون ماحول میں صوفوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ طارق شیشے کے ذریعے باہر دیکھتا ہے اور ہوائی اڈے پر جہازوں کو ملاحظہ کرتا ہے جن میں سے کچھ کھڑے ہوتے ہیں اور کچھ حرکت میں ہوتے ہیں۔

سوال نمبر2: درج ذیل اشار کا ترجمہ تحریر کریں؟

فکم للہ من تدبیر امر — طوتہ عن المشاھدۃ الغیوب
یاافصح الناطقین الضاد قاطبۃ — حدیثك الشھد عندالذائق الفھم
محت الفوارق بینھا اذلم تعد — تزری بھا الاشکال والا لوان
وشرعۃ قدتأخت فی سماحتھا — وعدلھا الفذاجناس والوان
فان عشت فالطعن الذی یعرفونہ — وتلك القناو البیض والضمر الشقر
تسیل علی حد السیوف نفوسنا — ولیس علی غیر السیوف تسیل
اذا بلوت السیف محمودا فلا — تذممہ یوما ان تراہ قدنبا
واحرص علی حفظ القلوب من الاذی — فرجوعھا بعدالتنا فریصعب

جواب:

اشعار کا ترجمہ:

مندرجہ بالا اشعار کا ترجمہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

۱- پس کسی معاملے سے نپٹنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی کتنی تدبیریں ہیں، جن کو غیبی پردوں نے لپیٹ میں لے رکھا ہے۔

۲- اہل عرب میں سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ فصیح گفتگو کرنے والے تھے' اور آپ کی گفتگو لوگوں کے لیے شہد کی مثل تھی۔

۳- اس خلافت نے تمام فرق ختم کر دیے ہیں جب کہ وہ شمار نہیں کیے جاسکتے تھے اور مختلف رنگ وشکل اس کی پناہ لیتے تھے۔

۴- اور شریعت ایسی ہے جس کی کشادہ دلی اور بے مثال انصاف میں تمام نسلیں اور رنگ بھائی بھائی قرار پائے۔

۵- پس اگر میں زندہ رہا تو پھر نیزہ بازی ہوگی جس کو وہ جانتے ہیں۔ وہی نیزے ہوں گے' وہی تلواریں اور وہی خاکستری جنگ کے گھوڑے۔

۶- ہماری زندگیاں تلواروں کی دھار پر بہتی ہیں اور وہ تلواروں کے سوا کسی چیز پر نہیں بہتی ہیں۔

۷- جب تو ایک تلوار سے اچھی طرح لڑا پس اس کی مذمت مت کر' اگر تو اسے کسی دن کند دیکھے یعنی احسان فراموش نہیں ہونا چاہیے۔

۸- تکلیف پہنچانے سے دلوں کی حفاظت کرنے کا آرزومند بن جا' کیونکہ باہمی نفرت کے بعد واپسی مشکل ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر3: درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں؟

(۱)- اسلام نے فضول خرچی سے منع کیا ہے۔
(۲)- جواب قدرے تفصیل چاہتا ہے۔
(۳)- تو کون سی کہانی پڑھ رہا تھا؟
(۴)- گناہگار خسارے میں رہنے والے ہیں۔
(۵)- میں نے دس سال ان کی خدمت کی۔
(۶)- ٹیلی وژن کی سکرین مستقبل کی استاد ہے۔
(۷)- وہ میرے پیٹ کو بھوکا رکھتا ہے۔
(۸)- گھبراہٹ سے لڑنے والا واپس نہیں آتا۔

جواب:

اردو فقرات کا عربی میں ترجمہ:

اردو فقرات کا عربی میں ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱)- قد نھی الاسلام عن الاسراف ۔
(۲)- یحتاج الرد الی شیء من التفصیل ۔
(۳)- ای حکایۃ کنت تقرأ؟
(۴)- المجرمون ھم الخاسرون ۔

(۵)– خدمت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر سنین ۔

(۶)–شاشة التلفزيون معلم المستقل ۔

(۷)– هو يجيع بطنى ۔

(۸)–المقاتل الفازع لايعود ۔

سوال نمبر 4: درج ذیل سوالات کے عربی میں جواب لکھیں؟

(۱)–ماعددالدول الاسلامية المستقلة اليوم؟

(۲)– فيما فكر الانسان قديماً؟

(۳)– ماالفرق بين الغيبة والبهتان؟

(۴)– ماهو دستور الامة الاسلامية؟

(۵)– الام يدعونا الدين والدنيا؟

(۶)– بماذا امر على ابنه الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟

(۷)– ماهو التمر الذى كان يحبه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟

(۸)– ماهو حكم اللہ تعالیٰ فی الامانة؟

جوابات: عربی سوالات کے عربی میں جوابات درج ذیل ہیں:

(۱)– قدتجاوز عددها اليوم ستاو خمسين دولة ۔

(۲) – فكر الانسان قديما فی المراسلة ۔

(۳) – الغيبة هی ذكرك شخصابمايكره والبهتان هو ذكرك شخصا بريئا بمايكره ۔

(۴)– القرآن هو دستور الامة الاسلامية ۔

(۵)– يدعونا الدين والدنيا الى علم موحد ۔

(۶)– امره ان يصلی بالناس يوم الجمعة ۔

سوال نمبر 5: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں؟

(۱) ضحك' (۲) اقلاع' (۳) خلاب' (۴) جيش' (۵) معبد'

(۶) حبل' (۷) مسلم'

جواب: مندرجہ بالا الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے مفید جملے درج ذیل ہیں:

۱– ضحك : لماذا ضحك اخوك؟ ۔(تمہارا بھائی کیوں ہنسا؟)

۲– اقلاع: هل تعرف موعد اقلاع الطائرة؟ (کیا آپ کو ہوائی جہاز کی روانگی کا وقت معلوم ہے؟)

۳– خلاب: احب الوادی الخلاب ۔ (میں خوبصورت وادی کو پسند کرتا ہوں۔)

۴– جيش: هذا جيش شجاع ۔(یہ ایک بہادر لشکر ہے۔)

۵– معبد: هذا طريق معبد ۔(یہ ایک پختہ سڑک ہے۔)

۶– حبل: هذا الحبل دقيق ۔(یہ ایک مضبوط رسی ہے۔)

۷– مسلم: المسلم من سلم المسمون من لسانه ويده ۔(مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں)

سوال نمبر 6: درج ذیل عنوانات پر عربی میں مضامین لکھیں جو کم از کم پچاس الفاظ پر مشتمل ہوں؟

(۱) الخليفة عمر بن عبدالعزيز رحمة اللہ عليه' (۲) مكارم الاخلاق' (۳) السيرة النبوية ۔

جواب: (۱) الخليفة عمر بن عبدالعزيز رحمه اللہ تعالى:

نحمده و نصلی على رسوله الكريم! قال اللہ تعالیٰ انما يخشى اللہ من عباده العلماء' ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عليكم بسنتی وسنة خلفاء الراشدين المهديين ۔

ولادته واسمه و تعليمه:

وهو ولد بحلوان فی مصرا حدیٰ وستين للهجرة' كان تعلم

القرآن وهو صغير حتى حفظه فى زمن قليل' ثم ذهب الى
المدينة لحصول العلم حتىٰ تبحر فى علم التفسير والحديث
والفقه' سكن بالمدينة حتىٰ مات ابوه' كان اسمه عمر بن
عبدالعزيز . والت الخلافة الى عبدالملك بن مروان فاستدعاه
بدمشق وزوجه بابنته فاطمة' و اقام عمر هناك حتىٰ خلفه
الوليد المدينة المنورة' واقام وهو بقى فيها سبع سنين' وكان
مثلاً يحتوى فى الزهد والورع حتىٰ روى عن انس بن مالك
رحمة الله تعالىٰ عليه انه قال: ماصليت وراء امام بعد رسول الله
مثل صلوٰة برسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا الفتى يعنى
الخليفة عمر بن عبدالعزيز رحمته الله عليه .

خلافته وعدله:

وهو كان اعدل السلاطين بعد عمر بن الخطاب رضى الله
تعالىٰ عنه' استفتح ولايته بسد المظالم والسترد جميع
مايملكه بنى اميه بغير حق الى بيت المال' الان قال لزوجته
فاطة: اما ان تردى حليك الى بيت المال واما ان تاذنى فى
فراقك؟ فقالت: لا' بل انى اختارك علىٰ هذا المال' حتىٰ
وصعت حليتها فى بيت المال وهو يعد احد من احسن خلفاء
بنى امية سيرة و صورة' علماو عملاً و اعفهم لسانا' كان
يستعد فى نشر الاسلام وغلبته حتّٰى صارت حكمه غرة فى
جبين ذاالعصر' وكان محباً للعدل وحليماً للناس الضعفاء'
ويقيل العثرة' وكان زاهدً' عابداً' وكان اشترى له الحلة بالف
دينار' اذا لبسها استحسنها ولم يستحسنها' قال مسلمة بن

عبدالملك رأيت عمر بن العزيز وعليه قميص وسخ وقلت
نروجته اغسليه ' قالت: نفعل كذالك ثم عدت فاذا القميص
على حاله نسئل الله تعالىٰ جعل مثواه فى الجنة .

(۲)—مکارم الاخلاق:

احمده و نصلى و نسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم'
قال الله تعالىٰ فى القرآن لقد كان لكم فى رسول الله اسوة
حسنة' وكان رسول الله عليه وسلم مظهر مكارم الاخلاق و
علمه لامته بذالك بقوله وفعله' وقال عليه السلام من احب
سنتى فقد احبنى ومن احبنى كان معى فى الجنة اوكما قال
رسول الله عليه وسلم' عمل مكارم الا خلاق قليل ولكن ثمره
كثير' القصة شهيرة فى ذلك . كان عبدالمجيد طالبا مجتهدا '
هوكان يذهب الى المدرسة يوماً فراىٰ فى الطريق شيخ كبيرا
ضعيفاً قد كان عجز من عمله' سلم عليه المتعلم وقال له:
ياشيخ كيف حالك؟ قال الشيخ: انارجل كبير ضعيف وعاجز
عن لعمل الاستطيع ان اعمل بيدى . ورق قلب المتعلم
عبدالمجيد على جواب الشيخ بصوت ضعيف واعطاه خمس
روبيات من حبيبه' اخذا الشيخ النقود ودعاله بالخير' ولما بلغ
عبدالمجيد فى بيته وقص لوالده قصة الشيخ الضعيف وفرح
والده به واعطاه عشرروبيات .
ذهب عبدالمجيد الى المدرسة ولما دخل فى الفصل ولم
يجدصديقه خالدًا فى الفصل' وفكر فيه قليلا ثم سئل عنه احدا
صدقائه' قال احد: انه مريض لانه ماجاء فى المدرسة' لما فرغ

عبدالمجید من الدوس ذهب لعیادة صدیقه خالد فی بیته' لما
دخل فی بیته سلم علیه واهله و سئله: کیف حالك یاصدیقی
خالد؟ اجاب خالد: اصابتنی الامس الحمی' ذهبت الی الطبیب
واخذت منه الدواء' والان استحسن صحتی قلیلا' ساعو د الی
المدرسة بعد یوم اویومین ۔ انشاء الله تعالیٰ ۔ ومکارم الاخلاق
امور کثیر و بعض منها هذه' فلا تبدأ بالطعام اذا جلست مع
کبیر' ، کل من قدامك ولاتاکل فوق حاجتك ولاتسرع فی
الاکل' وامضع الطعام جیدا' ولاتلوث یدیك وثیابك ولاتترك
شیأً من الطعام بین اسنانك' فانه یضر الاسنان' ولا تذم طعاما
تکرهه' فاذا فرغت من الطعام فاحمدالله واغسل یدیك وفمك
بالماء والصابون ۔ والله تعالیٰ اعلم ولانعلم ۔

(۳)۔سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم ۔ قال الله تعالیٰ فی القرآن
وما ارسلنك الا رحمة للعلمین' وایضا قال: ماکان محمد
ابااحد من رجالکم ولکن رسول الله و خاتم النبیین ۔ وکان
رسول الله علیه وسلم بعث فی اخر الانبیاء' وقال علیه السلام
انا خاتم النبیین لانبی بعدی' وقال رسول الله علیه وسلم لوکان
بعدی نبی لکان عمر رضی الله تعالیٰ عنه ۔
ولد محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بمکة فی بیت عبدالله بن
عبدالمطلب فی شهر ربیع الاول عام الفیل' فلما ولد فرح جده
عبدالمطلب واخری من الاقارب' سمّی محمداً صلی الله تعالیٰ
علیه وسلم' وکان اسم امه اٰمنة' ومات ا بوه عبدالله قبل ولادته

بمدینة المنورة عند مجییء من سفر دولة شام ۔
بعد ایام سلمه جده عبدالمطلب الی السیده حلیمة للرضاعة ۔
وماتت امه وهو ست سنین ۔ وجده عبدالمطلب یحبه ویرعاه'
مات جده وهو ابن ثمان' وبعد جده کفله عمه ابوطالب وهو
کان ایضاً رحیما به' ونشاء صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
بالاخلاق العالیه والصفات الحمیدة' وکان شهیراً فی قومه
بالاخلاق الحسنة' وکان الناس یدعوبه بالصادق والامین ۔
لما بلغ عمره اربعین سنة نزل علیه الوحی الاول فی الغار
الحراء' حین جاء ہ جبرائیل علیه السلام قال: اقرأ' قال: ماانا
بقارء' حتّٰی ضمه بصدره مرتین او ثلاث مرات ثم قال: اقرأ
باسم ربك الذی خلق الخ قرأ صلی الله تعالیٰ علیه و سلم هذه
الایة الکاملة ۔
وبعث رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بحکم ربه'
فاخذیدعوالناس الی الله و عبادته وترك شرکه ۔ بعد هذا
الاعلان امن قلیل من الناس من الرجال والنساء' وکثیر من
اهل مکة یوذونه والمسلمین' وصبر علیه و المسلمون من
المصائب والمظالم' واستمر فی نشرالاسلام والاخلاق
الکریمة ودعاقومه الی عبادة الله وترك عبادة الا صنام ولکن
اکثرهم ما امنوا ۔ و بعضهم امن کابی بکرن الصدیق وخدیجة
الکبری وغیرهما ۔

☆☆☆☆☆

﴿درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات۔سال 2015ء﴾

پہلا پرچہ: قرآن و تجوید

القسم الاوّل: قرآن مجید

سوال نمبر ۱: درج ذیل آیات مبارکہ کا اردو ترجمہ تحریر کریں؟

۱- یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًا ؕ وَ اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝

۲- قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُنَا وَلَا یَضُرُّنَا وَ نُرَدُّ عَلٰٓی اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ الشَّیٰطِیْنُ فِی الْاَرْضِ حَیْرَانَ ۪ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ یَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَی الْهُدَی ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰی ؕ وَ اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَاَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِیْٓ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَ یَوْمَ یَقُوْلُ كُنْ فَیَكُوْنُ ؕ

۳- هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِیْلَهٗ ؕ یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُهٗ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَیَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۟ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

۴- وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَی الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗٓ اِلَیْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَكَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ۫ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝

جواب:

ترجمۃ الآیات المبارکہ:

آیت نمبرا کا ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی نشانیوں کو حلال نہ جانو اور نہ ہی حرمت والے مہینوں کو اور نہ قربانی کو (جو حرم کو بھیجی ہوئی ہو) اور نہ ہی جن کے گلوں میں ہار بطور علامتیں ہوں اور نہ حرمت والے گھر کا قصد کر کے آنیوالوں کا مال اور عزت' تلاش کرتے ہوئے اپنے رب کا فضل اور خوشنودی۔ جب تم حلالی ہو جاؤ تو شکار کر سکتے ہو اور نہ کھینچے تم کو کسی قوم کی دشمنی کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا ہو اس بات پر کہ تم زیادتی کرو' اور تعاون کرو تم نیکی اور تقوے پر اور نہ تعاون کرو تم گناہ اور سرکشی پر۔ اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت عذاب والا ہے۔

۲- آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجیے! کہ کیا ہم اللہ کے علاوہ اس کی عبادت کریں جو نہ ہمیں نفع دے اور نہ ہی نقصان اور پھیر دیے جائیں ہم الٹے پاؤں پر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی۔ مثل اس کو جس کو شیطان نے

زمین میں راہ بھلادی اور وہ حیران ہے۔اس کے لیے ساتھی ہیں جو اسے ہدایت کی طرف بلارہے ہیں کہ آؤ ہمارے پاس۔آپ فرمادیجیے کہ بے شک اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم اپنے رب کے لیے سرخم تسلیم کردیں اور یہ کہ نماز قائم کرو اور اس سے ڈرو اور وہ وہی ہے کہ اس کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے اور وہ وہی ہے جس نے آسمان اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا فرمایا اور جس دن ہر فانی کو کہے گا کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔

۳-نہیں دیکھتے وہ مگر اس کا انجام جس دن اس کا انجام آئے گا تو کہے گا وہ لوگ جو اس کو پہلے سے بھلائے بیٹھے ہیں کہ آئے ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ تو کیا ہمارے لیے کوئی حمائتی ہے جو ہماری حمایت کرے یا پھر ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے تو پھر ہم سابقہ عمل کے خلاف عمل کریں گے۔بے شک انہوں نے اپنے نفسوں کو گھاٹے میں ڈال دیا اور غائب ہو جائیں گے ان سے وہ جس کا وہ افتراء باندھتے تھے۔بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں وزمین کو چھ دنوں میں پیدا فرمایا پھر اس نے عرش پر استوی فرمایا جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے۔رات دن کو ایک دوسرے کے ساتھ ڈھانپتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے۔اور اس سورج، چاند اور ستاروں کو پیدا فرمایا کہ تمام اس کے حکم کے تابع ہیں۔خبردار! سن لو اسی کے لیے فعل تخلیق ہے اور امر ہے برکت والا ہے اللہ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

۴-اور جب واپس آئے موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصے اور افسوس کی حالت میں۔کہا کتنا برا خلیفہ بنایا تم نے میرے بعد۔کیا جلدی کی تم نے اپنے رب کے حکم سے اور اس نے تختیاں ڈال دیں اور اپنے بھائی کے سر یعنی بالوں کو پکڑا اس کو اپنی طرف کھینچنے لگا۔کہا: اے میری ماں کے بیٹے بے شک قوم نے مجھے کمزور جانا اور قریب تھا کہ وہ مجھے قتل کردیتے پس آپ مجھے دشمنوں کے سامنے رسوامت کیجئے اور مجھے ظالم قوم کے ساتھ نہ ٹھہرائیے۔اس نے کہا اے

میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

سوال نمبر2: سورت انعام کی آیت نمبر۱۴۳-۱۴۴ میں جانوں کے آٹھ جوڑوں کا ذکر ہے۔تحریر کریں؟

جواب: سورت انعام کی آیت نمبر۱۴۳ اور ۱۴۴ میں جن آٹھ جوڑوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں:

۱-۲-ایک جوڑا بھیڑ کا۔مذکر ومونث
۳-۴-ایک جوڑا بکری کا۔مذکر ومونث
۵-۶-ایک جوڑا اونٹ کا۔مذکر ومونث
۷-۸-ایک جوڑا گائے کا۔مذکر ومونث

القسم الثانی: تجوید

سوال نمبر3: (الف): نون ساکن اور میم ساکن میں اخفاء کب ہوتا ہے؟
(ب): مد متصل، مد عارض کی تعریفیں ومثالیں لکھیں؟

جواب:

(الف): اخفاء کا معنی ہے چھپانا، پوشیدہ کرنا۔اصطلاح تجوید میں اظہار اور ادغام کی درمیانی حالت، نون ساکن اور نون تنوین کے بعد جب حروف حلقی اور حروف یرملون، الف اور باء کے علاوہ باقی حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو اخفاء ہوگا، جیسے: مِنْ قَبْلُ، جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ۔

اگر میم ساکن کے بعد (ب) آجائے تو میم کو اس کے مخرج میں چھپا کر پڑھتے ہیں اسے اخفاء شفوی کہتے ہیں جیسے: وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ۔

(ب): مد متصل کی تعریف:

اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ اس کلمے میں ہو جس میں حرف مدہ ہے تو اس کو مد متصل

کہتے ہیں جیسے: جَاءَ، مَلٰئِکَۃُ، اُولٰٓئِکَ۔

مدعارض کی تعریف:

اگر حرف مدہ یا حرف لین کے بعد سکون عارضی ہو تو پہلی کو مدعارض اور دوسری کو مدلین کہتے ہیں جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے نون اور خَوْفٌ کے فا کا سکون۔

سوال نمبر 4: وقف کی اقسام کی تعریفیں و مثالیں لکھیں؟

جواب: وقف کی ابتداً دو قسمیں ہیں: ۱- کیفیت وقف ۲- محل وقف۔

کیفیت وقف:

موقوف علیہ کو کس طرح پڑھا جائے گا اس کی چند صورتیں ہیں:

۱۔۲- دیکھیں گے کہ موقوف علیہ ساکن ہوگا یا متحرک۔ بصورت ساکن صرف آواز اور سانس توڑ کر وقف کریں گے جیسے اَلَمْ نَشْرَحْ بصورت متحرک جیسی حرکت ہوگی اس کے مطابق اسکان، روم اور اشمام سے وقف کیا جائے گا مثلاً: یَعْلَمُوْنَ سے تَعْمَلُوْنَ ۔

۳- اگر موقوف علیہ یعنی جس پر وقف کرنا ہے، پر دو زبر ہوں تو حالت وقف میں (ن) کو الف سے تبدیل کر دیا جائے گا۔

۴- اگر موقوف علیہ گول تا ہے، حالت وقف میں وہ ھا بن جائے گی جیسے: قُوَّۃٌ سے قُوَّہ۔

۵- اگر موقوف علیہ پر لمبی تاء ہے تو وہ تاء ہی رہے گی جیسے: مُسْلِمَاتٌ سے مُسْلِمَاتْ۔

محل وقف:

یعنی کس کلمے پر وقف کرنا ہے اور کس پر نہیں کرنا چاہیے۔ وقف کی چار قسمیں ہیں:

۱- وقف تام: یعنی موقوف علیہ کا مابعد والے کلمے سے لفظی اور معنوی دونوں تعلق نہ ہوں جیسے اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

۲- وقف کافی: یعنی موقوف علیہ کا مابعد سے صرف معنوی تعلق ہو جیسے: وَبِالْاٰخِرَۃِ

ھُمْ یُوْقِنُوْنَ۔

۳- وقف حسن: یعنی موقوف علیہ کا مابعد والے کلمہ سے صرف لفظی تعلق ہو جیسے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پر وقف جائز تو ہے۔ مگر رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے ابتداء جائز نہیں بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔

۴- وقف قبیح: یعنی موقوف علیہ کا اپنے مابعد والے کلمے کے ساتھ لفظی اور معنوی دونوں تعلق نہ ہوں جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میں اَلْحَمْدُ پر، یہ وقف جائز نہیں ہے۔ اگر حالت مجبوری میں ہو جائے تو اعادہ کرنا ضروری ہے۔

سوال نمبر 5: درج ذیل اصطلاحات کی تعریف کریں؟

تسہیل، ابدال، انحراف، لین۔

جواب: اس کی تعریف حل شدہ پرچہ 2014ء میں ملاحظہ کریں۔

ابدال کی تعریف:

لفظ ابدال باب افعال کا مصدر ہے جس کا لغوی معنی ہے تبدیل کرنا، ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلنے کو ابدال کہتے ہیں۔

انحراف کی تعریف:

اس کے معنی ہیں "پھرنا" یہ صفت "ل" اور "ر" میں پائی جاتی ہے۔

"ل" کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ "را" کی طرف پھر جاتا ہے اور "را" کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ "ل" کی طرف پھر جاتا ہے۔

لین:

اس کا معنی ہے نرمی، حروف لین وہ حروف ہیں جو مخرج سے نرمی کے ساتھ ادا ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

﴾درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات سال 2015ء﴿

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

القسم الاوّل: حدیث شریف

سوال نمبر ۱: درج ذیل احادیث مبارکہ کا اردو ترجمہ کریں؟

۱– قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ان لکم علی نسائکم حقا و لنسائکم علیکم حقاً ۔

۲– قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقد اطاف بال بیت محمد نساء کثیر ۃ یشکون ازاواجھن لیس اولئک بخیارکم ۔

۳– قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علموا الصبی الصلوۃ بسبع سنین واخربوہ علیھا ابن عشر سنین ۔

۴– قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واللہ لایؤمن واللہ لایومن! قیل من یارسول اللہ قال' الذی لایامن جارہ بوائقہ ۔

۵– قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان المؤمن لید ک بحسن خلقہ درجۃ الصائم القائم ۔

جواب:

ترجمۃ الاحدیث:

۱– نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! بے شک تمہاری عورتوں پر تمہارے کچھ حقوق ہیں اور تمہاری عورتوں کے تمہارے ذمے کچھ حقوق ہیں۔

۲– رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بہت سی عورتیں اہل بیت (ازواج

مطہرات) کے پاس اپنے خاوندوں کی شکایات لے کر آتی ہیں۔ ایسے لوگ ناپسندیدہ ہیں۔

۳– رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات سال کی عمر کے بچے کو نماز سکھاؤ اور دس سال کی عمر کے بچے کو مار کر نماز پڑھاؤ (اگر وہ نماز کے قریب نہ آئے)

۴– رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم وہ مومن نہیں، قسم بخدا وہ مومن نہیں۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون؟ فرمایا وہ شخص جس کی شرارتوں سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔

۵– رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مومن اپنے حسن خلق کی وجہ سے روزہ دار اور رات کو قیام کرنے والے کے درجہ کو پالیتا ہے۔

سوال نمبر 4: درج ذیل احادیث کا ترجمہ کریں؟

۱– عن ابی محمد حیرابن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لایدخل الجنۃ قاطع ۔

۲– قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کان یومن باللہ والیوم آلاخر فلیکرم ضیفہ ۔

۳– قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر الصدقۃ علی ظھر غنی ومن یستعفف یعفہ اللہ ومن یستغنن یغنہ اللہ ۔

جواب:

ترجمۃ الاحادیث:

۱– حضرت ابومحمد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قطع تعلق کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۲– رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے پس اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام (عزت) کرے۔

۳– رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جو نفس کے غنا کے ساتھ ہو۔ جو شخص (سوال کرنے سے) بچے اللہ اسے محفوظ رکھتا ہے اور جو غنا کا طالب ہو اللہ

اسے غنی کر دیتا ہے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل احادیث مبارکہ پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

۱- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِھِمْ ۔

۲- عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمَعَافِیْ وَلٰکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمَہٗ وَصَلَھَا ۔

جواب: ترجمۃ الاحادیث:

۱- جواب حل شدہ پرچہ 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدلے کے طور پر احسان کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے قطع تعلق کیا جائے تو وصل تعلق کرے۔

سوال نمبر 3: درج ذیل احادیث کا ترجمہ اور خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کریں؟

۱- عن البراء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنھما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال الخالۃ بمنزلۃ الام ۔

۲- قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المرء مع من احب ۔

ترجمۃ الاحادیث:

۱- حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خالہ ماں کے قائم مقام ہوتی ہے۔

۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی (کا حشر) اپنے محبوب کے ساتھ ہو گا۔

ترکیب: الخالۃ الام: الف لام برائے تعریف خالۃ اسم مفرد منصرف صحیح سہ اعراب

لفظی مرفوع لفظا مبتداء بمنزلۃ (ب) حرف جار منزلۃ مفرد منصرف صحیح سہ اعراب لفظی مضاف الام مضاف الیہ مضاف بہ مضاف الیہ مجرور شد جار با مجرور ظرف مستقر ہوا ثَابِتَۃٌ کا۔

ثَابِتَۃٌ ' صیغہ اسم فاعل' اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی' مبتدا بہ خبر جملہ اسمیہ خبر یہ شد بعدہ مقولہ باشد ۔ المرء مع من احب المرء مبتدا مع مضاف' من موصول احب ' فعل و فاعل و مفعول محذوف جملہ فعلیہ ہو کر صلہ' موصول بہ صلہ خود مضاف الیہ۔ مضاف بہ مضاف الیہ مفعول فیہ ہوا کائن مقدر کا' کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے مل کر خبر۔ مبتداء بہ خبر خود جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بعدہ مقولہ۔

القسم الثانی: العقائد والمسائل

سوال نمبر 5: درج ذیل اجزاء حل کریں؟

۱- مقربین خدا سے برکت حاصل کرنے پر جامع نوٹ لکھیں؟

۲- عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کا حکم تفصیلاً لکھیں؟

۳- حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جامع نوٹ لکھیں؟

جوابات:

۱- جواب: حل شدہ پرچہ 2014ء ملاحظہ ہو۔

۲- جواب: حل شدہ پرچہ 2014ء ملاحظہ کریں۔

۳- حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نوٹ:

تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو پھر اولاد آدم و تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں حقیقی جسمانی زندگی کے ساتھ حیات ہیں۔ اپنی امت کے اعمال و افعال کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ پکارنے والوں کی فریاد رسی فرماتے ہیں۔ ان کی مدح سرائی کرنے والوں کو انعام و کرام سے نوازتے ہیں۔ جس طرح کہ حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

قصیدہ بردہ شریف کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر مبارک عطا فرمائی۔ بیماروں کو شفاء عطا فرماتے ہیں' ہر طرح کے تصرف فرماتے ہیں' چلتے پھرتے ہیں' دیکھتے سنتے ہیں' کلام سنتے ہیں سلام کرنے کا جواب ارشاد فرماتے ہیں اور درود شریف پڑھنے والے کا درود سماعت فرماتے ہیں۔

انبیاء علیہم السلام کی حیات مقدسہ پر قرآن کریم کی متعدد آیات دلالت کرتی ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ" ایک اور جگہ فرمان عالی شان ہے: "وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔"

اب ذرا غور فرمائیں کہ مذکورہ آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے والے کو مردہ کہنے سے منع کیا گیا ہے اور فرمایا کہ وہ مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں...... اب ایک شہید کا مقام ہے کہ باری تعالیٰ انہیں زندہ فرما رہا ہے اور مردہ کہنے سے روک رہا ہے تو پھر نبی کا مرتبہ و مقام تو شہید سے کوسوں میل بلند و بالا ہے۔ پھر حضرات انبیاء علیہم السلام کے لیے حیات کیوں نہ ثابت ہوگی۔ انبیاء علیہم السلام تو بدرجہ اولیٰ حیات ہیں۔

علاوہ ازیں بے شمار احادیث مبارکہ بھی حضرات انبیاء کی حیات مبارکہ پر دال ہیں۔ جس طرح کہ معراج کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر آسمان پر کسی نہ کسی نبی کو دیکھنا اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حالت نماز میں دیکھنا۔ اسی طرح ایک حدیث مبارکہ میں صراحتہً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے: "انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں وہ نماز پڑھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

﴿درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2015ء﴾

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

القسم الاوّل: فقہ

سوال نمبر 1:

(الف): درج ذیل عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

اِذَا افْتَصَدَ اَوْ جُرِحَ اَوْ كُسِرَ عُضْوُهٗ فَشَدَّهٗ بِخِرْقَةٍ اَوْ جَبِيْرَةٍ وَكَانَ لَايَسْتَطِيْعُ غَسْلَ الْعُضْوِ وَلَا يَسْتَطِيْعُ مَسْحَهٗ وَجَبَ الْمَسْحُ عَلٰى اَكْثَرِ مَا شَدَّ بِهِ الْعُضْوُ وَكَفَى الْمَسْحُ عَلٰى ظَهْرٍ مِنَ الْجَسَدِ بَيْنَ عِصَابَةِ الْمُفْتَصِدِ وَالْمَسْحُ كَالْغَسْلِ.

ترجمہ: جب کسی نے سنگی لگوائی یا کوئی زخمی ہوا یا کسی کا عضو ٹوٹ گیا پس باندھ لیا اس نے اس متاثرہ حصے کو کسی کپڑے کے ساتھ یا پٹی کے ساتھ اور وہ عضو کو دھونے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس پر مسح کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو پھر مسح کرنا واجب ہے اس کے اکثر حصے پر جس کے ساتھ عضو کو باندھا ہے۔ اور کافی ہے مسح کرنا فصد کروانے والے کی پٹی کے درمیان جو جسم پر ظاہر ہے اور مسح دھونے کی مثال ہے۔

(ب) ويحرم بالحيض و النفاس ثمانية اشياء ۔

حیض ونفاس کی وجہ سے کونسی اشیاء ثمانیہ حرام ہوتی ہیں؟ انہیں پانچ تحریر کریں؟

جواب: حیض اور نفاس کی وجہ سے آٹھ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جن میں پانچ یہ ہیں:

۱- نماز پڑھنا۔ ۲- قرآن پڑھنا۔ ۳- کسی کپڑے کے بغیر قرآن پاک کو چھونا۔
۴- بیت اللہ کا طواف کرنا۔ ۵- مسجد میں داخل ہونا۔

(ج) ویحرم بالجنابة خمسة اشیاء:

جنابت کی وجہ سے کونسی پانچ چیزیں حرام ہوتی ہیں؟ انہیں لکھیں؟

جناب کی وجہ سے جنبی پر پانچ اشیاء حرام ہوجاتی ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱-نماز پڑھنا۔۲-قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔۳-کسی کپڑے کے بغیر قرآن پاک کو چھونا۔۴-بیت اللہ کا طواف کرنا۔۵-مسجد میں داخل ہونا۔

سوال نمبر2: (الف): یصح بشروط ثمانية : تیمم کا طریقہ اور کوئی چار شرائط لکھیں؟

(ب): ثلاثة اوقات لا يصح فيها شيء من الفرائض والواجبات: کونسے تین اوقات ہیں جن میں فرائض اور واجبات پڑھنا صحیح نہیں ہے؟

(ج): کوئی سے پانچ واجبات نماز تحریر کریں؟،

جواب:

تیمّم کا طریقہ:

(الف): تیمم میں تین چیزیں فرض ہیں: ۱-نیت کرنا۔۲-پہلی ضرب سے سارے چہرے کا مسح کرنا۔۳-دوسری ضرب سے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔

تیمم کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے پاکی حاصل کرنے کی نیت کرکے بسم اللہ شریف پڑھے۔دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارے، زمین پر ہاتھ رکھ کر بعد میں ہاتھوں کو آگے کی طرف لے جائے پھران کو پیچھے کی طرف لائے۔زمین سے ہاتھ اٹھانے کے بعد انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے انگوٹھے کی جڑ سے مارے اور ہاتھ جھاڑے تاکہ اس کے چہرے پر زیادہ خاک نہ لگ جائے کہ اس کی شکل ہی بدل جائے۔پھر دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کا اس طرح مسح کرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے۔پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو اسی کیفیت سے زمین پر مارے اور دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرے اس طرح کہ کوئی جگہ مسح کے بغیر نہ رہ جائے۔انگوٹھی بھی اتار دی جائے اور پھر انگلیوں کا بھی خلال

کرے۔

صحت تیمّم کی چار شرطیں:

تیمم کے صحیح ہونے کی کل آٹھ شرطیں ہیں جن میں سے چار یہ ہیں:

۱-نیت کرنا۔۲-تیمم کو مباح کرنے والے عذر کا پایا جانا جیسے پانی کے استعمال پر قادر نہ ہونا۔۳-تمام اعضاء کو مسح سے گھیرنا۔۴-پورے ہاتھ یا اکثر حصہ سے مسح کرنا۔

(ب): اس کا جواب حل شدہ پرچہ 2014ء میں دیکھیں۔

(ج): پانچ واجبات نماز:

۱-سورۃ فاتحہ پڑھنا۔۲-کوئی سورت ملانا۔۳-تعدیل ارکان۔۴-پہلا قعدہ بیٹھنا۔۵-آخری قعدہ میں تشہد پڑھنا۔

سوال نمبر3: (الف): مرنے والے کے ذمے جو نمازیں اور روزے رہ گئے ہوں ان کے اسقاط کا طریقہ کیا ہے؟

(ب): حج کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف لکھیں؟

(ج): نجاست غلیظہ کی پانچ مثالیں لکھیں؟

جواب: (الف): جب کوئی شخص اتنا بیمار ہو کہ وہ اشارے کے ساتھ بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور وہ اسی حالت میں مرجاتا ہے اب اس کو اپنی طرف سے نماز کا فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم نہیں ہے۔اسی طرح جب بندہ مسافر ہو یا بیمار ہو۔سفر اور مرض کی وجہ سے اس نے روزہ ترک کردیا۔اب اسے موقع نہیں ملا کہ قضا کرسکے۔یعنی مسافر حالت سفر میں مرجاتا ہے اور مریض حالت مرض میں تو اس کو وصیت کرنا لازم نہیں کہ اس نے وہ وقت ہی نہیں پایا کہ ان کی قضاء کرسکے۔

ہاں اگر مسافر یا بیمار کو قضاء کرنے کا موقع ملتا ہے مگر وہ سستی کی وجہ سے قضاء نہیں کرتا تو اب جتنی مقدار میں وہ ادائیگی پر قادر ہوا تھا اس کے مطابق وصیت کرنا لازم ہے۔مثلاً مسافر مریض نے پانچ دن کے روزے یا نماز چھوڑ دی تھی۔اب مسافر مقیم ہوگیا اور مریض

تندرست ہوگیا دو دن ہو گئے مگر یہ چھوٹی ہوئی نمازوں یا روزوں کی ادائیگی نہیں کرتا حتیٰ کہ اس کا انتقال ہوگیا۔ اب صرف دو دن کے روزے اور نمازوں کی وصیت کرنا ہی لازم ہوگا' کیونکہ اس نے وقت ہی دو دن کا پایا تھا۔

اب اس کا وارث آدمی اس کے مال کے تہائی حصہ سے اس کی کی ہوئی وصیت پوری کرے۔ اس طرح کہ ہر دن کے روزے اور ہر نماز کے بدلے نصف صاع گندم یا اس کی قیمت دے۔ یوں اس کے ذمے جو نمازیں اور روزے رہ گئے تھے وہ ساقط ہو جائیں گے۔

(ب): اقسامِ حج کی تعریفات:

حج کی تین قسمیں ہیں:

۱- حج مفرد۔ ۲- حج تمتع۔ ۳- حج قران۔

حج مفرد کی تعریف:

صرف حج کا احرام باندھ کر حج کے افعال ادا کرنا حج مفرد کہلاتا ہے۔

حج تمتع کی تعریف:

حج تمتع یہ ہے کہ میقات سے صرف عمرے کا احرام باندھے اور احرام کی دو رکعتوں کے بعد یہ دعا پڑھے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِيْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ"۔ پھر تلبیہ کہتا ہوا مکہ شریف جائے اور عمرے کے افعال ادا کرے۔ حلق یا قصر وغیرہ کرائے۔ تو جب ترویہ کا دن آئے تو حرم پاک سے ہی حج کا احرام باندھ لے اور افعال حج ادا کرنے میں مشغول ہو جائے۔

حج قران کی تعریف:

حج قران یہ ہے کہ حج اور عمرے کے لیے احرام کو جمع کرنا اور احرام باندھنے کے بعد یہ دعا پڑھے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَيَسِّرْهُمَا لِيْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّيْ"۔

پھر دیگر افعال میں شروع ہو جائے۔

(ج): نجاست غلیظہ کی مثالیں:

جواب: اس کی تعریف اور مثالیں حل شدہ پرچہ 2014ء میں دیکھیں۔

القسم الثانی: اصول فقہ

سوال نمبر 4: حقیقت مجاز اور اقسام حقیقت کی تعریفیں بمعہ امثالہ لکھیں؟

جواب: اس کا تفصیلی جواب سابقہ حل شدہ پرچہ 2014ء میں دیکھیں۔

سوال نمبر 5: قیاس کا لغوی و اصطلاحی معنی اور صحت قیاس کی شرائط لکھیں؟

جواب:

قیاس کا لغوی معنی:

اندازہ کرنا جیسے قِسِ النَّعْلَ بِالنَّعْلِ (اس جوتی کو اس جوتی پر قیاس کر اور اندازہ کر)۔

قیاس کا اصطلاحی معنی:

علت مشترکہ کی بناء پر غیر مذکور شی کے لیے مذکورہ حکم کو ثابت کرنا جیسے لواطت کی حرمت کو حالت حیض میں جماع کرنے کی حرمت پر علت مشترک ہونے کی وجہ سے قیاس کرنا۔

صحت قیاس کی شرائط:

اس کا جواب حل شدہ پرچہ 2014ء میں دیکھیے۔

سوال نمبر 6: عام غیر مخصوص البعض' مؤول' ظاہر' متشابہ' مطلق عن الوقت' ادائے قاصر' بیان تفسیر اور حدیث مشہور کی تعریفات بمعہ امثلہ لکھیں؟

جواب: عام غیر مخصوص البعض:

وہ ہے جس میں کسی قسم کی تخصیص نہ پائی جائے۔ اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ جیسے چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اور مال مسروق ضائع ہو چکا ہو تو ضمان واجب نہیں ہوگا' کیونکہ ہاتھ کاٹ دینا ہی اس کے جرم کی پوری سزا ہے۔ کلمہ ما عام ہے ان تمام امور کو شامل ہوگا جن کا چور مرتکب ہوا۔

ظاہر:

ظاہر وہ کلام ہے جس کی مراد ظاہر و واضح ہو اس کا معنی سمجھنے کے لیے غور و فکر کرنے کی ضرورت نہ ہو جیسے: فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۔ اس کے سنتے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ نکاح کرنا جائز ہے۔

مؤول:

وہ لفظ مشترک ہے جس کا ایک معنی ظن غالب کی وجہ سے مراد لیا گیا ہو جیسے: وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۔ لفظ قروء دو معانی میں مشترک ہے یعنی حیض اور طہر میں لیکن احناف نے دلیل کی وجہ سے حیض مراد لیا تو یہ مؤول ہے۔

متشابہہ کی تعریف:

جس کی مراد بالکل ظاہر نہ ہو اور اس پر امت آگاہ نہیں ہو سکتی جیسے حروف مقطعات۔

مطلق عن الوقت:

ایسا حکم جو کسی وقت کے ساتھ مؤقت نہ ہو جیسے: وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا ۔ قرآن کی تلاوت صرف بیرون نماز ہی سننا ضروری نہیں بلکہ نماز میں بھی الغرض جب بھی اس کی تلاوت کی جائے اس کو سننا ضروری ہے۔

ادائے قاصر:

واجب شدہ حکم کو اس طور پر ادا کرنا کہ اس کی صفات میں نقصان واقع ہو جیسے: نماز کا

ادا کرنا جبکہ اس کے ارکان میں تعدیل نہ پائی جائے۔

بیان تفسیر:

ایسا لفظ جس کی مراد ظاہر نہ ہو اور اس کی مراد کو ظاہر کر دینا بیان تفسیر کہلاتا ہے۔ جیسے مشترک کی مراد کو واضح کرنا کہ کسی نے کہا: فلاں کی مجھ پر شئی ہے'' پھر شئی کی تفسیر گندم سے کر دینا بیان تفسیر ہے۔

حدیث مشہور: وہ حدیث ہے جس کے راوی صحابہ کرام کے زمانہ میں چند ہوں لیکن تابعین اور تبع تابعین کے دور میں تواتر کی حد تک پہنچ جائیں جیسے مسح علی الخفین۔

﴿درجہ ثانویہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات سال 2015ء﴾

چوتھا پرچہ: صرف

حصہ اوّل: خاصیات ابواب

سوال نمبر 1: خاصیات کس کی جمع ہے؟ اس کا اصطلاحی معنی کیا ہے؟ اور اس جگہ مرادی معنی کیا ہے؟

جواب:

خاصیات کا مفرد: خاصیات خاصیہ کی جمع ہے۔

اصطلاحی معنی: شیٔ کا خاصہ وہ ہوتا ہے جو اسی شیٔ میں پایا جائے غیر میں نہ پایا جائے۔

مرادی معنی: اس جگہ منطقیوں والا معنی مراد نہیں ہے بلکہ وہ معنی ہے جو اصل یعنی لغوی معنی سے زائد ہو۔

سوال نمبر 2: تعدیہ، وجدان، مبالغہ، تکلف در ماخذ، حینونت، مشارکت، مطاوعت، اور لیاقت کی تعریفیں کریں؟

جواب:

واجدان: مشارکت اور لیاقت کی تعریفیں حل شدہ پرچہ 2014ء میں ملاحظہ کریں۔

تعدیہ کی تعریف: لازم کو متعدی بنانا تعدیہ کہلاتا ہے۔

مبالغہ کی تعریف: ماخذ کی مقدار یا کیفیت کو کثرت سے بیان کرنا۔

تکلف در ماخذ: اظہار پسندیدگی کے لیے ماخذ میں تصنع اور بناوٹ ظاہر کرنا۔

حینونت کی تعریف: ماخذ کا کسی چیز کے لیے وقت ہو جانا حینونت کہلاتا ہے۔

مطاوعت: ایک فعل کے بعد دوسرے فعل کو اس غرض سے لانا تاکہ ظاہر ہو کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا ہے۔

سوال نمبر 3: باب تفعیل یا استفعال میں سے کسی کی پانچ خاصیات لکھیں؟

جواب:

باب استفعال کی خاصیت:

۱-طلب: یعنی ماخذ کو طلب کرنا جیسے: اِسْتَطْعَمْتُهٗ۔

۲-لیاقت: کسی شیٔ کا کسی امر کے قابل ہونا جیسے: اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ۔

۳-وجدان: پانا جیسے: اِسْتَكْرَمْتُهٗ۔

۴-حبان: کسی چیز کو ماخذ سے موصوف خیال کرنا جیسے اِسْتَحْسَنْتُهٗ۔

۵-اتخاذ: جیسے اِسْتَوْطَنَ الْقُرٰی۔

القسم الثانی: علم الصیغہ

سوال نمبر 4: (الف): فعل سے مشتق ہونیوالے اسماء کتنے اور کون کون سے ہیں؟ کسی ایک کی گردان لکھیں؟

(ب): صفت مشبہ کے کوئی دس اوزان لکھیں؟

جواب:

فعل سے مشتق ہونے والے اسماء:

(الف): فعل سے مشتق ہونے والے اسماء کی تعداد چھ ہے جو یہ ہیں:

۱-اسم فاعل ۲-اسم مفعول ۳-اسم تفضیل ۴-صفت مشبہ ۵-اسم آلہ ۶-اسم ظرف۔

اسم ظرف کی گردان:

مَضْرِبٌ، مَضْرِبَانِ، مَضَارِبُ، مُضَيْرِبٌ۔

(ب) صفت مشبہ کے دس اوزان:

۱- فَعَلٌ ۲- فَعْلٌ ۳- فِعِلٌ ۴- فِعْلٌ ۵- فَعِلٌ ۶- فَعُلٌ

۷- فِعَلٌ ۸- فِعِلٌ ۹- فُعَلٌ ۱۰- فُعُلٌ۔

سوال نمبر5: (الف): مصدر ثلاثی مجرد کے کوئی سے دس وزن لکھیں؟

(ب): مَفْعَلَۃٌ، فُعَالَۃٌ، فَاعَلٌ، فِعْلَۃٌ، اور فُعْلَۃٌ کے وزنوں کے معانی لکھیں؟

جواب:

(الف): ثلاثی مجرد کے دس وزن:

۱- فَعْلٌ ۲- فَعْلٰی ۳- فَعْلَۃٌ ۴- فَعْلَانٌ ۵- فِعْلٌ ۶- فِعْلٰی
۷- فِعْلَۃٌ ۸- فِعْلَانٌ ۹- فُعْلٌ ۱۰- فُعْلٰی ۔

(ب):

مَفْعَلَۃٌ: جہاں کوئی چیز کثرت کے ساتھ پائی جائے جیسے مَقْبَرَۃٌ (قبرستان)

فُعَالَۃٌ: وقت غسل یا وقت صفائی جو چیز جھاڑو سے گرے جیسے غُسَالَۃٌ وَکُنَاسَۃٌ۔

فِعْلَۃٌ: نوع بیان کرنے کے لیے آتا ہے جیسے صِبْغَۃٌ ۔(رنگ کی ایک قسم)

فُعْلَۃٌ: مقدار کے لیے آتا ہے جیسے: اُکْلَۃٌ، لُقْمَۃٌ۔ (کھانے کی ایک خاص مقدار)

فَاعَلٌ:

سوال نمبر6: (الف): النصر مصدر سے مکمل صرف صغیر لکھیں؟

(ب): اِدَّعٰی، خَصَّمَ، اِیْمَانًا اور عِدَّۃٌ کی تفصیلات بیان کریں؟

جواب: (الف):

صرف صغیر:

نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا فهو نَاصِرٌ وَنُصِرَ یُنْصَرُ نَصْرًا فذاك مَنْصُوْرٌ لَمْ یَنْصُرْ لَمْ یُنْصَرْ لَا یَنْصُرُ لَا یُنْصَرُ لَنْ یَنْصُرَ لَنْ یُنْصَرَ الامر منه اُنْصُرْ لِتُنْصَرْ لِیَنْصُرْ لِیُنْصَرْ والنهی عنه لَاتَنْصُرْ لَاتُنْصَرْ لَایَنْصُرْ لَایُنْصَرْ الظرف منه مَنْصَرٌ مَنْصَرَانِ مَنَاصِرُ وَمُنَیْصِرٌ والالة منه مِنْصَرٌ مِنْصَرَانِ مَنَاصِرُ مُنَیْصِرٌ مِنْصَرَۃٌ مِنْصَرَتَانِ مَنَاصِرُ مُنَیْصِرَۃٌ مِنْصَارٌ مِنْصَارَانِ مَنَاصِیْرُ وَمُنَیْصِرٌ مُنَیْصِیْرَۃٌ افعل التفصیل مذکر

منه اَنْصَرُ اَنْصَرَانِ اَنَاصِرُ وَاُنَیْصِرٌ والمدنث منه نُصْرٰی نُصْرَیَانِ نُصْرَیَاتٌ نُصَرٌ وَنُصَیْرٰی فعل التعجب منه مَا اَنْصَرَهٗ وَاَنْصِرْ بِهٖ وَنَصُرَ وَنَصُرَتْ ۔

(ب): صیغوں میں تعلیلات:

اِدَّعٰی: اس میں باب افتعال کا قانون نمبر۱ جاری ہوا۔ اِدَّعٰی اصل اِدْتَعٰی تھا۔

قانون: اگر باب افتعال کے فاکلمہ کی جگہ دال، ذال یا زاء ہو تو تائے افتعال کو دال سے بدل کر فاکلمہ کا اس میں ادغام کرتے ہیں جیسے اِدَّعٰی کہ اصل میں ادتعی تھا۔

خَصَّمَ: اس میں باب افتعال کا قانون نمبر۴ جاری ہوا ہے۔ اصل میں اِخْتَصَمَ تھا۔ چونکہ قاعدہ ہے کہ جب باب افتعال کے عین کلمہ کی جگہ "ص" آجائے تو تائے افتعال کو ص کر کے صاد کا صاد میں ادغام کر دیتے ہیں اور اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دیتے ہیں اور ہمزہ اصلی گر جاتا ہے جیسے اِخْتَصَمَ سے خَصَّمَ۔

اِیْمَانًا: اس میں مہموز کا قانون جاری ہوا ہے وہ یہ کہ جب دو ہمزے ایک کلمہ میں جمع ہو جائیں کہ ان میں پہلا متحرک ہو اور دوسرا ساکن ہو تو ہمزہ ساکنہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے جیسے اِءْمَانًا سے اِیْمَانًا۔

عِدَّۃٌ: یہ مصدر ہے اصل میں وَعْدٌ تھا۔ قانون ہے کہ وہ مصدر جو فعل کے وزن پر ہو اور اس کے فاکلمہ میں واؤ آجائے تو وہ واؤ گر جاتی ہے اور اس کے عوض آخر میں تا کا اضافہ کرتے ہیں۔ عین کلمہ کو کسرہ دے دیتے ہیں جیسے وَعْدٌ سے عِدَّۃٌ۔

☆☆☆☆☆

﴿درجہ ثانویہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات سال 2015ء﴾

پانچواں پرچہ: نحو

القسم الاول: شرح مائۃ عامل

سوال نمبر 1: (الف): حروف جارہ کتنے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

(ب): با کتنے معانی کے لیے آتی ہے؟ کوئی تین معانی بمعہ مثالیں لکھیں؟

جواب: (الف):

حروف جارہ کی تعداد:

حروف جارہ سترہ (۱۷) ہیں اور وہ یہ ہیں:

باؤ، تاؤ، کاف، لام، واؤ، مُنْذُ، مُذْ، خَلَا ۔

رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِيْ، عَنْ، عَلٰی، حَتّٰی، اِلٰی ۔

عمل: حروف جارہ اپنے مدخول کو خبر دیتے ہیں جیسے بِزَيْدٍ، اِلَى الْكُوْفَةِ۔

(ب): "ب" کے معانی:

شرح مائۃ عامل میں "ب" کے کل نو معانی بیان ہوئے ہیں جن میں سے تین معانی درج ذیل ہیں:

۱۔مصاحبت کے لیے جیسے: اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ۔

۲۔تعدیہ یعنی لازم کو متعدی بنانے کے لیے جیسے: ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ۔

۳۔قسم کے لیے جیسے: بِاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا۔

سوال نمبر 2: (الف): حروف مشبہ بفعل کون سے ہیں؟ کیا عمل کرتے ہیں؟ ہر ایک کی مثال لکھیں؟

(ب): فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف لکھیں اور ان کا عمل مع مثال بیان کریں؟

جواب: (الف):

حروف مشبہ بفعل:

حروف مشبہ بفعل چھ ہیں:

اِنَّ، اَنَّ، كَاَنَّ، لٰكِنَّ، لَيْتَ، لَعَلَّ ۔

عمل: رافع اسم وناصب خبر یعنی اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

مثالیں:

اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ، بَلَغَنِيْ اَنَّ زَيْدًا قَائِمٌ، كَاَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ، غَابَ زَيْدٌ لٰكِنَّ بَكْرًا حَاضِرٌ، لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ، لَعَلَّ عَمْرًوا مُنْطَلِقٌ ۔

(ب): فعل مضارع کو جزم دینے والے پانچ حروف ہیں اور وہ یہ ہیں:

لَمْ، لَمَّا، لام امر، لائے نهي، اِنْ شرطيه ۔

عمل: یہ حروف فعل مضارع پر داخل ہو کر آخر کو جزم دیتے ہیں اور معنوی طور پر فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنیٰ میں یا ممانعت کے معنیٰ میں کر دیتے ہیں۔

جیسے: لَمْ يَضْرِبْ، لَمَّا يَضْرِبْ، وَلْيَضْرِبْ، لَا تَضْرِبْ، اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ ۔

سوال نمبر 3: (الف): حروف نداء کتنے ہیں کیا عمل کرتے ہیں؟ مثالوں سے مزین کریں؟

(ب) افعال قلوب پر ایک جامع نوٹ لکھیں؟

جواب: حروف نداء: (الف)

حروف نداء پانچ ہیں:

يَا، اَيَا، هَيَا، اَیْ، همزه مفتوحه ۔

حروف نداء کا عمل:

یہ حروف منادی مضاف کو نصب دیتے ہیں اور مشابہ مضاف کو بھی اور نکرہ غیر معین کو بھی مثالیں جیسے:

يَا عَبْدَ اللهِ، يَا طَالِعًا جَبَلًا، يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِیْ۔

اگر منادیٰ مضاف نہ ہو تو پھر یہ اپنے مدخول کو رفع دیتے ہیں جیسے: یَا زَیْدُ، یَا رَجُلُ۔

(ب): افعال قلوب پر نوٹ:

ان افعال کو افعال قلوب اس لیے کہتے ہیں کہ ان کا تعلق دل سے ہوتا ہے یعنی دل سے صادر ہوتے ہیں جوارح یعنی ظاہری اعضاء سے نہیں۔ افعال قلوب کل سات ہیں جن میں سے تین شک کے لیے ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱- حَسِبْتُ جیسے: حَسِبْتُ زَیْدًا فَاضِلًا۔

۲- ظَنَنْتُ جیسے: ظَنَنْتُ عَمْرًوا قَائِمًا۔

۳- خِلْتُ جیسے: خِلْتُ خَالِدًا جَالِسًا۔

تین یقین کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

۴- عَلِمْتُ جیسے: عَلِمْتُ زَیْدًا عَالِمًا۔

۵- رَأَیْتُ جیسے: رَأَیْتُ عَمْرًوا فَاضِلًا۔

۶- وَجَدْتُ جیسے: وَجَدْتُ الْفَرَسَ غانبا۔

اور دونوں میں مشترک ہے اور وہ یہ ہے:

زَعَمْتُ۔ جیسے: زَعَمْتُ اللهَ غَفُوْرًا۔ (یقین کی مثال)

زَعَمْتُ الشَّیْطَانَ شَکُوْرًا۔ (شک کی مثال)

☆- ان افعال کا عمل یہ ہے کہ یہ افعال مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے اور دونوں کو مفعولیت کی بناء پر نصب دیتے ہیں یعنی دو مفعولوں کو چاہتے ہیں۔

☆- لیکن کبھی کبھی یہ افعال دوسرے معانی پر بھی مشتمل ہوتے ہیں تب یہ ایک مفعول

کو ہی چاہتے ہیں۔

القسم الثانی: تفهیم النحو

سوال نمبر 4: (الف): علامات اسم اور امثلہ لکھیں؟

(ب): مرکب بنائی اور اسمائے کنایہ کی تشریح کریں؟

جواب: (الف):

اسم کی علامات:

اسم کی علامتیں یہ ہیں:

☆مضاف ہو جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ ☆مسند الیہ ہو جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ ☆شروع میں حروف جر کا داخل ہونا جیسے: بِزَیْدٍ ☆آخر میں تنوین ہو جیسے: رَجُلٌ ☆شروع میں الف لام ہو جیسے: اَلْحَمْدُ ☆تثنیہ ہو جیسے: رَجُلَانِ ☆جمع ہو جیسے: رِجَالٌ ☆موصوف ہو جیسے: رَجُلٌ عَالِمٌ ☆منسوب ہو جیسے: بَغْدَادِیٌّ ☆مصغر ہو جیسے قُرَیْشٌ ☆منادی ہو جیسے یَا رَجُلُ۔

(ب) مرکب بنائی:

مرکب بنائی یہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو اپنے پیٹ میں لینے والا ہو جیسے: اَحَدَ عَشَرَ سے لے کر تِسْعَةَ عَشَرَ تک کہ ہر دو جز مبنی بر فتحہ ہیں سوائے اثنا عشر کے کہ اس کا پہلا جزء معرب ہے۔

دوسرا جز اس لیے مبنی ہوتا ہے کیونکہ وہ حرف کو متضمن ہوتا اور حرف چونکہ مبنی ہوتا اس لیے حرف جس کے اندر ہوگا وہ بھی مبنی ہو جائے گا اور پہلا جزء اس لیے مبنی ہے کہ اس کا آخر وسط میں آ گیا اور وسط محل اعراب نہیں ہوتا۔ بلکہ اعراب کا محل تو اسم کا آخری حرف ہوتا ہے۔

اسماء کنایات:

اسماء کنایات وہ اسماء ہیں جو مبہم ذات یا مبہم عدد پر دلالت کریں۔

جیسے کَمْ وَ کَذَا، یہ مبہم عدد پر دلالت کرتے ہیں کَیْتَ، ذَیْتَ یہ مبہم بات پر دلالت کرتے ہیں۔

پھر کم کی دو قسمیں ہیں:

۱-کم استفہامیہ: جو استفہام والے معنی پر مشتمل ہو۔

۲-کم خبریہ: جو استفہام والے معنی پر مشتمل نہ ہو۔

کم استفہامیہ کی تمیز منصوب ہوتی ہے جبکہ کم خبریہ کی تمیز اضافت کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے۔ کَمْ خبریہ کی مثال جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ، کَمْ استفہامیہ کی مثال جیسے کَمْ دِرْھَمًا اَنْفَقْتُ۔

سوال نمبر 5: (الف) جملہ کی اقسام پر بالتفصیل نوٹ لکھیں؟

(ب): الف و نون زائدتان کے غیر منصرف ہونے کے سبب کی کیا شرط ہے؟

جواب:

جملہ کی اقسام:

(الف): ابتداء جملہ کی دو قسمیں ہیں:

۱-جملہ خبریہ۔

۲-جملہ انشائیہ۔

پھر جملہ خبریہ کی دو قسمیں جبکہ جملہ انشائیہ کی دس قسمیں، ہر ایک کی تعریف ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

جملہ خبریہ کی تعریف:

جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو صدق یا کذب کی صفت سے موصوف کر سکیں جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ کے قائل کے بارے کہہ سکتے ہیں کہ وہ سچا ہو سکتا ہے اور جھوٹا بھی۔

جملہ انشائیہ کی تعریف:

وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو صدق یا کذب کے ساتھ موصوف نہ کر سکیں۔

جملہ خبریہ کی اقسام:

جملہ خبریہ کی دو اقسام ہیں: ۱-اسمیہ ۲-فعلیہ۔

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ۔

جملہ انشائیہ کی اقسام:

جملہ انشائیہ کی چند اقسام ہیں اور وہ درج ذیل ہیں:

۱-امر ہو جیسے اِضْرِبْ۔

۲-نہیں ہو جیسے لَا تَضْرِبْ۔

۳-استفہام ہو جیسے ھَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ؟

۴-تمنی ہو جیسے لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ۔

۵-ترجی ہو جیسے لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ۔

۶-عقود ہو جیسے بِعْتُ وَاشْتَرَیْتُ۔

۷-نداء ہو جیسے یَا اَللّٰہُ۔

۸-عرض ہو جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا۔

۹-قسم ہو جیسے وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا۔

۱۰-تعجب ہو جیسے مَا اَحْسَنَهٗ وَاَحْسِنْ بِهٖ۔

(ب): الف و نون زائدتان:

دیکھیں گے کہ الف و نون زائدتان اسم میں ہیں یا صفت میں۔ بصورت اول یعنی اگر اسم میں ہوں تو پھر الف و نون زائدتان غیر منصرف کا سبب اس وقت بنے گا جب وہ علم ہو جیسے: عِمْرَانُ، عُثْمَانُ۔

اگر صفت میں ہوں تو پھر اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث فَعْلَانَۃٌ کے وزن پر نہ ہو جیسے: سُکْرَانُ۔ لہٰذا نِدْمَانٌ منصرف ہے کیونکہ اس کی مؤنث نِدْمَانَۃٌ کے وزن پر

آتی ہے۔

سوال نمبر 6: (الف): کوئی سے پانچ مرفوعات اور پانچ منصوبات لکھیں؟

(ب): اسمائے عدد کی تمیز کا ضابطہ مثالوں کے ساتھ لکھیں؟

جواب:

پانچ مرفوعات:

(الف): ۱- فاعل ۲- مفعول مالم یسم فاعلہ ۳- مبتداء ۴- خبر ۵- کان اور اس کے بھائیوں کا اسم۔

پانچ منصوبات:

جواب: حل شدہ پرچہ 2014ء میں ملاحظہ کریں۔

(ب): تمیز کا ضابطہ:

☆ واحد اور اثنان اعداد میں استعمال نہیں ہوتے کیونکہ انکی تمیزیں ہی ہمیں واحد اور اثنان سے مستغنی کر دیتی ہیں جیسے: عِنْدِیْ رَجُلٌ وَعِنْدِیْ رَجُلَانِ۔

☆ تین سے لے کر دس تک کی تمیز جمع ہوگی اور اضافت کی وجہ سے مجرور ہوگی جیسے ثَلٰثَةُ رِجَالٍ، ثَلٰثُ نِسْوَةٍ۔

☆ لفظ مِائَةٌ کی تمیز مفرد اور مجرور ہوگی جیسے ثَلٰثُ مِائَةٍ، تِسْعُ مِائَةٍ۔

☆ گیارہ سے لے کر ننانوے تک کے اعداد کی تمیز مفرد اور منصوب ہوگی اور عدد کا پہلا جزء مخالف قیاس ہوگا اور دوسرا اپنے حال پر جیسے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا، ثَلٰثَ عَشَرَةَ اِمْرَاَةً۔

☆ مِائَةٌ اور اَلْفٌ اسی طرح ان کے تثنیہ یعنی مِائَتَانِ اور اَلْفَانِ اور اَلْفٌ کی جمع یعنی آلَافٌ ان کی تمیز مفرد ہوگی اور اضافت کی وجہ سے مجرور ہوگی۔ جیسے مِائَةُ رَجُلٍ، اَلْفُ رَجُلٍ، مِائَتَا رَجُلٍ، اَلْفَا رَجُلٍ، عِنْدِیْ ثَلٰثَةُ آلَافِ رَجُلٍ۔

☆☆☆☆☆

﴿درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات۔ سال: 2015ء﴾

چھٹا پرچہ: عربی ادب

سوال نمبر 1: درج ذیل اجزاء کا اردو ترجمہ کریں؟

(الف): هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○

(ب): یهدف الاسلام الی تكوین مجتمع تسوده المحبة والآلفة والترابط والخیر والبرحتی یصل الی مایتبغیه من العزة والسیادة و فی الحدیث الاول من الاحادیث الآتیة یشجع رسول الله صلی الله علیه وسلم امته علی مجموعة من الفضائل منها حفظ امانته .

(ج): ولما ازمع ابوبكر (رضی الله تعالیٰ عنه) فتح الشام استنفر الناس لجهاد الروم فنفروا الیه ثم رأی ان یكتب كتاباً الی اهل الیمن یدعوهم الی الجهاد و یرغبهم فی ثوابه فكتب الیهم .

جواب:

ترجمۃ الاجزاء:

(الف): وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر نہاں وعیاں کا جاننے والا ہے۔ وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا، وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں،

بادشاہ' نہایت پاک سلامتی دینے والا' امان بخشنے والا' حفاظت فرمانے والا' عزت والا' عظمت والا' بڑائی والا' اور شرک سے پاک ہے۔

(ب): اسلام کا ہدف اور مشنری پروگرام یہ ہے کہ اسلامی معاشرے کو اخوت' محبت اور معاملات میں اس قدر مستحکم کر دیا جائے کہ ان کی عزت و آبرو میں اضافہ ہو۔ آنے والی احادیث مبارک میں سے ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو فضائل کے مجموعہ پر ابھارتے تھے انہی فضائل میں ایک فضیلت امانت کی حفاظت کرنا ہے۔

(ج): اور جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پکا ارادہ کیا ملک شام کو فتح کرنے کا تو لوگ روم والوں کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے گھروں سے نکلے۔ پس وہ شام کی طرف بھی چل پڑے۔ پھر آپ نے یمن والوں کے نام ایک خط لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا کہ انہیں بھی جہاد کی دعوت دی جائے اور جہاد کی فضیلت کے بارے میں آگاہ کریں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف ایک خط ارسال فرمایا۔

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل اجزاء کا ترجمہ کریں؟

(الف):

سادت علی نهج الهداية أمته

نبوية دستورها القرآن

جواب: ترجمہ: سرداری کی ہدایت کے اصولوں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا دستور قرآن ہے۔

صاغت خلافتها السماء واشرفت

منها الدنيا وتحرر الانسان

ان کی خلافت آسمان تک جا پہنچی' اس سے دنیا روشن ہوگئی اور انسان غلامی اور گمراہی کی زندگی سے آزاد ہو گیا۔

محت الفوارق بينها اذلم تعد

تزرى بها الاشكالى والالوان

اس کا ترجمہ 2014ء کے حل شدہ پرچہ میں دیکھیں۔

(ب): کریم' منعم' بر' لطیف' جمیل استر لدائی مجیب

(میرا ممدوح) بخشش کرنے والا ہے' انعام فرمانے والا ہے' مہربان ہے' ظاہری آنکھوں سے اوجھل ہے۔ اور ہر مسئلہ کو قبول کرنے والا ہے۔

حكيم لايعاجل بالخطايا

رحيم غيم رحمته يصوب

وہ حکمت والا ہے' وہ غلطیوں کی وجہ سے مؤاخذہ نہیں فرماتا' رحم کرنے والا ہے اس کی رحمتوں کے بادل ہر ایک تک پہنچتے ہیں۔

فيا ملك الملوك اقل عثاری

فبانی عنك انا تنی الذنوب

اے بادشاہوں کے بادشاہ تو میری خطاؤں کو کم کر دے پس ان گناہوں نے مجھے تجھ سے دور کر دیا ہے۔

(ج):

اذا انت اكرمت الكريم ملكته

وان اكرمت اللئيم تمردا

اے مخاطب! جب تو کسی سخی کا اکرام کرے گا تو تو بادشاہ ہوگا اور تجھے بھی عزت ملے گی۔ اگر تو نے کسی کمینے اور کنجوس کی عزت کی تو تو نامراد ہوگا اور تجھے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

ما كل مايتمنى المرء يدركه

تجرى الرياح بما لاتشتهى السفن

انسان اپنی ہر متمنی چیز کو پالے' یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ ہوائیں اس کی طرف چلتی ہیں جو کشتیاں اس کی خواہش نہیں کرتیں۔ یعنی کشتیوں کی سمت مخالف ہوائیں چلتی ہیں۔

سوال نمبر3: (الف): درج ذیل پر 50 الفاظ پر مشتمل عربی میں مضمون لکھیں؟

(۱) القرآن' (۲) خلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم ' (۳) وطننی باکستان ۔

(ب) سمع سے فعل مضارع معروف کی گردان لکھیں؟

(۱) ۔القرآن:

الحمد للہ الذی جعل معجزة لکل نبی یؤید بھا' وجعل القرآن معجزة وایدبہ محمدًا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' قال اللہ تعالیٰ فی القرآن لقد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین' والمراد من کتاب مبین القرآن الکریم' وقال اللہ تعالیٰ: انا نحن نزلنا لذکرو انا لہ لحافظون' ونبہ باتیان مثلہ سورة اوایة قال: قالوا بسورة من مثلہ وادعوا شھداء کم من دون اللہ ان کنتم صدقین ۔

القرآن ھو کلام اللہ وکتابہ نزلہ علی سیدالمرسلین فی لیلة القدر' کماقال اللہ ' اناانزلناہ فی لیلة القدر' ونزل القرآن من لوح محفوظ و من السماء بواسطة سیدنا جبرائیل علیہ السلام' ونزل علیہ اول الوحی ھی ایة : اقرأ باسم ربك الذی خلق ' وھذہ الایة نزل علیہ السلام فی غارا الحراء اربعین من ولادت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ' والسورالتی نزلت قبل الھجرة سمیت لھا مکیة والسور التی نزلت بعدالھجرة سمیت بھا مدنیة ۔

وفی القرآن سبعة منازل و فی کل منزل تعداد الاجزاء وفی القرآن ثلاثون جزء' وکتبت فی ابتداء کل سورة تسمیة الا واحدة وھی سورة التوبة' وفی القرآن مائة واربع عشرة سورة'

واول السورة ھی البقرة والاخرسورة الناس ۔

اخرج القرآن من الظلمات الی النور' کان الناس اذلة ضعفاء فاصبحوا ببرکة القرآن اعزة واقویاء' والقرآن محفوظ من التحریف والتغییر من زمن نزول الی یوم القیامة ۔ والقرآن ضابطة حیات الانسان و فیہ حقوق الانسان والحیوان والمسلم والکافر وغیرھم' ھذا الکتاب من اللہ لاشك فیہ' کما قال اللہ تعالیٰ ذلك الکتاب لاریب فیہ' وتلاوة القرآن عبادة' ومن قرأ حرفا واجد امن القرآن کتب لہ عشر حسنات' وھو یھدی لنا الی یوم القیامة' القرآن نور و تعلیمات ضیاء للناس فی جمیع الحیات' القرآن معلم ویھدی الی اللہ ورسولہ ۔

(۲)۔ خلق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

بعث اللہ تعالیٰ رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع کثیر من الخصائل والخصائض' واھم صفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن الخلق' وقال اللہ تعالیٰ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة وقال: انك لعلی خلق عظیم' وبحسن خلقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل الکفار والمشرکون فی الاسلام و ترکوا عبادة الاصنام والاشیاء الاخریٰ ۔ واعطی اللہ لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثیر الصفات واحد منھا حسن الاخلاق ۔ وقالت ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا : خلقہ القرآن ۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلاً اعلیٰ فی الاخلاق الحمیدة وحیاتہ عبارة من مکارم الاخلاق' وقدم رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیه وسلم اسوته الی الناس وهم دخلوا فی الاسلام وفوضه الی اصحابه انهم سلموا اطاعوا فی جمیع اقواله وافعاله، قال انس رضی الله تعالیٰ عنه خدمت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عشر سنین فما قال لی: اف قط وما قال لشیٔ صنعته لم صنعته، ولا لشیٔ ترکته لم ترکته۔

وکان صلی الله علیه وسلم اشد الناس حیاء کان اشد حیاء من العذراء فی خدرها، لایجزی بالسنة السیئة ولکن یعفو، لم یکن فاحشاً، وکان یمازح اصحابه ویخاطبهم بالالقاب الحسنة، ویلاعب صبیانهم، ویجا لسهم، ویجلسهم فی حجرة وکان یحب الصدق والامانة، وکان المشرکون مطیعین بحسن اخلاقه، وکان یبدأ من لقیه بالسلام، ویکرم من یدخل علیه وابما یلبسط له ثوبه، ویدعو اصحابه باحب اسماء هم ویسأل عن حاجاتهم۔

وکان اکثر الناس تبسما، واطیبهم نفسا، واشفقهم علی خلق الله، وکان اوصل الناس بالرحم، واقومهم بالوفاء، واشد الناس تواضعا علی علو منصبه، کان یمر علی الصبیان فیسلم علیهم، وکان خیر الناس لاهله یقیم البیت و یخصف نعله ویرفع ثوبه۔

وکان صلی الله علیه وسلم اعظم الناس عفوا لم ینتقم لنفسه قط، و عندما بدأ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالتبلیغ لاقی صفوفًا من الالام ولکن تحملها بالصبر والاستقامة، ولما دخل مکة فاتحاً عفا من اهلها وقال علیه السلام: لاتثریب علیکم الیوم؛ ودعاللناس من یخالفه: اللهم اهد قومی فانهم لا یعلمون، وعفا لیهودیة التی سمته فی لحم الشاة۔

(۳)— وطنی باکستان:

اسم وطنی باکستان، معناه الارض الطاهرة، واقیمت 1947ء بعد جهدالطویل، ان اسکن فی باکستان احبه لأنه کل انسان یحب بیته، باکستان بیتی وانا ایضاً احبه، باکستان دولة اسلامیة یسکن فیه المسلمون، المسلمون یعبدون الله تعالیٰ وحده ویعملون اعمالاً صالحة۔ فی باکستان جبال شامخة وانهار جاریة۔ یکسن معظم الناس فی القرای ویستغلون بالزراعة ویسکن بعض الناس فی المدن، نحن نحب وطننا باکستان و نحب کل شیء فی باکستان، نحن نجتهد فی تحضیل العلم و نحن نرفع اسم وطننا۔

یشتمل باکستان علی اربعة اقالیم، وهی: البنجاب والحدود الشمالیة الغربیة، وبلوشستان والسند، ویبلغ عدسکانها ۱۳۔ ملیون نسمة، قدانعم الله علی باکستان اذا اعطاها الفصول الاربعة واودع فیها السهول الخصبة والودیان الجمیلة والجبال الشاهقة، والمناظر الطبیعة والانهار الجاریة۔

باکستان بلد زراعی لان الغالبة العظمی من السکان یعیشون فی الریف و یشتغلون بالزراعة، ومن اهم محاصیلها: القمح ولارز واللرة، والشعیر والحمص والقطن وقصب السکر وانواع من الفواکه والتمور، کذالک تساهم الصناعة فی الاقتصاد الوطنی ونری فیها کثیرا من المصانع للسکر والسیج والسماء والاسمنت والحدید والاسلحة وبناء السفن وغیرها۔

ان باكستان تسعى دائماً الى حمايته الحقوق ا لاساسية للمواطنين وتردى السلام فى المنطقة وفى العالم و تعمل بجد لاجل تحقيق السلام تريد الحل السلمى لمسئلة كشمير المحتلة المنازع عليها بين الهند والباكستان .

حكومت باكستان قائمة على نظام البرلمان' بمجلسيه' مجلس الشعب و مجلس الشيوخ' كما ان لكل اقيم جمعية القيمية ' اهتمت الباكستان بالتعليم منذالا ستقلال ' ولذلك اقامت عدد اكبيرا من المدارس و الكليات والجامعات وقد زارت عناية الباكستان بنشر اللغة العربية' وقد انشئت عدة الجامعات لتدريس اللغة العربية' وانشئت فيها المدارس الاسلامية يعنى الجامعة النظامية بلاهور' الجامعة النعيمية بلاهور' الجامعة الهجويرية بلاهور' الجامعة الاسلامية بالاهور والجامعة الفاروقية الرضوية بلاهور وغيرهم .

گردان	معانی	صیغے
يَسْمَعُ	سنتا ہے یا سنے گا وہ ایک مرد	واحد مذکر غائب
يَسْمَعَانِ	سنتے ہیں یا سنیں گے وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب
يَسْمَعُوْنَ	سنتے ہیں یا سنیں گے وہ سب مرد	جمع مذکر غائب
تَسْمَعُ	سنتی ہے یا سنے گی وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب
تَسْمَعَانِ	سنتی ہیں یا سنیں گیں وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب
يَسْمَعْنَ	سنتی ہیں یا سنیں گی وہ سب عورتیں	جمع مؤنث غائب
تَسْمَعُ	سنتا ہے یا سنے گا تو ایک مرد	واحد مذکر حاضر
تسمعَان	سنتے ہو یا سنیں گے تم دو مرد	تثنیہ مذکر حاضر

تَسْمَعُوْنَ	سنتے ہو یا سنو گے تم سب مرد	جمع مذکر حاضر
تَسْمَعِيْنَ	سنتی یا سنے گی تو ایک عورت	واحد مؤنث حاضر
تَسْمَعَانِ	سنتی ہو یا سنو گی تم دو عورتیں	تثنیہ مؤنث حاضر
تَسْمَعْنَ	سنتی ہو یا سنو گی تم سب عورتیں	جمع مؤنث حاضر
اَسْمَعُ	سنتا ہوں یا سنوں گا میں ایک مرد/ عورت	واحد متکلم
نَسْمَعُ	سنتے ہیں یا سنیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	تثنیہ وجمع متکلم

سوال نمبر 4: درج ذیل اجزاء کا عربی میں جواب دیں؟

جواب:

سوالات	جوابات
من هو خالق كل شئ؟	الله خالق كل شئ
لمن الحمد؟	الحمد لله
ماهو خير الزاد للحجاج؟	التقوى خير الزاد للحاج
هل يستر الله عيوب الناس؟	نعم! يستر الله عيوب الناس
من هو شر الناس منزلة عندالله؟	الكذب والمنافق كلاهما شرا الناس منزلة عند الله .
هل كان النبى صلى الله عليه وسلم رؤفا بمومنين؟	نعم! كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم رؤفا بالمومنين
ماذا اعلن القائد الاعظم؟	نحن مسلمون' انما نريد الدولة والمكية على حدة .

سوال نمبر 5: (الف) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں؟

۱- مسلمان اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

۲- مسلمان کھانے پینے میں میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔

۳- اللہ ہی نفع دیتا ہے۔

۴- پاکستان 1947ء میں بنا۔

جواب:

عربی جملے:

☆ اَلْمُسْلِمُوْنَ يَعْبُدُوْنَ اللهَ .

☆ اَلْمُسْلِمُ مقتصِدٌ فِيْ مَاكله ومشربه/في اكله وشربه .

☆ لَايَنْفَعُ اِلَّا اللهُ .

☆ اَلْبَاكِسْتَانُ اُسِّسَتْ فِيْ 1947ء

(ب): مندرجہ ذیل الفاظ کو مفید جملوں میں استعمال کریں؟

عزيز' المصور ' صلوة' شريك' رب .

جواب:

عَزِيْزٌ:	وَاللهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ .
اَلْمُصَوِّرُ:	هُوَ اللهُ الْمُصَوِّرُ .
صَلٰوةٌ:	اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ .
شَرِيْكٌ:	اَللهُ وَاحِدٌ لَا شَرِيْكَ لَهٗ .
رَبٌّ:	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ .

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿پہلا پرچہ: قرآن وفقہ﴾

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

القسم الاوّل کے دونوں سوال لازمی ہیں اور القسم الثانی سے کوئی دوسوال حل کریں۔

(القسم الاوّل ......قرآن)

سوال نمبر 1:۔ درج ذیل اجزاء میں تین کا ترجمہ تحریر کریں؟ (۶۰)

(۱) يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ سورۃ مائدہ آیت نمبر 14 تا 16)

(۲) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ سورۃ مائدہ آیت نمبر 90 تا 92)

(۳) مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ

مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (سورۃ الانعام آیت نمبر160 تا163)

(۴) وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (سورۃ اعراف آیت نمبر142 تا143)

سوال نمبر2:۔ درج ذیل الفاظ سے پانچ کے معانی تحریر کریں؟ (۱۰)

الموقوذة، قسية، غرابا، الشارق، الجروح، منها جا، مقتصدة

(القسم الثانی ...... تجوید)

سوال نمبر3:۔ تجوید کی تعریف کریں اوراس کی اہمیت پر نوٹ لکھیں؟ نیز لحن خفی کی تعریف سپرد قلم کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر4:۔ مخرج کی تعریف کرنے کے بعد ضاد اور لام کے مخرج میں فرق کی وضاحت کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر5:۔ وقف بالاسکان، وقف بالاشمام، وقف بالروم کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ یہ وقف کون کون سی حرکت میں ہوتے ہیں؟ (۱۵)

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿پہلا پرچہ: قرآن وتجوید﴾

(القسم الاوّل ...... قرآن)

سوال نمبر1:۔ درج ذیل اجزاء میں تین کا ترجمہ تحریر کریں؟ (۶۰)

(۱) يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۭ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ (سورۃ مائدہ آیت نمبر14 تا16)

(۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ (سورۃ مائدہ آیت نمبر90 تا92)

(۳) مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (سورۃ الانعام آیت نمبر160 تا163)

(۴) وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ

لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ سورۃ اعراف آیت نمبر 142 تا 143

جواب: ترجمۃ الآیات المبارکۃ:

۱- ''اے کتاب والو! بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جنہیں تم چھپاتے ہو کتاب میں اور بہت سی معاف فرماتے ہیں۔ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ اللہ اس سے ہدایت دیتا ہے اسے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلامتی کے راستے پر اور انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے رب کے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

۲- ''اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں۔ شیطانی کام ہیں تم ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ گے۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں عداوت اور دشمنی ڈالوے شراب اور جوئے کے سبب اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے، تو کیا تم باز آؤ گے؟ اور تم حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار رہو۔ پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے۔

۳- اور جو ایک نیکی لائے تو اس کے لیے اس جیسی دس ہیں اور جو برائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اس کے برابر اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ تم فرماؤ بے شک مجھے میرے رب نے سیدھی راہ دکھائی ٹھیک دین ابراہیم کی ملت پر جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرک نہ تھے۔ تم فرماؤ بے شک میری نماز، میری قربانیاں، میرا جینا اور مرنا سب اللہ کے لیے ہے۔ جو رب ہے سارے جہان کا اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

۳- ''اور ہم نے موسیٰ سے تیس (30) رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں اس دس اور

بڑھا کر پوری کیں تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا۔ اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا۔ اور جب موسیٰ ہمارے وعدے پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا۔ عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں؟ فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ ہاں! اس پہاڑ کی طرف دیکھو یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا۔ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا تو اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرا بے ہوش ہو کر۔ پھر جب ہوش میں آیا تو بولا پاکی ہے تجھے، میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

سوال نمبر2:۔ درج ذیل الفاظ سے پانچ کے معانی تحریر کریں؟ (۱۰)

الموقوذة، قسية، غرابا، الشارق، الجروح، منها جا، مقتصدة

جواب: 1۔ مہلک ضرب لگا کر ہلاک کیا گیا جانور۔ 2۔ سخت۔ 3۔ کوا۔ 4۔ نکلتا ہوا سورج۔ 5۔ زخم۔ 6۔ راستہ/طریقہ/سیڑھی۔ 7۔ میانہ روی اختیار کرنے والی عورت۔

(القسم الثانی ...... تجوید)

سوال نمبر3:۔ تجوید کی تعریف کریں اور اس کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔ نیز لحن خفی کی تعریف سپرد قلم کریں؟ (۱۵)

جواب: تجوید کی تعریف: حروف کو مخارج، صفات اور جملہ قواعد کی رعایت کر کے ادائیگی میں غلطی سے بچنا، تجوید کہلاتا ہے۔

اہمیت: علم تجوید ہر مسلمان کے لیے پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ یہی وہ علم ہے جو ایک قاری کو غلط قرآن پاک تلاوت کرنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگر تلاوت قرآن میں اس علم کی رعایت نہ کی جائے تو یقیناً غلطی ہوگی اور پھر قرآن کو غلط پڑھنے والا لازمی طور پر گناہگار ہوگا۔ ارشاد ربانی ہے: ''وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا'' اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کی تعمیل کرنا فرض ہے۔ ترتیل کیا ہے؟ اس کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ یوں فرماتے ہیں:

''حروف کو ان کے مخارج اور صفات سے ادا کرنا اور وقف کے مواقع اور قاعدے پہچاننے کا

نام ترتیل ہے۔ لہٰذا درست قرآن پاک پڑھنے کے لیے علم تجوید کا حاصل کرنا ضروری ہے۔

لحن جلی: ایک حرف کی بجائے دوسرا حرف پڑھنا، حرکت پڑھنی تھی سکون کر دیا یا اس کا عکس۔ زبر کی جگہ زیر، زیر کی جگہ پیش یا اس کا عکس۔ یا حرکات کو اتنا کھینچ کر پڑھنا کہ حروف پیدا ہو جائیں۔ بعض حرف پڑھنا اور بعض نہ پڑھنا' سب لحن جلی کی صورتیں ہیں۔ ایسی غلطی کرنا حرام ہے۔

لحن خفی:: یعنی حروف کی بعض ایسی صفات جن سے حروف کی خوبصورتی اور زینت پیدا ہوتی ہے اور وہ غیر غنہ ہے۔ جیسے: بے محل غنہ کرنا، اظہار کی بجائے ادغام یا اس کا عکس مد کی جگہ قصر یا اس کا عکس وغیرہ۔ یہ غلطی حرام تو نہیں البتہ مکروہ ہے۔

سوال نمبر 4: مخرج کی تعریف کرنے کے بعد ضاد اور لام کے مخرج میں فرق کی وضاحت کریں؟

جواب: مخرج کی تعریف: مخرج اسم ظرف کا صیغہ ہے بمعنی نکلنے کی جگہ اور اصطلاح تجوید میں حروف کے نکلنے کی جگہ کو مخرج کہتے ہیں۔

ضاد اور لام کے مخرج میں فرق: اطراف زبان اور اوپر کی داڑھوں سے "ضاد" نکلتا ہے جبکہ زبان کے کنارے اور سامنے والے دانتوں کی جڑوں سے لام نکلتا ہے۔

سوال نمبر 5: وقف بالاسکان، وقف بالاشمام، وقف بالروم کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ یہ وقف کون کون سی حرکت میں ہوتے ہیں؟

جواب: وقف بالاسکان: اصطلاح تجوید میں وقف بالاسکان یہ ہے کہ جس کلمہ پر وقف کرنے کا ارادہ ہو اس کا آخری حرف اگر متحرک ہو تو طرح ساکن کرنا کہ حرکت بالکل ختم ہو جائے جیسے: یَعْلَمُوْنَ ۔ یہ وقف ہر صورت اور ہر حرکت میں جائز ہے۔

وقف بالاشمام:

وقف بالاشمام یہ ہے کہ جس کلمہ پر وقف کرنے کا ارادہ ہو اس کا آخری حرف اگر مضموم ہو تو اس کو ساکن کر کے ہونٹوں کو غنچے کی طرح گول بنا کر ضمہ کی طرف اشارہ کر دینا۔ وقف

کی یہ قسم صرف ضمہ میں جاری ہوتی ہے۔ جیسے: نَسْتَعِیْنُ ۔

وقف بالروم:

وقف بالروم سے مراد یہ ہے کہ جس کلمے پر وقف کرنے کا ارادہ ہو اسی کے آخری حرف کی ایک تہائی حرکت ادا کی جائے۔ یہ وقف ضمہ اور کسرہ میں ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (الف اے)

برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد﴾

وقت: تین گھنٹے
کل نمبر:۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

(القسم الاوّل ......حدیث)

سوال نمبر1: درج ذیل میں سے کسی دو احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ ۳۰

(۱) عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الدنيا متاع و خير متاعها المرأة الصالحة

(۲) عن ابى هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لو كنت امرا احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

(۳) عن معاذ رضى الله عنه قال سمت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله عزوجل المتحابون فى جلالى لهم منابر من نور يغبطهم النبيون والشهداء ۔

(۴) عن ابن مسعود رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لاحسد الا فى اثنين رجل اتاه الله مالا فسلطه على هلكة فى الحق ور جل اتاه الله حكمة فهو يقضى بها و يعلمها ۔

سوال نمبر2: درج ذیل میں سے کسی ایک حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۲۰)

(۱) عن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال، قال الله تعالىٰ انفق يا ابن ادم ينفق عليك

(۲) عن عائشة رضى الله عنها أن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان الرفق لايكون فى شى ء الا زانه ولاينزع من شى ء الاشانه

سوال نمبر3: درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی تحریر کریں؟ (۱۰)

الصحفة ، المضاجع، البوائق، ضلالة، الأسواق، المدرجة، الأكلة

القسم الثانى......عقائد

سوال نمبر4: کوئی سے دو اجزاء حل کیں؟

(۱) کیا اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے مدد مانگی جاسکتی ہے؟ اپنا مؤقف دلیل سے ثابت کریں؟ (۲۰)

(۲) میلاد شریف منانے کا حکم بیان کرنے کے بعد بتائیں کہ کیا میلاد شریف کی اصل سنت نبویہ سے ثابت ہے؟ (۲۰)

(۳) اذان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر انگوٹھے چومنے کا کیا حکم ہے؟ جواب مع الدلیل تحریر کریں؟ (۲۰)

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿دوسرا پرچہ......حدیث وعقائد﴾

(القسم الاوّل ......حديث)

سوال نمبر1: درج ذیل میں سے کسی دو احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(۱) عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الدنيا متاع و خير متاعها المرأة الصالحة

(۲) عن ابى هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لو كنت امرا احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

(۳) عن معاذ رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله عزوجل المتحابون فى جلالى لهم منابر من نور يغبطهم النبيون والشهداء .

(۴) عن ابن مسعود رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لاحسد الا فى اثنين رجل اتاه الله مالا فسلطه على هلكة فى الحق ور جل اتاه الله حكمة فهو يقضى بها و يعلمها .

جواب: ترجمۃ الاحادیث المذکورۃ:

۱- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دنیا ساز و سامان ہے" اور اس کا بہترین ساز و سامان نیک عورت ہے"۔

۲- حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

۳- حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وہ جو ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں میرے جلال و عظمت کی وجہ سے ان کے لیے نور کے منبر ہوں گے۔ جن پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔

۴- حضرت عبداللہ بن سعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رشک نہیں کرنا چاہیے مگر دو چیزوں میں: ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ ہمہ وقت راہ حق میں اسے خرچ بھی کرتا ہو۔ دوسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت (علم) دیا تو وہ اس کے ذریعے فیصلہ کرتا ہو اور اسے دوسروں کو سکھاتا ہو۔

سوال نمبر2: درج ذیل میں سے کسی ایک حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ یُنْفَقْ عَلَیْكَ

(۲) عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرِّفْقَ لَایَكُوْنُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَهٗ

جواب: اعراب وترجمہ:

اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

۱- حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو خرچ کر (راہ حق میں) تجھ پر خرچ کیا جائے گا۔

۲- اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ زاہدہ عابدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک نرمی نہیں ہوتی کسی شئی میں مگر اس کو خوبصورت اور مزین کر دیتی ہے اور وہ نہیں کھینچی جاتی کسی شئی سے مگر اس کو عیب دار کر دیتی ہے۔

سوال نمبر3: درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی تحریر کریں؟

الصحفة ، المضاجع، البوائق، ضلالة، الأسواق، المدرجة، الأكلة

۱- اتنا بڑا پیالہ جو پانچ آدمیوں کو سیر کرنے کے لیے کافی ہو۔

۲- مضاجع مضجع کی جمع ہے بمعنی لیٹنے کی جگہ/خواب گاہ۔

۳- بوائق بائقۃ کی جمع ہے بمعنی شر، برائی، مصیبت۔

۴- گمراہی۔ ۵- بازار۔ ۶- راستہ/راستے کا بڑا حصہ۔ ۶- لقمہ

(القسم الثانی......عقائد)

سوال نمبر4: کوئی سے دو اجزاء حل کیں۔

(۱) کیا اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے مدد مانگی جاسکتی ہے؟ اپنا مؤقف دلیل سے ثابت کریں؟ (۲۰)

(۲) میلاد شریف منانے کا حکم بیان کرنے کے بعد بتائیں کہ کیا میلاد شریف کی اصل سنت نبویہ سے ثابت ہے؟

(۳) اذان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر انگوٹھے چومنے کا کیا حکم ہے؟ جواب مع الدلیل تحریر کریں؟

جواب: (۱)۔ استغاثہ من غیر اللہ کا حکم:

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲)۔ میلاد شریف کا حکم:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی محفل سجانا جب کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] عادات کا ذکر ہو، باعث

برکت ہے اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ محفل سے مراد وہ محفل ہے جس میں حضور کی تعلیمات کا ذکر ہو اور وہاں کوئی خلاف شرع کام نہ ہو۔ البتہ میلاد کے نام پر وہ محفل اور کام جس میں خلاف شرع کام ہو مثلاً سر عام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شرع مبارک کا مذاق اڑایا جا رہا ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہو رہی ہو' بے حیائی کو رواج دیا جا رہا ہو، وہاں غیر محرم مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہو، ہرگز جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ جس طرح آج کل بازاروں کی سجاوٹ کی جاتی ہے اور اس سجاوٹ کی وجہ سے پھر وہاں نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں کا اجتماع ہوتا ہے جو کہ از روئے شرع حرام ہے۔ ایسا کام کرنے سے اجتناب لازمی ہے تا کہ حضور کی تعلیمات کا خلاف نہ ہو اور حضور کے فرامین کا مذاق نہ ہو۔ شرع کی حد میں رہ کر غیر شرعی امور سے بچتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ مبارکہ کے مطابق میلاد منانے میں کوئی حرج نہیں بلکہ سرکار علیہ السلام والصلوٰۃ کی سنت مبارکہ ہے۔

مشہور حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر پیر شریف کو روزہ رکھتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے روزہ رکھنے کی وجہ دریافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دن میری پیدائش ہوئی تھی۔

۳- انگوٹھے چومنے کا مسئلہ:

اذان اور غیر اذان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر انگوٹھے چومنا جائز و مستحب عمل ہے۔ علامہ ابن عابد بن شامی رضی اللہ عنہ درالمختار باب الاذان کے تحت فرماتے ہیں کہ پہلی شہادت کے سننے کے وقت صلی اللہ تعالیٰ علیک یارسول اللہ کہنا اور دوسری شہادت کے وقت انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں پر رکھ کر یہ کہنا مستحب ہے: "قُرَّةُ عَيْنِي بِكَ يَارَسُوْلَ اللهِ ۔" پھر یہ ہے کہ "اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ بِالْبَصَرِ" ایسا کرنے والے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں اس کی قیادت فرمائیں گے۔ کنز العمال میں بھی ایسے ہی ہے۔

امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ "الفردوس" میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث

نقل کی ہے کہ جب انہوں نے مؤذن کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' تو انہوں نے یہی کلمات کہے اور شہادت کی دونوں انگلیوں کے پیٹ کو بوسہ دیا اور انہیں آنکھوں سے لگایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وہ کام کیا جو ہمارے خلیل نے کیا تو اس پر ہماری شفاعت نازل ہو۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (الف اے)

برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ﴾

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

(القسم الاوّل...... فقه)

سوال نمبر1:۔ثم المياه على خمسة اقسام ......

(۱) پانی کی مذکورہ پانچ قسموں کی وضاحت کریں؟ (۲۰)

(۲) نماز کے ارکان کتنے اور کون کون سے ہیں؟ (۱۵)

سوال نمبر2:۔(۱) تیمم کے فرائض اور سنتیں سپرد قلم کریں؟ (۲۰)

(۲) مفسدات نماز میں سے کوئی پانچ قلمبند کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر3:۔(۱) زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟ اور کب فرض ہوتی ہے؟ نیز زکوٰۃ کی ادائیگی کے واجب ہونے کی شرائط لکھیں۔ (۲۰)

(۲) حج کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں (صرف نام لکھیں) نیز بتائیں کہ ان میں سے افضل کون سی ہے؟ (۱۵)

(القسم الثانی.....اصول فقه)

سوال نمبر4:۔عبارة النص، اشارة النص، دلالة النص اور اقتضاء النص کی تعریفات تحریر کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر5:۔بیان کے کتنے اور کون کون سے طریقے ہیں؟ ان میں سے کسی تین کی وضاحت کریں؟(۱۵)

سوال نمبر6:۔خبر کی تعریف کرنے کے بعد اس پر عمل کے لیے شرائط نقل کریں، نیز خبر واحد جن چار مقامات پر اعمال میں حجت ہے، وہ سپرد قلم کریں؟(۱۵)

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿تیسرا پرچہ......فقہ واصول فقہ﴾

(القسم الاوّل...... فقہ)

سوال نمبر1:۔ثم المیاہ علی خمسة اقسام ......

(۱) پانی کی مذکورہ پانچ قسموں کی وضاحت کریں؟(۲۰)

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) نماز کے ارکان کتنے اور کون کون سے ہیں؟(۱۵)

جواب: نماز کے ارکان: چار چیزیں نماز کے ارکان ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱-قیام۔۲-قرأت۔۳-رکوع۔۴-سجدہ

سوال نمبر2:۔(۱) تیمم کے فرائض اور سنتیں سپرد قلم کریں؟(۲۰)

(۲) مفسدات نماز میں سے کوئی پانچ قلمبند کریں؟

جواب: (الف) تیمم کے فرائض: تیمم کے تین فرائض ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱-نیت کرنا۔۲-مٹی پر پہلی ضرب لگا کر تمام چہرے کا مسح کرنا۔۳-دوسری ضرب سے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔

سنتیں: تیمم کی سات سنتیں ہیں:

۱-ابتداء میں تسمیہ پڑھنا۔۲-ترتیب قائم رکھنا۔۳-مسلسل مکمل تیمم کرنا۔۴-ہاتھوں کو مٹی پر رکھ کر آگے کی طرف لے جانا۔۵-پھر پیچھے کی طرف لانا۔۶-دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا۔۷-انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔

(ب) مفسدات نماز: نورالایضاح میں کل مفسدات صلوٰۃ اڑسٹھ بیان ہوئے ہیں۔

ان میں سے پانچ درج ذیل ہیں:

۱-کلام کرنا اگرچہ بھول کر۔۲-عمل کثیر۔۳-قبلہ سے سینہ پھیرنا۔۴-سلام کرنے کی نیت سے لام کرنا۔۵-کوئی چیز پینا۔

سوال نمبر3:۔(۱) زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟ اور کب فرض ہوتی ہے؟ نیز زکوٰۃ کی ادائیگی کے واجب ہونے کی شرائط لکھیں؟

(۲) حج کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں (صرف نام لکھیں) نیز بتائیں کہ ان میں سے افضل کون سی ہے؟

جواب:(الف) زکوٰۃ کے مسائل مسئولہ:

☆ آزاد مسلمان، مکلّف (یعنی بالغ) اور مالک نصاب پر زکوٰۃ فرض ہے بشرطیکہ وہ قرض اور حاجت اصلیہ سے فارغ ہو۔

☆ نصاب مال پر جب ایک سال گزر جائے تو زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔

☆ زکوٰۃ کی ادائیگی کے واجب ہونے کی شرط اصلی نصاب پر سال کا گزرنا ہے۔

(ب) حج کی اقسام: حج کی تین اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱-حج مفرد۔۲-حج قران۔۳-حج تمتع

افضل قسم: ہمارے نزدیک حج قران، حج مفرد اور تمتع سے افضل ہے۔

(القسم الثانی......اصول فقه)

سوال نمبر4:۔عبارۃ النص، اشارۃ النص، دلالۃ النص اور اقتضاء النص کی تعریفات تحریر کریں؟

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر5:۔بیان کے کتنے اور کون کون سے طریقے ہیں؟ ان میں سے کسی تین کی وضاحت کریں؟

جواب: بیان کے پانچ طریقے ہیں۔

۱-بیان تقریر۔۲-بیان تفسیر۔۳-بیان تغییر۔۴-بیان ضرورت۔۵-بیان تبدیل

بیان تقریر: یعنی کلام کو ایسے الفاظ سے مؤکد کرنا کہ اس میں مجاز اور تخصیص کا احتمال ختم ہو جائے جیسے: "فسجد الملئكة كلهم اجمعون" اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو ہر حال میں سامنے رکھا جائے خواہ وہ متصل ہو یا منفصل۔

بیان تفسیر: اس کا جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

بیان تغییر: متکلم کا اپنے بیان کے ذریعے اپنی سابقہ کلام کے معنی ومفہوم کو بدل ڈالنا۔ کسی کلام کے بعد شرط کا ذکر کرنا بیان تغییر کہلاتا ہے جیسے: انت طالق ان دخلت الدار۔ اس کا حکم یہ ہے کہ شرط کا ذکر اگر متصل ہو تو پھر اس کا اعتبار ہوگا اور اگر منفصل ہو تو پھر اعتبار نہیں ہوگا۔

سوال نمبر6:۔خبر کی تعریف کرنے کے بعد اس پر عمل کے لیے شرائط نقل کریں، نیز خبر واحد جن چار مقامات پر اعمال میں حجت ہے، وہ سپرد قلم کریں؟

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿چوتھا پرچہ: صرف﴾

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

(القسم الاوّل ...... علم الصیغہ)

سوال نمبر 1:۔(۱) امر حاضر بنانے کا طریقہ تفصیلاً تحریر کریں؟ (۱۰)

(۲) صفت مشبہ کی تعریف اور صفت مشبہ واسم فاعل کے درمیان فرق واضح کریں؟ (۱۵)

(۳) فاعل ذیکذا کی تعریف کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 2:۔(۱) اسم فاعل کی تعریف اور ثلاثی مجرد سے اس کا وزن تحریر کریں؟ (۱۰)

(۲) معنی وزمانہ کے اعتبار سے فعل کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ لکھیں؟ (۱۵)

(۳) حروف علت کتنے اور کون کون سے ہیں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3:۔(۱) باب فَتَحَ یَفْتَحُ کی خاصیت وشرط سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

(۲) باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے امر حاضر معروف کی گردان مع معنی تحریر کریں؟ (۱۵)

(۳) اعلال کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ صرف نام لکھیں؟ (۱۰)

(القسم الثانی ...... خاصیات ابواب)

سوال نمبر 4:۔ درج ذیل مثالوں میں سے صرف دو کے بارے میں بتائیں کہ کس

باب کی کون سی خاصیت ان میں پائی جاتی ہے؟ (۱۵)

اقطعتہ قضبانا، ذهبته، تجوع، تشاتما

سوال نمبر 5:۔ درج ذیل اصطلاحات میں سے کسی پانچ کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟ (۱۵)

اتخاذ، تحول، سلب ماخذ، ابتداء، حسبان، تخییل، صیرورت

سوال نمبر 6:۔ درج ذیل ابواب میں سے ہر ایک کا ایک ایک خاصہ بمع مثال لکھیں؟ (۱۵)

استفعال، تفعل، تفاعل

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿چوتھا پرچہ......صرف﴾

(القسم الاوّل ......علم الصیغ)

سوال نمبر 1:۔(ا) امر حاضر بنانے کا طریقہ تفصیلاً تحریر کریں؟ (۱۰)

(۲) صفت مشبہ کی تعریف اور صفت مشبہ واسم فاعل کے درمیان فرق واضح کریں؟ (۱۵)

(۳) فاعل ذیکذا کی تعریف کریں؟ (۱۰)

جواب: جواب کے لیے حل شدہ پرچہ بابت 2014ء ملاحظہ کریں۔

(ب) صف مشبہ کی تعریف: وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے، جس میں مصدری معنی بطور ثبوت (یعنی ہمیشہ ہمیشہ) پایا جائے جیسے: سَمِیْعٌ۔

صفت مشبہ اور اسم فاعل میں فرق:

اسم فاعل وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس میں مصدری معنی بطور حدوث کے پایا جائے یعنی تین زمانوں میں سے کسی ایک میں اور وہ ذات بالفعل مصدری معنی ہے تو موصوف ہو۔ لہٰذا اس کے بعد مفعول آسکتا ہے جیسے: سَمِیْعٌ کَلَامَکَ کہہ سکتے ہیں۔ صفت مشبہ ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے۔ جس میں مصدری معنیٰ بطور ثبوت پایا جائے اس میں زمانے کی قید نہیں ہوتی۔ اس کے ساتھ کسی چیز کے تعلق کا اعتبار نہیں ہوتا بلکہ کسی چیز کا عدم تعلق معتبر ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کے بعد مفعول نہیں آئے گا تو پھر سَمِیْعٌ کَلَامَکَ نہیں کہہ سکتے۔

فاعل ذیکذا: کبھی کبھی فاعل اور فاعلۃ کا وزن نسبت کے لیے استعمال ہوتا ہے تو اسے فاعل ذی کذا کہتے ہیں جیسے: لَابِنٌ (دودھ والا) لَابِنَۃٌ (دودھ والی)۔

سوال نمبر 2:۔(ا) اسم فاعل کی تعریف اور ثلاثی مجرد سے اس کا وزن تحریر کریں؟

(۲) معنی وزمانہ کے اعتبار سے فعل کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ لکھیں؟

(۳) حروف علت کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب:

(الف) اسم فاعل کی تعریف: وہ اسم ہے جو کام کرنے والے کی ذات پر دلالت کرے جیسے: ضَارِبٌ۔

ثلاثی مجرد سے اس کا وزن: ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کا وزن "فاعل" کے وزن پر آتا ہے۔

(ب) باعتبار زمانہ فعل کی اقسام:

معنی وزمانہ کے اعتبار سے فعل کی تین اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱۔ماضی ۲۔مضارع ۳۔امر

فعل ماضی: وہ فعل ہے جو گزرے زمانہ میں کسی کام کے ہونے پر دلالت کرے جیسے: ضرب۔

فعل مضارع: وہ فعل ہے جو موجودہ یا آئندہ زمانے میں کسی کام کے ہونے پر دلالت کرے جیسے: یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا)۔

فعل امر: وہ فعل ہے جس کے ذریعے فاعل مخاطب سے کسی کام کا مطالبہ کرے زمانہ آئندہ میں جیسے: اِضْرِبْ (تو مار)۔

(ج) حروف علت:

حروف علت تین ہیں:۔ ۱۔واؤ ۲۔الف ۳۔یائے۔

سوال نمبر 3:۔(ا) باب فَتَحَ یَفْتَحُ کی خاصیت وشرط سپرد قلم کریں؟

(۲) باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے امر حاضر معروف کی گردان مع معنی تحریر کریں؟

(۳) اعلال کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ صرف نام لکھیں؟

جواب:

(الف) باب فَتَحَ یَفْتَحُ کی خاصیت: اس باب کی خاصیت یہ ہے کہ جو کلمہ صحیح فَتَحَ یَفْتَحُ سے آئے گا اس کے عین اور لام کلمہ کا حروف حلقی ہونا ضروری ہے۔ یعنی اس باب کی شرط اور خاصیت یہ ہے کہ اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہوگا۔

(ب) امر حاضر کی گردان (نَصَرَ یَنْصُرُ سے)

گردان	معنی و ترجمہ
اُنْصُرْ	مدد کر تو ایک مرد (زمانہ آئندہ میں)
اُنْصُرَا	مدد کرو تم دو مرد (زمانہ آئندہ میں)
اُنْصُرُوْا	مدد کرو تم سب مرد (زمانہ آئندہ میں)
اُنْصُرِیْ	مدد کر تو ایک عورت (زمانہ آئندہ میں)
اُنْصُرَا	مدد کرو تم دو عورتیں (زمانہ آئندہ میں)
اُنْصُرْنَ	مدد کرو تم سب عورتیں (زمانہ آئندہ میں)

(ج) اعلال کی اقسام: اعلال کی تین اقسام:

۱-ابدال۔۲-اسکان۔۳-حذف

(القسم الثانی ...... خاصیات ابواب)

سوال نمبر 4:۔ درج ذیل مثالوں میں سے صرف دو کے بارے میں بتائیں کہ کس باب کی کون سی خاصیت ان میں پائی جاتی ہے؟

اقطعته قضبانا، ذھبته، تجوع، تشاتما

جواب: اَقْطَعْتُہٗ قَضْبَانًا

اس مثال میں باب افعال کی خاصیۃ ''اعطاء ماخذ'' پائی جاتی ہے۔

ذَھَّبْتُہٗ: اس مثال میں باب تفعیل کی خاصیت تعدیہ پائی جاتی ہے۔

تجوّع: اس مثال میں باب تفعّل کی خاصیت ''تکلف در ماخذ'' پائی جاتی ہے۔

تشاتما: اس مثال میں باب تفاعل کی خاصیت تشارک پائی جاتی ہے۔

سوال نمبر 5:۔ درج ذیل اصطلاحات میں سے کسی پانچ کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

اتخاذ، تحول، سلب ماخذ، ابتداء، حسبان، تخییل، صیرورت

جواب: اتخاذ: یعنی ماخذ کو بنانا جیسے: تَبَوَّبَ اتخاذ اور صورتیں بھی ہیں مثلاً

☆ ماخذ کو پکڑ لینا جیسے: تَجَنَّبَ (اس نے کنارہ پکڑا)

☆ کسی چیز کو ماخذ بنانا جیسے: تَوَسَّدَ الْحَجَرَ (اس نے پتھر کو تکیہ بنایا)

☆ ماخذ میں پکڑ لینا جیسے: تَأَبَّطَ الْمَرْأَۃَ (اس نے عورت کو بغل میں پکڑ لیا)

تحول: یعنی کسی چیز کا مثل ماخذ ہونا جیسے تَنَصَّرَ (معاذ اللہ) وہ نصرانی ہو گیا۔

سلب ماخذ: یعنی کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا۔ یہ ماخذ کو دور کرنا فاعل سے بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے: اَقْسَطَ زَیْدٌ (زید نے اپنی ذات سے قسط یعنی ظلم کو دور کیا) اور مفعول سے بھی ہو سکتا ہے جیسے: شَکٰی وَاَشْکَیْتُہٗ (اس نے شکایت کی میں نے اس کی شکایت کو دور کر دیا)۔

ابتداء: یعنی مزید فیہ کا ایسے معنی میں آنا جس میں وہ مجرد استعمال نہ ہوا ہو جیسے: کَلَّمْتُہٗ (میں نے اس سے کلام کی) جبکہ مجرد میں کلم کا معنی زخمی کرنا ہے۔

حسبان اور صیرورت:

جواب: ان کی تعریفیں حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں دیکھیں۔

تخییل: ناپسندیدگی کے باوجود دوسرے کو اپنے اندر ماخذ کا حصول دکھانا جو درحقیقت حاصل نہ ہو بلکہ تصنع، بناوٹ اور ہوائی فائر کرتے ہوئے جیسے: عَارَضَتْ عَابِدَۃُ (عابدہ نے اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا) حالانکہ حقیقت میں وہ بیمار نہیں ہے۔ (یہاں عابدہ نے اپنے اندر دوسروں کو مرض جو کہ تمارض کا ماخذ ہے دکھانے کی کوشش کی حالانکہ حقیقت میں اس کو مرض لاحق نہیں ہے)۔

سوال نمبر 6:۔ درج ذیل ابواب میں سے ہر ایک کا ایک ایک خاصہ مع مثال لکھیں؟

استفعال، تفعّل، تفاعل

جواب: استفعال کا خاصہ:

طلب: یعنی ماخذ کی طلب کرنا جیسے: اِسْتَطْعَمَتْ سَاجِدَةٌ (میں ساجدہ سے طعام طلب کیا ہے) اس میں طعام ماخذ ہے۔

تفعّل کا خاصہ:

تدریج: یعنی کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا جیسے تَحَفَّظَتْ عَابِدَةٌ (عابدہ نے تھوڑا تھوڑا کر کے حفظ کیا) اس میں "حفظ" ماخذ ہے۔

تفاعل کا خاصہ:

تشارک: دو شخصوں کا مل کر کسی کام کو اس طرح کرنا کہ ان میں ہر ایک فاعل بھی ہو ہے اور مفعول بھی جیسے: تَقَاتَلَتْ عَابِدَةٌ وَّسَاجِدَةٌ (یعنی عابدہ اور ساجدہ نے باہم لڑائی کی)۔

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿پانچواں پرچہ: نحو﴾

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

(القسم الاوّل ...... تفهيم النحو)

سوال نمبر 1:۔ (۱) فعل کی علامات مع امثلہ سپرد قلم کریں؟ (۱۵)

(۲) حرف کی تعریف، وجہ تسمیہ اور فائدہ تحریر کریں؟

سوال نمبر 2:۔ (۱) اسم معرب کی تعریف اور حکم بیان کریں نیز اسم معرب کا کوئی دوسرا نام ہو تو قلمبند کریں؟ (۱۵)

(۲) وجوہ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی اقسام کے نام لکھیں اور ان میں سے صرف دو کی وضاحت کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 3:۔ (۱) غیر منصرف کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ غیر منصرب کو کب منصرف پڑھا جاسکتا ہے؟ (۱۵)

(۲) تنازع فعلان کا مطلب واضح کرنے کے بعد بتائیں کہ اس کی کتنی اور کون سی صورتیں ہیں؟ مثالوں سے واضح کریں؟ (۱۵)

(القسم الثانی ...... شرح مائة عامل)

سوال نمبر 4: (۱) عوامل نحو کل کتنے ہیں؟ ان میں سے عوامل لفظیہ سماعیہ اور قیاسیہ کی تعداد بیان کریں؟ (۱۰)

(۲) لفظ "مِنْ" کتنے اور کون کون سے معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر5:۔(۱) ما و لا مشبھتان بلیس کے عمل کی مثالیں دے کر تشریح کریں؟ (۱۰)

(۲) "لَعَلَّ" کون سے حروف سے ہے اور کتنے معنوں کے لیے آتا ہے؟ (۱۰)

سوال نمبر6:۔(۱) افعال قلوب کو افعال قلوب کہنے کی وجہ لکھیں، ان میں سے کتنے شک کے لیے آتے ہیں مثالیں دیکر واضح کریں؟ (۱۰)

(۲) افعال ناقصہ کو افعال ناقصہ کیوں کہتے ہیں؟ ان میں سے صرف "کَانَ" کے عمل کی صورتیں تفصیلاً تحریر کریں؟ (۱۰)

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿پانچواں پرچہ: نحو﴾

(القسم الاوّل ...... تفهيم النحو)

سوال نمبر1:۔(۱) فعل کی علامات مع امثلہ سپرد قلم کریں؟

(۲) حرف کی تعریف، وجہ تسمیہ اور فائدہ تحریر کریں؟

جواب: دونوں اجزاء کے جوابات حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر2:۔(۱) اسم معرب کی تعریف اور حکم بیان کریں نیز اسم معرب کا کوئی دوسرا نام ہو تو قلمبند کریں؟

(۲) وجوہ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی اقسام کے نام لکھیں اور ان میں سے صرف دو کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) اسم معرب کی تعریف اور حکم: جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

معرب کا دوسرا نام: معرب کا دوسرا نام "اسم متمکن" بھی ہے۔

(ب) اسم متمکن کی اقسام کے نام: وجوہ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ(16) اقسام ہیں؛ جن کے نام درج ذیل ہیں:۔

(۱)۔اسم مفرد منصرف صحیح — (۲)۔جاری مجری صحیح

(۳)۔جمع مکسر منصرف — (۴)۔جمع مؤنث سالم

(۵)۔غیر منصرف — (۶)۔اسمائے ستہ مکبّرہ

(۷)۔تثنیہ (۸)۔کِلَا وَکِلْتَا

(۹)۔اِثْنَانِ وَاثْنَتَانِ (۱۰)۔جمع مذکر سالم

(۱۱)۔اولو (۱۲)۔عِشْرُوْنَ تَا تِسْعُوْنَ

(۱۳)۔اسم مقصود (۱۴)۔غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم

(۱۵)۔اسم منقوص (۱۶)۔جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم۔

ان میں سے دو کی وضاحت: حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر3:۔(۱)غیر منصرف کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ غیر منصرف کو کب منصرف پڑھا جاسکتا ہے؟

(۲) تنازع فعلان کا مطلب واضح کرنے کے بعد بتائیں کہ اس کی کتنی اور کون سی صورتیں ہیں؟ مثالوں سے واضح کریں؟

جواب:(الف) غیر منصرف کی تعریف: وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو سبب یا ایک جودو کے قائم مقام ہو پایا جائے، جیسے: عَائِشَةُ، حَفْصَةُ۔اضافت ہوجائے تو پھر غیر منصرف کو منصرف پڑھا جائے گا یعنی منصرف کے حکم میں ہوگا (بذات خود وہ کلمہ غیر منصرف ہی رہے گا) کیونکہ غیر منصرف کا معیار اس میں موجود ہے۔البتہ حکم بدل جائے گا۔

تنازع فعلان کا مطلب: کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو فعلوں کے بعد ایک اسم ظاہر آجاتا ہے تب دونوں اس میں تنازع کرتے ہیں، جھگڑا کرتے ہیں۔دو فعلوں کے تنازع (جھگڑا) کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک چاہے کہ اس اسم ظاہر میں مَیں عمل کروں اور وہ اسم ظاہر میرا معمول بنے۔اس تنازعہ کی چار صورتیں یعنی چار قسمیں ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱-فاعلیت میں جھگڑا ہو یعنی ہر ایک فعل چاہے کہ وہ اسم ظاہر میرا فاعل بنے جیسے: ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ۔

۲-مفعولیت میں جھگڑا ہو یعنی ان میں سے ہر ایک چاہے کہ وہ اسم ظاہر میرا مفعول

بنے جیسے: ضَرَبْتُ وَاَکْرَمْتُ زَیْدًا۔

۳- فاعلیت اور مفعولیت میں جھگڑا ہو یعنی پہلا فعل چاہے کہ وہ اسم ظاہر میرا فاعل بنے جبکہ دوسرا چاہے کہ میرا مفعول بنے جیسے: ضَرَبَنِیْ وَاَکْرَمْتُ زَیْدًا۔

۴-تیسری صورت کا عکس یعنی پہلا فعل چاہے کہ اسم ظاہر میرا مفعول بنے اور دوسرا چاہے کہ میرا فاعل بنے جیسے: ضَرَبْتُ وَاَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ۔

(القسم الثانی...... شرح مائۃ عامل)

سوال نمبر 4:۔(۱)عوامل نحو کل کتنے ہیں؟ ان میں سے عوامل لفظیہ سماعیہ اور قیاسیہ کی تعداد بیان کریں؟

(۲)لفظ "مِنْ" کتنے اور کون کون سے معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں؟

جواب: عوامل نحو کی تعداد: علامہ عبدالقاہر جرجانی کی تالیف کے مطابق کل عوامل نحو کی تعداد سو(100) ہے۔

ان میں سے بعض لفظیہ ہیں اور بعض معنویہ، پھر عوامل لفظیہ کی دو قسمیں ہیں ان میں ایک سماعی ہے اور دوسری قیاسی ہے۔سماعی اکانوے(91) عوامل ہیں جبکہ عوامل قیاسیہ سات ہیں۔یوں کل عوامل لفظیہ کی تعداد 98 ہوگئی۔عوامل معنویہ دو ہیں تو کل تعداد 100 سو ہوگئی۔

مِنْ کے معانی: حرف جارہ میں سے مِن چار معانی کے لیے آتا ہے۔

۱-ابتداء غایت (مسافت) کے لیے جیسے: سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَی الْکُوْفَةِ۔

۲-تبعیض یعنی کسی شئی کی بعض مقدار بیان کرنے کے لیے جیسے: اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ (میں نے بعض درھم لیے)

۳-تبیین یعنی کسی شئی کی وضاحت کے لیے جیسے: "فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ"۔

اس مثال میں مِنْ نے رجس کی وضاحت کردی کہ گندگی سے کیا مراد ہے۔

۴- زیادت کے لیے: زیادت کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ اس کو حذف کر دیں تو مقصودی معنی میں کوئی خرابی لازم نہ آئے جیسے: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ'' اس مثال میں مِنْ زیادہ ہے۔

سوال نمبر5:۔(۱) مَا وَلَا مُشَبَّهَتَانِ بِلَیْسَ کے عمل کی مثالیں دیکر تشریح کریں؟

(۲) ''لعل'' کون سے حروف سے ہے اور کتنے معنوں کے لیے آتا ہے؟

جواب: ماولا مشابہہ بہ لیس کا عمل: یہ حروف لَیْسَ کی طرح عمل کرتے ہیں یعنی اپنے اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب جیسے: مَا زَیْدٌ قَائِمًا ۔ لَا رَجُلٌ قَائِمًا ۔

لَعَلَّ: اس کا تعلق حروف شبہ بفعل سے ہے۔ یہ ترجی کے لیے آتا ہے۔ یعنی کسی کام کی امید کے لیے جیسے: لَعَلَّ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ (امید ہے کہ بادشاہ میری عزت کرے گا)۔

سوال نمبر6:۔(۱) افعال قلوب کو افعال قلوب کہنے کی وجہ لکھیں، ان میں سے کتنے شک کے لیے آتے ہیں مثالیں دیکر واضح کریں؟

(۲) افعال ناقصہ کو افعال ناقصہ کیوں کہتے ہیں؟ ان میں سے صرف ''کَانَ'' کے عمل کی صورتیں تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: (الف) افعال قلوب کا بیان:

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) افعال ناقصہ کی وجہ تسمیہ:

ان افعال کو افعال ناقصہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ صرف فاعل کے ساتھ مل کر مکمل جملہ نہیں بنتے بلکہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں۔

جب معاملہ ایسے ہے کہ اکیلے فاعل کے ساتھ مکمل جملہ نہیں بنتے تو پھر یہ نقصان سے خالی نہیں ہیں، بلکہ ان میں نقص کے آجانے کی وجہ سے ان کو ناقصہ کہتے ہیں۔

کَانَ کا عمل:

کَانَ کی دو اقسام ہیں: ۱- زائدہ ۲- غیر زائدہ

کَانَ زائدہ: اگر اس کو کلام سے حذف کر دیں تو مقصودی معنی میں کوئی خرابی لازم نہیں

آتی۔ یہ کَانَ عمل نہیں کرتا جیسے ''اِنَّ مِنْ اَفْضَلِهِمْ کَانَ زَیْدًا'' اس مثال میں زَیْدًا کو کَانَ نے نصب نہیں دیا بلکہ اِنَّ نے دیا ہے۔

خبر کَانَ غیر زائدہ: یعنی جس کو حذف کرنے سے مقصودی معنیٰ میں خرابی لازم آوے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ۱- ناقصہ ۲- تامہ۔

کَانَ ناقصہ: وہ کَانَ ہے جو اکیلے فاعل کے ساتھ مل کر جملہ پورا نہ ہو بلکہ خبر کا بھی محتاج ہو۔

کَانَ ناقصہ کا عمل: کَانَ ناقصہ اپنے اسم کو رفع دیتا ہے جبکہ خبر کو نصب جیسے: کَانَتْ عَابِدَةٌ قَائِمَةً۔

کَانَ تامہ: وہ ہے جو صرف فاعل کے ساتھ مل کر جملہ تام ہو جائے خبر کا محتاج نہ ہو۔

کَانَ تامہ کا عمل: کان تامہ صرف فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے: کَانَتْ عَابِدَةٌ بمعنی ثَبَتَتْ عَابِدَةٌ (عابدہ کا وجود ثابت ہوا)۔

نوٹ: جب کان تامہ ہو تو پھر وہ ثبت کے معنی میں ہوتا ہے جس طرح کہ مثال سے واضح ہے۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشھادۃ الثانویۃ الخاصۃ (الف اے)

برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿چھٹا پرچہ: عربی ادب﴾

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

سوال نمبر1:۔درج ذیل میں سے دو اجزاء کا اُردو ترجمہ کریں؟ (۲۰)

(۱) اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۚ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○

(۲) رحمته صلى الله عليه وسلم: عن عبدالله بن مسعود قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى سفر فانطلق لحاجته فرأينا حمرة معها فرخان فاخذنا فرخيها فجاء ت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبى صلى الله عليه وسلم فقال من فجع هذه بولدها؟ ردوا ولدها اليها .

(۳) عن خذيفة رضى الله عنه قال نهانا النبى صلى الله عليه وسلم ان نشرب فى انية الذهب وان ناكل فيها وعن لبس الحرير والديباج وان نجلس عليه .

سوال نمبر2:۔درج ذیل میں سے چار اشعار کا ترجمہ کریں؟ (۲۰)

۱ لك الحمد مولانا على كل نعمة	وشكر الما اوليت مع سابغ النعم

۲ مننت علينا بعد كفر وظلمة	وانقذتنا من حندس الظلم والظلم
۳ محمد ﷺ صفوة البارى ورحمته	وبغية الله من خلق و من نسم
۴ يا افصح الناطقين الضاد قاطبة	حديثك الهشد عند الذائق الفهم
۵ سادت على نهج الهداية امة	نبوية دستورها القرآن
٦ صاغت خلافتها السماء واشرقت	منها الدنا وتحرر الانسان

سوال نمبر3:۔(الف) درج ذیل میں سے تین اجزاء کے عربی میں جواب دیں؟ (۱۵)

(۱) اهل الامر بالمعروف واجب على جميع المسلمين؟ (۲) هل تغيير المنكر واجب على كل مسلم؟ (۳) هل يستوى الاعمى والبصير؟ (۴) هل حكاية "شهريار" حقيقة؟

(ب) امانة، صدق، يفلح، الجار، الصلوٰة میں سے تین الفاظ کو عربی جملوں میں استعمال کریں؟

سوال نمبر4:۔(الف) درج ذیل میں سے تین جملوں کی عربی بنائیں؟ (۱۵)

(۱) لوگ پاکستانیوں سے پوچھتے ہیں۔ (۲) حامد، سعید کے پاس آیا۔ (۳) ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں۔ (۴) اس کی رحمت کا بادل خوب برستا ہے۔

(ب) شَرِبَ يَشْرَبُ سے فعل ماضی معروف کی گردان لکھیں؟

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿چھٹا پرچہ: عربی ادب﴾

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1:۔ درج ذیل میں سے دو اجزاء کا اُردو ترجمہ کریں؟

(۱) اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ٥ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ٥ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۚ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ٥ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ٥

(۲) رحمته صلى الله عليه وسلم: عن عبدالله بن مسعود قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى سفر فانطلق لحاجته فرأينا حمرة معها فرخان فاخذنا فرخيها فجاء ت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبى صلى الله عليه وسلم فقال من فجع هذه بولدها؟ ردوا ولدها اليها .

(۳) عن خذيفة رضى الله عنه قال نهانا النبى صلى الله عليه وسلم ان نشرب فى انية الذهب وان ناكل فيها وعن لبس الحرير والديباج وان نجلس عليه .

جواب: ترجمۃ الاجزاء المذکورۃ:

(الف) ”کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ہم نے تم کو عبث (بے فائدہ) پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے؟ اللہ کی شان بلند ہے وہ سچا بادشاہ ہے، وہی معبود ہے عرش کریم کا رب ہے۔ اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو اللہ پکارے جبکہ اس کے پاس

کوئی سند نہیں ہے۔ پس بے شک اس کا حساب اس کے رب کے ہاں ہوگا، بے شک کافر فلاح یاب نہ ہوں گے۔ اور آپ فرما دیجئے! اے میرے رب تو مغفرت فرما اور رحم فرما اور بہترین رحم فرمانے والا تو ہی ہے۔

(ب) اس جزء کا ترجمہ حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے اور ان میں کھانے سے منع فرمایا۔ آپ نے ریشم، دیباج پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

سوال نمبر 2:۔ درج ذیل میں سے چار اشعار کا ترجمہ کریں؟

۱ لك الحمد مولانا على كل نعمة	وشكر الما اوليت مع سابغ النعم
۲ مننت علينا بعد كفر وظلمة	وانقذتنا من حندس الظلم والظلم
۳ محمد ﷺ صفوة البارى ورحمته	وبغية الله من خلق و من نسم
۴ يا افصح الناطقين الضاد قاطبة	حديثك الهشد عند الذائق الفهم
۵ سادت على نهج الهداية امة	نبوية دستورها القرآن
۶ صاغت خلافتها السماء واشرقت	منها الدنا وتحرر الانسان

جواب: ترجمۃ الاشعار:

۱- تیرے لیے ہی حمد ہے اے ہمارے مولیٰ ہر نعمت پر اور شکر ہے ان کامل نعمتوں پر جن کا تو نے ہمیں والی بنایا۔

۲- احسان کے ساتھ ہم پر کفر و تاریکی کے بعد تو نے یا بچایا ہمیں، ظلم اور ظالموں کی سخت تاریکی سے۔

۳- محمد صلی اللہ علیہ وسلم خالق کا انتخاب اور اس کی رحمت ہیں۔ مخلوق ذی روح چیزوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ (جب تمام ذی روح چیزوں سے حضور کی ذات پاک اللہ کو پیاری ہے تو غیر ذی روح چیزوں سے تو بطریق اولیٰ محبوب ہیں۔ لہٰذا غیر ذی روح چیزوں کو لے کر مذکورہ شعر پر اعتراض نہ کیا جائے)۔

۴- اے عربی بولنے والوں میں سے سب سے زیادہ فصیح (زبان میں نطق فرمانے والے) سمجھدار جھکنے والے کے ہاں تیری گفتگو شہد ہے۔

۵-۶: پانچویں اور چھٹے شعر کا ترجمہ پرچہ بابت 2015ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر3:۔(الف) درج ذیل میں سے تین اجزاء کے عربی میں جواب دیں؟

(۱) اهل الامر بالمعروف واجب على جميع المسلمين؟ (۲) هل تغيير المنكر واجب على كل مسلم؟ (۳) هل يستوى الاعمى والبصير؟ (۴) هل حكاية "شهريار" حقيقة؟

جواب: مذکورہ سوالات کے جوابات:

۱- نعم! الامر بالمعروف واجب على كل مسلم بحسب الاستطاعة

۲- نعم! تغيير المنكر واجب على كل مسلم

۳- لا: لايستوى الاعمى و البصير

۴- لا: لَيْسَتْ حكاية شهريار حقيقةً

(ب) امانة، صدق، يفلح، الجار، الصلوٰة میں سے تین الفاظ کو عربی جملوں میں استعمال کریں؟

جواب: امانة: ادوا الامانة الى اهلها

صدق: الصدق مفتاح النجاح

يفلح: المسلم يفلح فى الدنيا والاخرة

الجار: التمسو الجار قبل شراء الدار/ذهب الجار الى المكتب

الصلوٰة: الصلوٰة خير من النوم/ الصلوٰة عماد الدين

سوال نمبر4:۔(الف) درج ذیل میں سے تین جملوں کی عربی بنائیں؟

جواب:

	اُردو جملے	عربی عبارت
۱	لوگ پاکستانیوں سے پوچھتے ہیں	يسال الناس البار كستانيين

	اُردو جملے	عربی عبارت
۲	حامد، سعید کے پاس آیا	جاء حامد عندالسعيد
۳	ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں	نحمد الله
۴	اس کی رحمت کا بادل خوب برستا ہے	غيم رحمته يصوب

(ب) شَرِبَ يَشْرِبُ سے فعل ماضی معروف کی گردان لکھیں؟

جواب: فعل ماضی کی گردان از شرب:

شَرِبَ	شَرِبَا	شَرِبُوْا
شَرِبَتْ	شَرِبَتَا	شَرِبْنَ
شَرِبْتَ	شَرِبْتُمَا	شَرِبْتُمْ
شَرِبْتِ	شَرِبْتُمَا	شَرِبْتُنَّ
شَرِبْتُ	شَرِبْنَا	

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1438ھ/2017ء

وقت: تین گھنٹے ﴿پہلا پرچہ: قرآن وتجوید﴾ کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

﴿حصہ اوّل...... قرآن مجید﴾

سوال نمبر۱: درج ذیل اجزاء میں سے کسی تین کا ترجمہ تحریر کریں؟ (۳×۲۰=۶۰)

(الف) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْاؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ مِّنْهُؕ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ وَ لِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝

(ب) لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍؕ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْؕ وَ احْفَظُوْۤا اَیْمَانَكُمْؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝

(ج) وَ تِلْكَ حُجَّتُنَاۤ اٰتَیْنٰهَاۤ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰى قَوْمِهٖؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ۝ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَؕ كُلًّا هَدَیْنَاۚ وَ نُوْحًا هَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۝ وَ زَكَرِیَّا وَ یَحْیٰى وَ عِیْسٰى وَ اِلْیَاسَؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ۝ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ الْیَسَعَ وَ یُوْنُسَ وَ لُوْطًاؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِیْنَ۝

(د) وَ لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ لَمْ یَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ۝ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَؕ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُۚ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ۝ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا یَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِیْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِیْنَ۝ قَالَ اَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ۝ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ۝

سوال نمبر۲: درج ذیل میں سے کسی پانچ کے معانی تحریر کریں؟ (۵×۲=۱۰)

(۱) اَلصَّیْدُ (۲) اَلْاِثْمِ (۳) فِسْقٌ (۴) قِسِیَّۃٌ (۵) فَتْرَۃٌ (۶) اَلْغُرَابُ (۷) خِزْیٌ (۸) اَلْجُرُوْحِ۔

﴿حصہ دوم...... تجوید﴾

سوال نمبر۳: درج ذیل میں سے کسی دواجزاء کا جواب دیں۔

(الف) ''شروع قرأت، شروع سورت'' کا کیا مطلب ہے؟ اس میں کتنی اور کون کون سی وجہیں جائز ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں؟ (۵+۱۰=۱۵)

(ب) صفت کسے کہتے ہیں؟ جن حروف میں صفت ہمس اور صفت شدت پائی جاتی ہے انہیں کس طرح ادا کرنا چاہیے؟ اور وہ کون کون سے حروف ہیں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

(ج) حروف کو پر پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟ اور وہ کون کون سے حروف ہیں جو ہمیشہ پر ہوتے ہیں؟ نیز جس راء میں امالہ کیا جائے تو وہ پر ہوگی یا باریک؟ (۵+۵+۵=۱۵)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2017ء

پہلا پرچہ: قرآن وتجوید

﴿حصہ اوّل...... قرآن مجید﴾

سوال نمبر۱: درج ذیل آیات کا ترجمہ تحریر کریں؟

(الف) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

(ب) لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْٓا اَیْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

(ج) وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ○ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ○ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ○

(د) وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ○ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ○ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ○ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ○ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ○

جواب: (الف): اے ایمان والو! جب نماز کے لیے کھڑے ہونا چاہو تو اپنے منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں کوئی قضائے حاجت سے آیا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کر دے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے کہ کہیں تم احسان مانو۔

(ب) اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا ایک بردہ (غلام) آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔

(ج) اور یہ ہماری دلیل ہے کہ ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر عطا فرمائی ہم جسے چاہیں درجے بلند کریں۔ بے شک تمہارا رب علم وحکمت والا ہے اور ہم نے انہیں اسحٰق اور یعقوب عطا کیے۔ ان سب کو ہم نے راہ دکھائی اور ان سے پہلے نوح کو راہ دکھائی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکو کاروں کو اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو یہ سب ہمارے قرب کے لائق ہیں اور اسمٰعیل اور یسع اور یونس اور لوط کو اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی۔

(د) اور بے شک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہارے نقشے بنائے پھر ہم نے ملائکہ سے فرمایا: آدم کو سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گرے مگر ابلیس یہ سجدہ والوں میں نہ ہوا فرمایا کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ

نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا؟ بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔ فرمایا تو یہاں سے اتر جا تجھے نہیں پہنچتا کہ یہاں رہ کر غرور کرے نکل تو ہے ذلت والوں میں سے بولا مجھے فرصت دے اس دن تک کہ لوگ اٹھائے جائیں فرمایا تجھے مہلت ہے۔

سوال نمبر۲: درج ذیل کے معانی تحریر کریں؟

(۱) اَلصَّيْدُ (۲) اَلْاِثْمِ (۳) فِسْقٌ (۴) قَسِيَةٌ (۵) فَتْرَةٌ (۶) اَلْغُرَابُ (۷) خِزْیٌ (۸) اَلْجُرُوْحِ۔

جواب: معانی الالفاظ:

(۱) شکار (۲) گناہ (۳) نافرمانی (۴) سخت (۵) چھوڑنا (۶) کوہ (۷) ذلت (۸) زخم۔

﴿حصہ دوم...... تجوید﴾

سوال نمبر۳: درج ذیل اجزاء کا جواب دیں؟

(الف) ''شروع قرأت، شروع سورت'' کا کیا مطلب ہے؟ اس میں کتنی اور کون کون سی وجہیں جائز ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں؟

(ب) صفت کسے کہتے ہیں؟ جن حروف میں صفت ہمس اور صفت شدت پائی جاتی ہے انہیں کس طرح ادا کرنا چاہیے؟ اور وہ کون کون سے حروف ہیں؟

(ج) حروف کو پر پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟ اور وہ کون کون سے حروف ہیں جو ہمیشہ پر ہوتے ہیں؟ نیز جس راء میں امالہ کیا جائے، تو وہ پر ہوگی یا باریک؟

جواب: (الف) شروع قرأت وشروع سورت کا مطب: جب شروع سورت سے قرأت کی ابتداء کی جائے، تو تعوذ وتسمیہ دونوں پڑھنی چاہییں۔ ان کے درمیان وصل یعنی ملا کر پڑھنا اور فصل یعنی وقف کے ساتھ یا ایک پر وقف اور دوسرے پر فصل یا پہلے پر وصل اور دوسرے پر وصل یا پہلے پر وصل اور دوسرے پر وقف کرنا یہ تمام صورتیں جائز ہیں۔

پہلی صورت کو وصل کل، دوسری کو فصل کل، تیسری کو فصل اوّل اور وصل ثانی اور چوتھی صورت کو وصل اول فصل ثانی کہتے ہیں۔ تو اس میں کل صورتیں چار ہوئیں جو تمام جائز ہیں۔

(ب) صفت کی تعریف: حروف کی ایسی کیفیت جس سے ایک مخرج کے کئی حروف کے درمیان فرق ہو جائے۔

صفت ہمس وصفت شدت کے حروف کی ادائیگی کا طریقہ: وہ حروف جن میں صفت ہمس پائی جاتی ہے ان کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں اس قدر کمزوری سے ٹھہرے کہ سانس جاری اور آواز پست رہے جبکہ صفت شدت والے حروف ادا کرتے وقت آواز اس قدر مخرج میں سختی سے ٹھہرے کہ آواز بند اور

سخت ہو جائے۔

صفت ہمس والے حروف: ف، ح، ث، ہ، ش، خ، ص، س، ک، ت۔

صفت شدت والے حروف:

ا، ج، د، ق، ط، ب، ک، ت۔

(ج) حرف کو پر پڑھنے کا طریقہ:

زبان کی جڑ تالو کی طرف بلند ہوتی ہے۔

حروف: حروف مستعلیہ ہمیشہ پر پڑھے جاتے ہیں وہ یہ ہیں: خص، ضغط، قظ

راء کا حکم: جس راء پر امالہ کیا جائے وہ باریک ہوگی۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1438ھ/2017ء

وقت: تین گھنٹے دوسرا پرچہ: حدیث کل نمبر: ۱۰۰

﴿حصہ اوّل...... حدیث﴾

سوال نمبرا: درج ذیل میں سے کسی دو احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ (۱۵+۱۵=۳۰)

(الف) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استوصوا بالنساء خيرا فان المرأة خلقت من ضلع وان اعوج مافی الضلع أعلاه فان ذهبت تقيمه كسرته وان تركته لم يزل اعوج فاستوصوا بالنساء۔

(ب) عن ابی سفيان صخر بن حزب رضی الله عنه فی حديثه الطويل فی قصة هرقل أن هرقل قال لابی سفيان فماذا يامركم به؟ يعنی النبی صلى الله عليه وسلم قال قلت يقول اعبدوا الله وحده ولاتشركوا به شيئا واتركوا مايقول آباء كم ويامرنا بالصلاة والصدق والعفاف والصلة۔

(ج) عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلى الله عليه وسلم قال الناس معادن كمعادن الذهب والفضة خيارهم فی الجاهلية خيارهم فی الاسلام اذا فقهوا والارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وماتناكر منها اختلف۔

(د) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول جعل الله الرحمة مائة جزء فأمسك عنده تسعة وتسعين وأنزل فی الارض جزء واحدا فمن ذلك الجزء يتراحم الخلائق حتى ترفع الدابة حافرها عن ولدها خشية ان تصيبه۔

سوال نمبر۲: درج ذیل میں سے کسی ایک حدیث شریف پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

(الف) عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلى الله عليه وسلم قال تعس عبد الدينار والدرهم والقطيفة والخميصة ان اعطى رضی وان لم يعط لم يرض۔

(ب) عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول اله صلى الله عليه وسلم لاتتخذوا الضيعة فترغبوا فی الدنيا۔

سوال نمبر۳: درج ذیل میں سے کسی پانچ الفاظ کے معانی تحریر کریں؟ (۵×۲=۱۰)

(۱) رَاعٍ (۲) اَلْجِيْرَانِ (۳) اَلصِّهْر (۴) اُولُوالْاَحْلَامِ (۵) اَلْحَرْب

(٦) اَلسِّلَاح (٧) زِمَامٌ۔

﴿حصہ دوم...... عقائد﴾

سوال نمبر۴: درج ذیل میں سے کسی دو اجزاء کا جواب دیں۔

(الف) قبروں پر تلاوت کرنے اور مرنے والوں کو اس کا ثواب پہنچانے کا کیا حکم ہے؟ اپنا موقف دلائل سے ثابت کریں؟ (۲۰)

(ب) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حالت بیداری میں بھی ممکن ہے؟ دلائل سے مزین اپنا مؤقف سپرد قلم کریں؟ (۲۰)

(ج) نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مدلل اور جامع مضمون تحریر کریں؟ (۲۰)

☆☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2017ء

دوسرا پرچہ: حدیث

﴿حصّہ اوّل...... حدیث شریف﴾

سوال نمبر۱: درج ذیل احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(الف) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استوصوا بالنساء خيرا فان المرأة خلقت من ضلع وان اعوج مافی الضلع أعلاه فان ذهبت تقيمه كسرته وان تركته لم يزل اعوج فاستوصوا بالنساء۔

(ب) عن ابی سفيان صخر بن حرب رضی الله عنه فی حديثه الطويل فی قصة هرقل أن هرقل قال لابی سفيان فماذا يامركم به؟ يعنی النبی صلى الله عليه وسلم قال قلت يقول اعبدوا الله وحده ولاتشركوا به شيئا واتركوا مايقول آباءكم ويامرنا بالصلاة والصدق والعفاف والصلة۔

(ج) عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلى الله عليه وسلم قال الناس معادن كمعادن الذهب والفضة خيارهم فی الجاهلية خيارهم فی الاسلام اذا فقهوا والارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وماتناكر منها اختلف۔

(د) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول جعل الله الرحمة مائة جزء فأمسك عنده تسعة وتسعين وأنزل فی الارض جزء واحدا

فمن ذلك الجزء تيراحم الخلائق حتى ترفع الدابة حافرها عن ولدها خشية ان تصيبه .

جواب: ترجمۃ الاحادیث: (الف) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو، کیونکہ عورت کی تخلیق پسلی سے ہوئی ہے اور پسلی کا سب سے ٹیڑھا حصہ اس کا بالائی حصہ ہے۔ اگر تو اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرے گا تو اسے توڑ دے گا اور اگر تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دے گا تو وہ بدستور ٹیڑھی ہی رہے گی، سو تم عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو۔

(ب) حضرت ابوسفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ ہرقل کے متعلق اپنی طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ ہرقل نے ابوسفیان سے کہا: وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے؟ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت ابوسفیان) کہتے ہیں کہ میں نے کہا وہ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں صرف اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور جو کچھ تمہارے باپ دادا کہتے ہیں اسے چھوڑ دو۔ آپ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم نماز پڑھیں اور صدق و پاکدامنی اور صلہ رحمی کو اپنائیں۔

(ج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: لوگ کانیں ہیں جیسے سونے اور چاندی کی کانیں ہوتی ہیں، جو ان میں سے زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہ زمانہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ انہیں دین کا علم حاصل ہو۔ روحیں مجتمع لشکر ہیں جو ایک دوسرے کو پہچان لیں وہ مانوس ہو جاتی ہیں اور جو ایک دوسرے کو نہ پہچان سکیں وہ مخالف ہو جاتی ہیں۔

(د) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے بنائے۔ ان میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لیے اور ایک حصہ زمین پر نازل فرمایا، تو اسی ایک حصہ سے مخلوقات ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔ حتیٰ کہ اس حصہ رحمت کی وجہ سے جانور یہ اپنے بچے پر اپنا پاؤں تک اٹھاتا ہے کہ کہیں اسے تکلیف نہ ہو۔

سوال نمبر۲: درج ذیل احادیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(الف) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہلاک ہو گیا درہم و دینار اور سیاہ دھاریدار قیمتی کپڑے کا لالچی بندہ کہ اگر اس کو مل جائے، تو راضی ہوتا ہے، اگر نہ ملے تو راضی نہیں ہوتا۔

(ب) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِی الدُّنْيَا .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاگیریں حاصل نہ کرو اس طرح تم دنیا کے راغب ہو جاؤ گے۔

سوال نمبر۳: درج ذیل الفاظ کے معانی تحریر کریں؟

(۱) راع (۲) الجیران (۳) الصهر (۴) الوالاحلام (۵) الحرب (۶) السلاح (۷) زمام۔

(۱) چرواہا (۲) ہمسایہ (۳) سسرالی رشتہ (۴) حلم والے (۵) لڑائی (۶) اسلحہ (۷) لگام/نکیل۔

﴿حصہ دوم...... عقائد﴾

سوال نمبر۴: درج ذیل اجزاء کا جواب دیں؟

(الف) قبروں پر تلاوت کرنے اور مرنے والوں کو اس کا ثواب پہنچانے کا کیا حکم ہے؟ اپنا مؤقف دلائل سے ثابت کریں۔

جواب: اہل قبور کے لیے مسلمانوں کا ہر عمل خواہ قرآن پاک کی تلاوت ہو یا کلمہ طیبہ کا ورد ہو، حق اور درست ہے۔ علماء اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ اس کا ثواب اہل قبور کو پہنچتا ہے، کیونکہ مسلمان یہ پڑھنے کے بعد یہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! جو ہم نے تلاوت کی اس کا ثواب فلاں کو پہنچا۔ اختلاف اس صورت میں ہے جب دعا نہ کرے۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب یہ ہے کہ ثواب نہیں پہنچتا۔ متاخرین علماء شافعیہ اور باقی تینا اماموں کی طرح قائل ہیں کہ تلاوت اور ذکر کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ اسی پر لوگوں کا عمل ہے، جس چیز کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔ امام حجت قطب الارشاد سیّدنا عبداللہ بن علوی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب سبیل الاذکار میں فرماتے ہیں کہ اہل قبور کو برکت کے لحاظ سے عظیم ترین اور بہت نفع دینے والی جو چیز بطور ہدیہ پیش کی جاتی ہے وہ قرآن کی تلاوت اور اس کا ایصال ہے۔

(ب) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حالت بیداری میں بھی ممکن ہے؟ دلائل سے مزین اپنا مؤقف سپرد قلم کریں؟

جواب: بیداری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت صرف ممکن ہی نہیں واقع بھی ہے۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ بہت سے صوفیاء کرام کو خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی پھر بیداری میں بھی ہوئی اور انہوں نے مختلف مسائل کے بارے میں دریافت کیا۔

دلائل: اس کی دلیل وہ حدیث ہے، جو امام مسلم اور دیگر محدثین نے بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہماری خواب میں زیارت کی وہ عنقریب ہماری بیداری کی حالت میں بھی زیارت کرے گا اور شیطان ہماری صورت میں ظاہر نہیں ہو سکتا۔

علماء فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ خوشخبری دینا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جس شخص کو خواب میں آپ کی زیارت ہوئی اللہ نے چاہا تو اسے بیداری میں بھی ضرور زیارت ہوگی' اگرچہ وفات سے کچھ دیر پہلے ہی ہو۔ اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت آخرت یا عالم برزخ میں ہوگی' کیونکہ اس وقت تو تمام امتوں کو آپ کی زیارت ہوگی۔

یہ حدیث قوی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (روحانی طور پر) کائنات کو بھرے ہوئے ہیں' کیونکہ یہ حدیث مشرق اور مغرب کے ہر شخص کو شامل ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مذکورہ احادیث سے مجموعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جسم اقدس اور روح کے ساتھ زندہ ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں چاہتے ہیں تشریف لے جاتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کی طرح نظروں سے پوشیدہ ہیں۔

(ج) نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مدلل اور جامع مضمون تحریر کریں؟

جواب: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں اور بشر بھی اور ان کے درمیان کوئی منافات نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہم نے مریم کی طرف اپنی طرف سے روح کو بھیجا تو وہ ان کے سامنے تندرست انسان کی شکل میں آ گئے''۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نوری مخلوق ہونے کے باوجود انسانی شکل میں جلوہ گر ہوئے۔ جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا انکار کرے وہ کافر اور جو نورانیت کا انکار کرے وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تحقیق تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور آیا اور کتاب مبین''۔

نور سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جیسا کہ تفسیر ابن عباس، تفسیر کبیر، تفسیر طبری، جلالین، تفسیر خازن اور روح المعانی میں مذکور ہے۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشھادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1438ھ/2017ء

وقت: تین گھنٹے — **تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ** — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل...... فقہ﴾

سوال نمبر۱: ویجب طلبہ ممن ھو معہ ان کان فی محل لاتشح بہ النفوس۔

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، خط کشیدہ صیغہ بنائیں اور مذکورہ مسئلہ کی تشریح کریں؟ (۵+۵+۵+۵=۲۰)

(ب) نورالایضاح کی روشنی میں بتائیں کہ غسل کی کل کتنی سنتیں ہیں؟ ان میں سے کوئی پانچ سپرد قلم کریں؟ (۵+۱۰=۱۵)

سوال نمبر۲: (الف) واجبات نماز کل کتنے ہیں؟ ان میں سے کوئی آٹھ واجبات تحریر کریں؟ (۴+۱۶=۲۰)

(ب) ایسے عذر کل کتنے ہیں جن کی وجہ سے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا حکم ساقط ہو جاتا ہے؟ ان میں سے کوئی پانچ لکھیں۔ (۵+۱۰=۱۵)

سوال نمبر۳: (الف) ینقسم الصوم الی ستۃ اقسام فرض وواجب ومسنون ومندوب ونفل ومکروہ۔

عبارت کا ترجمہ کریں اور اقسام مذکورہ کی مثالوں سے وضاحت کریں؟ (۲+۱۸=۲۰)

(ب) مصارف زکوٰۃ کتنے ہیں؟ کوئی سے پانچ مصارف کے نام لکھیں؟ (۵+۱۰=۱۵)

﴿حصہ دوم...... اصولِ فقہ﴾

سوال نمبر۴: علم اصول فقہ کی تعریف کریں نیز اجماع اور قیاس کی تعریفات تحریر کریں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

سوال نمبر۵: اقسام حقیقت کی تعریفات سپرد قلم کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر۶: امر مطلق کی وضاحت کریں نیز حسن کے اعتبار سے مامور بہ کی اقسام مع تعریفات وامثلہ بیان کریں؟ (۵+۱۰=۱۵)

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1438ھ/ 2017ء

وقت: تین گھنٹے — **تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ** — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل...... فقہ﴾

سوال نمبر۱: ویجب طلبہ ممن ھو معہ ان کان فی محل لاتشح بہ النفوس .

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، خط کشیدہ صیغہ بنائیں اور مذکورہ مسئلہ کی تشریح کریں؟ (۵+۵+۵+۵=۲۰)

(ب) نورالایضاح کی روشنی میں بتائیں کہ غسل کی کل کتنی سنتیں ہیں؟ ان میں سے کوئی پانچ سپرد قلم کریں؟ (۵+۱۰=۱۵)

سوال نمبر۲: (الف) واجبات نماز کل کتنے ہیں؟ ان میں سے کوئی آٹھ واجبات تحریر کریں؟ (۴+۱۶=۲۰)

(ب) ایسے عذر کل کتنے ہیں جن کی وجہ سے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا حکم ساقط ہو جاتا ہے؟ ان میں سے کوئی پانچ لکھیں۔ (۵+۱۰=۱۵)

سوال نمبر۳: (الف) ینقسم الصوم الی ستۃ اقسام فرض وواجب ومسنون ومندوب ونفل ومکروہ .

عبارت کا ترجمہ کریں اور اقسام مذکورہ کی مثالوں سے وضاحت کریں؟ (۲+۱۸=۲۰)

(ب) مصارف زکوٰۃ کتنے ہیں؟ کوئی سے پانچ مصارف کے نام لکھیں؟ (۵+۱۰=۱۵)

﴿حصہ دوم...... اصولِ فقہ﴾

سوال نمبر۴: علم اصول فقہ کی تعریف کریں نیز اجماع اور قیاس کی تعریفات تحریر کریں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

سوال نمبر۵: اقسام حقیقت کی تعریفات سپرد قلم کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر۶: امر مطلق کی وضاحت کریں نیز حسن کے اعتبار سے مامور بہ کی اقسام مع تعریفات وامثلہ بیان کریں؟ (۵+۱۰=۱۵)

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2017ء

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

﴿حصّہ اوّل...... فقہ﴾

سوال نمبر۱: وَيُجِبُ طَلَبُهُ مِمَّنْ هُوَ مَعَهُ اِنْ كَانَ فِيْ مَحَلٍ لَّا تَشُحَّ بِهِ النُّفُوْسُ ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں، خط کشیدہ صیغہ بتائیں اور مذکورہ مسئلہ کی تشریح کریں؟

(ب) نورالایضاح کی روشنی میں بتائیں کہ غسل کی کل کتنی سنتیں ہیں؟ ان میں سے کوئی پانچ سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: اور واجب ہے پانی طلب کرنا اس سے جو اس کے ساتھ ہے اگر وہ ایسی جگہ پر ہو کہ لوگ وہاں کنجوسی نہ کرتے ہوں۔

صیغہ: صیغہ واحد مؤنث غالب منفی فعل مضارع معروف از باب نَصَرَ يَنْصُرُ ۔

مسئلہ کی تشریح: مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ مسئلہ یہ بیان کررہے ہیں کہ اگر کسی آدمی کے پاس پانی نہ ہو اور وہ نماز پڑھنا چاہتا ہے تو پھر اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے ساتھی دوست سے پانی طلب کرے اور وضو کر کے نماز پڑھے لیکن اگر ایسی جگہ پر ہے کہ وہاں کے لوگ کنجوس ہیں اور معلوم ہے کہ پانی مانگنے پر وہ نہیں دیں گے تو پھر پانی طلب کرنا واجب نہیں۔ پھر اگر کچھ زائد رقم پاس ہو تو ان سے خرید کر وضو کرے اور نماز پڑھے۔

(ب) غسل کی سنتیں: غسل کی کل بارہ سنتیں ہیں جن میں سے پانچ درج ذیل ہیں؟

(۱) بسم اللہ کے ساتھ ابتداء کرنا (۲) نیت کرنا (۳) دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھونا (۴) اگر نجاست ہو تو اسے الگ طور پر صاف کرنا (۵) شرمگاہ کو دھونا (استنجاء کرنا)

سوال نمبر۲: (الف) واجبات نماز کل کتنے ہیں؟ ان میں سے کوئی آٹھ واجبات تحریر کریں؟

(ب) ایسے عذر کل کتنے ہیں جن کی وجہ سے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا حکم ساقط ہو جاتا ہے؟ ان میں سے کوئی پانچ لکھیں۔

جواب (الف) واجبات صلوٰۃ: نماز کے کل واجب اٹھارہ ہیں۔ ان میں سے آٹھ درج ذیل ہیں:

(۱) لفظ سلام (۲) وتر میں دعائے قنوت (۳) تعدیل ارکان ۱۔ سورۃ فاتحہ پڑھنا۔ ۲۔ کوئی سورت

ملانا۔۳-تعدیل ارکان۔۴- پہلا قعدہ بیٹھنا۔۵-آخری قعدہ میں تشہد پڑھنا۔

(ب) اعذار ترکِ جماعت: کل اعذار ترک صلوٰۃ اٹھارہ ہیں جن میں سے پانچ حسب ذیل ہیں:

(۱) شدید بارش (۲) شدید سردی (۳) خوف دشمن (۴) سخت اندھیرا (۵) قید۔

سوال نمبر۳: (الف) ینقسم الصوم الی ستة اقسام فرض وواجب ومسنون ومندوب ونفل ومکروہ

عبارت کا ترجمہ کریں اور اقسام مذکورہ کی مثالوں سے وضاحت کریں؟

(ب) مصارف زکوٰۃ کتنے ہیں؟ کوئی سے پانچ مصارف کے نام لکھیں؟

جواب: (الف)

ترجمہ: اور روزہ چھ اقسام کی طرف تقسیم ہوتا ہے: فرض، واجب، مسنون، مندوب، نفل اور مکروہ۔

اقسام کی وضاحت:

مصارف زکوٰۃ: قرآن کریم میں جو مصارف زکوٰۃ بیان کئے گئے ہیں وہ سات ہیں:

۱-فقیر: جس کے پاس اتنا مال ہو جو نصاب کے مطابق نہ ہو خواہ وہ خود تندرست ہو۔

۲- مسکین: وہ شخص ہے جس کے پاس ایک وقت کا بھی کھانا نہ ہو۔

۳-مکاتب: یعنی غلام آزاد کرانے کے لئے (جو فی زمانہ نہیں ہے۔)

۴-مدیون: جس پر قرضہ موجود ہو لیکن وہ ادا کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو۔

۵-فی سبیل اللہ: وہ شخص ہے، جو اعلاء کلمۃ الحق کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہو۔

۶-ابن السبیل: ایسا مسافر جس کے پاس مال نہ ہو، مگر وطن میں اس کے پاس دولت ہو۔

۷: عاملین: وہ لوگ جن کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا گیا ہو۔

﴿حصہ دوم...... اصولِ فقہ﴾

سوال نمبر۴: علم اصول فقہ کی تعریف کریں نیز اجماع اور قیاس کی تعریفات تحریر کریں؟

جواب:

اصول فقہ: ایسے قواعد کا جاننا جس کے ذریعے سے شرعی احکام کا استنباط کیا جائے۔

اجماع: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد کسی خاص دور میں تمام مجتہدین کا خاص دلیل کے ساتھ کسی شرعی حکم پر متفق ہو جانا۔

قیاس: مشترعلت کی وجہ سے فرع کو، حکم میں اصل کے ساتھ ملا دینا جیسے جمعہ کی اذان کے بعد خرید و فروخت کی ممانعت قرآن کی نص سے ثابت ہے، تو کاشتکاری کو بھی اسی پر قیاس کیا جائے۔

سوال نمبر۵: اقسامِ حقیقت کی تعریفات سپرد قلم کریں؟

جواب: حقیقت کی تین اقسام ہیں: (۱) حقیقت متعذرہ (۲) حقیقت مہجورہ (۳) حقیقت مستعملہ۔

حقیقت متعذرہ: اس سے وہ حقیقی معنی مراد ہے جس پر عمل کرنا مشکل ہو مثلاً اگر کوئی شخص کہے کہ میں ہنڈیا نہیں کھاؤں گا تو حقیقی معنی کے اعتبار سے نفس ہنڈیا کھانا مراد ہوگا لیکن ہنڈیا کوئی بھی نہیں کھا سکتا لہٰذا یہ حقیقت متعذرہ ہے۔

حقیقت مہجورہ: وہ حقیقی معنی مراد ہے جس پر لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہو مثلاً گھر میں قدم رکھنے کا حقیقی معنی پاؤں رکھنا ہے لیکن اب عرف عام میں اس سے مراد محض داخل ہونا ہے وہ جس طریقے سے بھی ہو، قدم رکھنے والا معنی چھوڑ دیا گیا ہے۔

حقیقتِ مستعملہ: وہ حقیقی معنی ہے جس پر عمل کیا جاتا ہو اگرچہ اس کے مجازی معنی پر عمل ہوتا ہو مثلاً گندم کھانے سے گندم کے دانے کھانا مراد لینا حقیقت ہے اور آٹا، ستو وغیرہ مراد لینا مجازی معنی ہوگا اور یہ دونوں معانی مستعمل ہیں۔

سوال نمبر۶: امر مطلق کی وضاحت کریں نیز حسن کے اعتبار سے مامور بہ کی اقسام مع تعریفات و امثلہ بیان کریں؟

جواب: امر مطلق: بعض اوقات کسی قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس امر پر عمل کرنا لازم ہے یا کسی دلیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر عمل کرنا ضروری نہیں بلکہ محض مستحب کے درجہ میں ہے۔ اگر ان دونوں صورتوں میں سے کوئی نہ ہو تو وہ امر مطلق کہلاتا ہے۔

مامور بہ کی اقسام (باعتبار حسن): حسن کے اعتبار سے مامور کی دو قسمیں ہیں:

(۱) حسن بنفسہٖ (۲) حسن لغیرہٖ۔

(۱) حسن بنفسہٖ: وہ مامور بہ ہے جس میں ذاتی طور پر اچھائی اور خوبی پائی جائے مثلاً اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، انعام دینے کا شکریہ ادا کرنا اور سچ بولنا وغیرہ وغیرہ۔

(۲) حسن لغیرہٖ: وہ مامور بہ ہے جس کا حسن غیر کی وجہ سے ہو جیسے وضو کرنا بذات خود کوئی عبادت نہیں لیکن نماز جنت کی چابی ہونے کی وجہ سے اس میں حسن پیدا ہو گیا۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1438ھ/ 2017ء

وقت: تین گھنٹے چوتھا پرچہ: صرف کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل...... علم الصیغہ﴾

سوال نمبر۱: (الف) کلمہ کی اقسامِ ثلاثہ کی تعریفات وامثلہ بیان کریں نیز بتائیں کہ لفظ دیز کلمہ ہے یا نہیں؟ اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو اس کی وجہ تحریر کریں؟ (۱۵+۵=۲۰)

(ب) ماضی معروف اور ماضی مجہول کی تعریف ومثال بیان کریں نیز بتائیں کہ کیا امر بھی مجہول ہوتا ہے؟ (۵+۵+۵=۱۵)

سوال نمبر۲: (الف) اقسامِ حروف کے اعتبار سے فعل کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ اس بارے میں صاحب علم الصیغہ نے کتنے اقوال بیان کیے ہیں؟ تحریر کریں؟ (۸+۱۲=۲۰)

(ب) فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد کے کتنے اور کون کون سے اوزان ہیں؟ ماضی کے ہر ایک وزن سے اس کا مضارع تحریر کریں؟ (۳+۱۲=۱۵)

سوال نمبر۳: (الف) درج ذیل صیغوں میں سے کسی چار کی ہمزہ کی تخفیف کا قاعدہ جاری کریں؟ (۴+۵=۲۰)

اِیْتَمَرَ، سَلُوْنِیْ، اُخْذُ، اَوَامِرُ، نَسَلُ.

(ب) نون ثقلیہ کے لاحق ہونے سے مضارع میں کیا تبدیلی آتی ہے؟ نیز بتائیں کہ نون خفیفہ کے احکام نون ثقلیہ جیسے ہیں یا ان میں کوئی فرق ہے؟ وضاحت کریں؟ (۵+۱۰=۱۵)

﴿حصہ دوم...... خاصیات ابواب﴾

سوال نمبر۴: درج ذیل مثالوں کے بارے میں بتائیں کہ کس باب کی کون سی خاصیت ان میں پائی جاتی ہے؟ (۳×۵=۱۵)

حَاضَ خَالِدٌ، عَرُقَ زَیْدٌ، تَخَتَّمَ زَیْدٌ.

سوال نمبر۵: درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ سپرد قلم کریں؟ (۳×۵=۱۵)

قصر، تعمل، وجدان۔

سوال نمبر ۶: درج ذیل ابواب میں سے ہر ایک کا ایک ایک خاصہ مع مثال تحریر کریں؟ (۳×۵=۱۵)
سَمِعَ یَسْمَعُ، اِفْعَالُ، اِفْتِعَالِ۔

☆☆☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2017ء

﴿چوتھا پرچہ: صرف﴾

سوال نمبر ۱: (الف) کلمہ کی اقسام ثلاثہ کی تعریفات وامثلہ بیان کریں نیز بتائیں کہ لفظ دیز کلمہ ہے یا نہیں؟ اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو اس کی وجہ تحریر کریں؟

(ب) ماضی معروف اور ماضی مجہول کی تعریف ومثال بیان کریں نیز بتائیں کہ کیا امر بھی مجہول ہوتا ہے؟

جواب: (الف) اقسام ثلاثہ کی تعریفات:

اسم کی تعریف: اسم وہ کلمہ ہے، جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو جیسے رَجُلٌ اور ضَارِبٌ۔

فعل کی تعریف: فعل وہ کلمہ ہے، جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں یعنی ماضی، حال اور استقبال (مستقبل) میں سے کسی ایک سے ملا ہوا ہو جیسے ضَرَبَ (فعل ماضی) یَضْرِبُ (فعل مضارع میں حال واستقبال دونوں زمانے پائے جاتے ہیں)

حرف کی تعریف: حرف وہ کلمہ ہے، جو مستقل معنی پر نہ دلالت کرے یعنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر اس کا معنی سمجھ نہ آئے جیسے مِنْ اور اِلٰی۔

کلمہ دیز: لفظ مہمل جیسے جسق و دیز وغیرہ کلمہ نہیں ہیں۔

(ب) ماضی معروف کی تعریف: فعل ماضی میں اگر فعل کی نسبت کام کرنے والے کی طرف کی جائے، تو اسے فعل ماضی معروف کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ۔

ماضی مجہول کی تعریف: اگر فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہو، تو وہ فعل مجہول کہلاتا ہے، جیسے ضُرِبَ۔

امر بھی مجہول ہوتا ہے: دوسرے افعال کی طرح امر بھی معروف ہوتا ہے اور مجہول بھی۔

سوال نمبر ۲: (الف) اقسام حروف کے اعتبار سے فعل کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ اس بارے میں صاحب علم الصیغہ نے کتنے اقوال بیان کیے ہیں؟ تحریر کریں؟

(ب) فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد کے کتنے اور کون کون سے اوزان ہیں؟ ماضی کے ہر ایک وزن

سے اس کا مضارع تحریر کریں؟

جواب: (الف) فعل کی اقسام: اقسام حروف کے اعتبار سے فعل کی چار قسمیں ہیں جنہیں چہار اقسام بھی کہا جاتا ہے۔(۱) صحیح (۲) مہموز (۳) معتل (۴) مضاعف۔

اقوال: صاحب علم الصیغہ نے دو اقوال نقل کیے ہیں:

(۱) چار (۲) دس۔

(ب) فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد کے اوزان: فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد کے تین اوزان ہیں:

(۱) فَعَلَ جیسے ضَرَبَ (۲) فَعِلَ جیسے سَمِعَ (۳) فَعُلَ جیسے کَرُمَ۔

مضارع: فَعَلَ (ماضی) سے مضارع تین وزن پر آتا ہے: (۱) یَفْعُلُ جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ (۲) یَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ (۳) یَفْعَلُ جیسے فَتَحَ یَفْتَحُ۔

فَعِلَ (ماضی) سے مضارع دو وزن پر آتا ہے۔(۱) یَفْعَلُ جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ (۲) یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ۔

فَعُلَ (ماضی) سے مضارع صرف یَفْعُلُ کے وزن پر آتا ہے، جیسے کَرُمَ یَکْرُمُ۔

سوال نمبر ۳: (الف) درج ذیل صیغوں میں سے کسی چار میں، ہمزہ کی تخفیف کا قاعدہ جاری کریں؟

اِیْتَمَرَ، سَلُوْنِیْ، اُخُذْ، اَوَامِرُ، نَسَلُ۔

(ب) نون ثقلیہ کے لاحق ہونے سے مضارع میں کیا تبدیلی آتی ہے؟ نیز بتائیں کہ نون خفیفہ کے احکام نون ثقلیہ جیسے ہیں یا ان میں کوئی فرق ہے؟ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) اِیْتَمَرَ: ہمزہ متحرکہ کے بعد ہمزہ ساکنہ ہو، تو اسے ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے، جیسے اِیْتَمَرَ جو اصل میں اِءْتَمَرَ تھا۔

سَلُوْنِیْ: جو ہمزہ، حروف ساکن غیر مدہ اور یائے تصغیر کے علاوہ یاء کے بعد واقع ہو، تو اس کی حرکت ماقبل کی طرف نقل کرتے ہوئے اس ہمزہ کو حذف کرنا جائز ہے، جیسے اِسْأَلْ سے سَلْ۔

اُخُذْ: ہمزہ متحرکہ کے بعد ہمزہ ساکنہ ہو، تو اسے ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے، جیسے اُخُذْ اصل میں اُءْخُذْ تھا۔

اَوَامِرُ: اگر دو متحرک ہمزے اکٹھے ہو جائیں اور ان میں سے ایک مکسور ہو، تو دوسرے ہمزے کو یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے اَوَامِرُ جو اصل میں اَءَامِرُ تھا۔

نَسَلُ: جو ہمزہ، حرف ساکن غیر مدہ اور یائے تصغیر کے علاوہ یاء کے بعد واقع ہو، تو اس کی حرکت سے ماقبل کی طرف نقل کرتے ہوئے اس ہمزہ کو حذف کرنا جائز ہے، جیسے نَسَلُ جو اصل میں نَسْئَلُ تھا۔

(ب) مضارع میں تبدیلی: نون ثقیلہ تمام صیغوں میں آتا ہے یفعل، تفعل، افعل اور نفعل میں

نون ثقیلہ سے پہلا حروف مفتوح ہوتا ہے۔ جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر کے صیغوں سے نون اعرابی گر جاتا ہے۔ الف تثنیہ باقی رہتا ہے اور اس کے بعد نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے' جیسے لَيَبْعَانِّ جمع مذکر کے صیغوں سے واؤ گر جاتی ہے اور ماقبل کل ضمہ باقی رہتا ہے' جیسے لِيَفْعَلُنَّ ۔ جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر کے صیغوں میں نون جمع اور نون ثقیلہ کے درمیان الف فاصل لاتے ہیں تا کہ تین نون اکٹھے نہ ہو جائیں جیسے لَيَفْعَلْنَانِّ، لَتَفْعَلْنَانِّ، ان دو صیغوں میں بھی نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے۔

نونِ ثقیلہ اور خفیفہ کے درمیان فرق: نونِ خفیفہ تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغوں میں نہیں آتا، باقی صیغوں میں اس کا حال وہی ہے' جو نون ثقیلہ کا ہے۔

﴿حصہ دوم...... خاصیات ابواب﴾

سوال نمبر۴: درج ذیل مثالوں کے بارے میں بتائیں کہ کس باب کی کون سی خاصیت ان میں پائی جاتی ہے؟

حَاضَ خَالِدٌ، عَرُفَ زَيْدٌ، تَخَتَّمَ زَيْدٌ

(۱) حَاضَ خَالِدٌ: اس مثال میں باب نَصَرَ يَنْصُرُ کا خاصہ اتخاذ پایا جاتا ہے۔

(۲) عَرُفَ زَيْدٌ: اس مثال میں باب كَرُمَ کی خاصیت یعنی معنی میں خلقی اوصاف کا ہونا پایا جاتا ہے یعنی فرید عارف ہوا، جب معرفت زید کا ملکہ راسخ ہو جائے۔

(۳) تختم زید: اس مثال میں باب تفعّل کا خاصہ لبس ماخذ پایا جاتا ہے۔

سوال نمبر۵: درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ سپرد قلم کریں؟

قصر، تعمل، وجدان۔

جواب: (۱) قصر کی تعریف: اختصار کے لیے مرکب سے کوئی کلمہ مشتق کرنا جیسے هَلَّلَتْ عَابِدَةٌ عابدہ نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھا۔

(۲) تعمل: ماخذ کو عمل میں لانا جیسے خَبَزَتْ عَابِدَةٌ (عابدہ نے روٹی کھائی)

(۳) وجدان: کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ موصوف پانا جیسے اَبْخَلْتُ زَيْدًا ۔

سوال نمبر۶: درج ذیل ابواب میں سے ہر ایک کا ایک ایک خاصہ مع مثال تحریر کریں؟

سَمِعَ يَسْمَعُ، اِفْعَالٌ، اِفْتِعَالٌ ۔

(۱) سَمِعَ يَسْمَعُ: تحول جیسے اَسِدَ (وہ اخلاق یا اوصاف میں شیر کی طرح ہوا)

(۲) اِفْعَالٌ: بلوغ یعنی کسی شے کا ماخذ میں داخل ہونا جیسے اَصْبَحَ زَيْدٌ (زید صبح کے وقت داخل ہوا)

(۳) افتعال: تخییر یعنی فاعل کا اپنے لیے کام کرنا جیسے اِكْتَلَتْ عَابِدَةٌ حِنْطَةً (عابدہ نے اپنے لیے گندم ماپی)

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1438ھ/2017ء

وقت: تین گھنٹے — **پانچواں پرچہ: نحو** — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں میں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل...... تفہیم النحو﴾

سوال نمبر۱: (الف) کلمہ کی تین قسمیں ہیں وجہ حصر بیان کریں نیز ہر قسم کی کوئی دو دو مثالیں سپرد قلم کریں؟ (۸+۲۰=۲۰)

(ب) مفعول مالم یسم فاعلہ اور مستثنیٰ کی تعریف سپرد قلم کریں؟ (۵+۵=۱۰)

سوال نمبر۲: (الف) وجوہ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی کتنی قسمیں ہیں؟ آپ ان میں سے کوئی تین قسمیں مع اعراب لکھیں۔ (۵+۱۵=۲۰)

(ب) مرفوعات کی تعریف کریں، نیز کوئی سے پانچ مرفوع تحریر کریں؟ (۵+۵=۱۰)

سوال نمبر۳: (الف) مضمر کی تعریف کر کے بتائیں کہ ضمیر منفصل کے استعمال کے لیے کیا شرط ہے؟ نیز ضمیر شان اور ضمیر قصہ کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟ (۵+۵+۱۰=۲۰)

(ب) اسم تفضیل کا استعمال کتنے اور کون کون سے طریقوں سے ہوتا ہے؟ وضاحت کریں؟ (۱۰)

﴿حصہ دوم...... شرح مائۃ عامل﴾

سوال نمبر۴: (الف) شرح مائۃ عامل اور مائۃ عامل دونوں کے مصنفین کے نام تحریر کریں؟ (۵+۵=۱۰)

(ب) لفظ "الی" کتنے معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے؟ ان میں سے کسی دو کی مثالیں دے کر وضاحت کریں؟ (۲+۸=۱۰)

سوال نمبر۵: (الف) حروف مشبہ بالفعل کس کس معنی میں استعمال ہوتے ہیں؟ (۵×۴=۲۰)

(ب) فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف لکھیں نیز لفظ "اَنْ" کا دوسرا نام بیان کریں؟ (۸+۲=۱۰)

سوال نمبر۶: (الف) فعل مضارع پر "اِنْ" داخل ہو تو کب جزم واجب ہوتی ہے اور کب واجب نہیں ہوتی؟ (۵+۵=۱۰)

(ب) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی کا عمل لکھیں اور ہر ایک کا معنی تحریر کریں؟ (۴+۶=۲۰)

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2017ء

﴿پانچواں پرچہ: نحو﴾

سوال نمبر۱: (الف) کلمہ کی تین قسمیں ہیں وجہ حصر بیان کریں نیز ہر قسم کی کوئی دو دو مثالیں سپرد قلم کریں؟

(ب) مفعول مالم یسم فاعلہ اور مستثنیٰ کی تعریف سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) اقسام کلمہ کی وجہ حصر:

کلمہ دو حال سے خالی نہیں ہوسکتا وہ مستقل معنی پر دلالت کرے گا یا نہیں۔ اگر مستقل معنی پر دلالت نہیں کرتا تو وہ حرف ہے۔ اگر مستقل معنی پر دلالت کرے گا تو تین زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ سے ملا ہوا ہو گا یا نہیں۔ اگر ملا ہوا ہو تو وہ فعل ہے، اگر ملا ہوا نہیں تو وہ اسم ہے۔

مثالیں: اسم جیسے زَیْدٌ، بَغْدَادِیٌّ فعل جیسے ضَرَبَ نَصَرَ حرف جیسے مِنْ وَاِلٰی ۔

(ب): مفعول مالم یسم فاعلہ:

وہ مفعول ہے جس کے فاعل کو حذف کر کے اسے فاعل کے قائم مقام کیا جائے جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ ۔

مستثنیٰ: وہ لفظ ہے، جو اِلَّا وغیرہ (حروف استثناء) کے بعد ذکر کیا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ اس لفظ کی طرف وہ بات منسوب نہیں ہے، جو اِلَّا وغیرہ کے ماقبل کی طرف منسوب ہے مثلاً جَاءَنِیَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا ۔

سوال نمبر۲: (الف) وجوہِ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی کتنی قسمیں ہیں؟ آپ ان میں سے کوئی تین قسمیں مع اعراب لکھیں۔

(ب) مرفوعات کی تعریف کریں، نیز کوئی سے پانچ مرفوع تحریر کریں؟

جواب: (الف) اسم متمکن کی اقسام:

وجوہ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ اقسام ہیں، ان میں سے تین کے اعراب درج ذیل ہیں:

(۱) مفرد منصرف صحیح (۲) مفرد منصرف جاری مجری صحیح (۳) جمع مکسر منصرف۔

اعراب: ان کے سہ اعراب لفظی آتے ہیں یعنی رفع ضمہ لفظی کے ساتھ، نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جر کسرہ لفظی کے ساتھ جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ دَلْوٌ، رِجَالٌ رَاَیْتُ زَیْدًا، دَلْوًا رِجَالاً، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ، بِدَلْوٍ، بِرِجَالٍ ۔

(ب) مرفوعات کی تعریف: مرفوع وہ اسم ہے، جو فاعلیت کی علامت پر مشتمل ہو وہ فاعلیت کی

علامات ضمہ، واؤ، الف ہیں۔

پانچ کے نام: (۱) فاعل (۲) مفعول مالم یسم فاعلہ (۳) مبتداء (۴) اسم کان اور اس کے بھائیوں کا (۵) اِنَّ اور اس کے بھائیوں کی خبر۔

سوال نمبر۳: (الف) مضمر کی تعریف کر کے بتائیں کہ ضمیر منفصل کے استعمال کے لیے کیا شرط ہے؟ نیز ضمیر شان اور ضمیر قصہ کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟

(ب) اسم تفضیل کا استعمال کتنے اور کون کون سے طریقوں سے ہوتا ہے؟ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) مضمر کی تعریف: مضمر وہ اسم مبنی ہے، جو متکلم، مخاطب یا اس غائب پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو جس کا لفظاً یا معنیً پہلے ذکر ہو چکا ہو۔

شرط: ضمیر منفصل کا استعمال اسی وقت جائز ہوتا ہے جب ضمیر متصل کا استعمال ناممکن ہو جیسے اِیَّاكَ نَعْبُدُ اور مَا ضَرَبَكَ اِلَّا اَنَا۔

ضمیر شان و ضمیر قصہ: بعض اوقات ضمیر مرفوع منفصل غائب جملے کے شروع میں آتی ہے اور مذکورہ جملہ اس کی وضاحت کرتا ہے۔ اگر یہ مذکر کی ضمیر ہو تو اسے ضمیر شان کہتے ہیں اور اگر مؤنث کی ضمیر ہو تو اسے ضمیر قصہ کہا جاتا ہے۔

ضمیر شان کی مثال جیسے هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

ضمیر قصہ کی مثال جیسے اِنَّهَا زَيْنَبُ قَائِمَةٌ۔

(ب) اسم تفضیل کا استعمال: اسم تفضیل تین طرح سے استعمال ہوتا ہے۔

(۱) اضافت کے ساتھ جیسے زَيْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ

(۲) الف لام کے ساتھ جیسے زَيْدُ نِ الْاَفْضَلُ

(۳) مِنْ کے ساتھ جیسے زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو

﴿حصہ دوم...... شرح مائۃ عامل﴾

سوال نمبر۴: (الف) شرح مائۃ عامل اور مائۃ عامل دونوں کے مصنّفین کے نام تحریر کریں؟

(ب) لفظ "اِلٰی" کتنے معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے؟ ان میں سے کسی دو کی مثالیں دے کر وضاحت کریں؟

جواب: (الف) مصنّفین کے نام: مائۃ عامل کے مصنف کا نام علامہ عبدالقاہر بن عبدالرحمٰن جرجانی رحمہ اللہ تعالیٰ اور شرح مائۃ عامل کے مصنف کا اسم گرامی نور الدین عبدالرحمٰن جامی رحمہ اللہ تعالیٰ ہے۔

(ب) الٰی کے معانی: حرف جارہ میں سے اِلٰی دو معنوں کے لیے آتا ہے۔

(۱) انتہائے غایت (جہاں کام ختم ہوا) جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَی الْکُوْفَةِ ۔

(۲) مصاحبت (ساتھی بنانا یا ملانا) جیسے ارشاد خداوندی ہے وَلَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَھُمْ اِلٰی اَمْوَالِکُمْ ۔

سوال نمبر ۵: (الف) حروف مشبہ بالفعل کس کس معنی میں استعمال ہوتے ہیں؟

(ب) فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف لکھیں نیز لفظ ''اَنْ'' کا دوسرا نام بیان کریں؟

جواب: (الف) اِنَّ اور اَنَّ: یہ دونوں حروف جملہ اسمیہ کے مضمون کو ثابت کرنے کے لیے آتے ہیں' جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ ۔

کَاَنَّ: تشبیہ کے لیے آتا ہے' جیسے کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ ۔

لٰکِنَّ: استدراک کے لیے آتا ہے' جیسے غَابَ زَیْدٌ لٰکِنَّ بَکْرًا حَاضِرٌ ۔

لَیْتَ: یہ حرف کسی چیز کی تمنا کے لیے آتا ہے' جیسے لَیْتَ زَیْدًا قَائِمٌ ۔

لَعَلَّ: یہ حرف کسی کام کی امید کے لیے آتا ہے' جیسے لَعَلَ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ ۔

(ب) فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف چار ہیں:

(۱) اَنْ (۲) لَنْ (۳) کَیْ (۴) اِذَنْ ۔

اَنْ کا دوسرا نام: اَنْ مصدریہ ۔

سوال نمبر ۶: (الف) فعل مضارع پر ''اِنْ'' داخل ہو تو کب جزم واجب ہوتی ہے اور کب واجب نہیں ہوتی؟

(ب) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی کا عمل لکھیں اور ہر ایک کا معنی تحریر کریں؟

جواب: (الف) اگر شرط اور جزا یا صرف شرط فعل مضارع ہو تو اِنْ شرطیہ کا فعل مضارع کو جزم دینا واجب ہے' جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ ۔

اگر صرف جزاء فعل مضارع ہو تو اسے جزم دینا جائز ہے (واجب نہیں) جیسے اِنْ ضَرَبْتَ اَضْرِبْ ۔

(ب) عمل: اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی اپنے مابعد کو فاعلیت کی بناء پر رفع دیتے ہیں۔

هَیْهَاتَ بَعُدَ کا معنی دیتا ہے۔ سَرْعَانَ سَرَعَ کا معنی دیتا ہے۔

شَتَّانَ اِفْتَرَقَ کا معنی دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1438ھ/2017ء

وقت: تین گھنٹے ‏ **چھٹا پرچہ: عربی ادب** ‏ کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

سوال نمبر۱: درج ذیل میں سے کوئی سے دو اجزاء کا ترجمہ کریں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

(الف) قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝

(ب) حسن خليقة: وهو أن يعامل المرء غيره من الناس بما يحب أن يعاملوه به من كريم العشرة وحسن المعاملة والتواضع وكف الاذى وبذل النصح وطلاقة الوجه لتجتمع القلوب وتكمل المحبة .

(ج) عن ابى هريرة رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أتدرون ما الغيبة؟ قالوا الله ورسوله اعلم قال ذكرك اخاك بما يكره قيل أفرأيت ان كان فى اخى ماأقول؟ قال ان كان فيه ماتقول فقد اغتبته وان لم يكن فيه ماتقول فقد بهته .

سوال نمبر۲: درج ذیل میں سے کسی چار اشعار کا ترجمہ سپرد قلم کریں؟ (۴×۵=۲۰)

كريم، منعم، بر، لطيف ‏ جميل الستر، للداعى مجيب

حكيم، لايعاجل، بالخطايا ‏ رحيم، غير رحمته يصوب

فيا ملك الملوك أقل عثارى ‏ فانى عنك أنأتنى الذنوب

والخلق يفتك أقواهم باضعفهم ‏ كالليث بالبهم أو كلحوت بالبلم

أخوك عيسى دعا ميتا فقام له ‏ وأنت أحييت أجيالا من الرمم

يارب صل وسلم ماأردت على ‏ تزيل عرشك خير الرسل كلهم

سوال نمبر۳: (الف) درج ذیل میں سے کسی تین اجزاء کے عربی میں جوابات تحریر کریں؟ (۳×۵=۱۵)

(۱) عماذا يسأل بعض الناس الباكستانيين؟ (۲) ماذا أضمر "شهريار" فى نفسه؟ (۳) مم انقذ الله المؤمنين؟ (۴) هل يستر الله عيوب الناس؟ (۵) من يرزق الناس

جميعا؟

(ب) درج ذیل میں سے کسی تین الفاظ کو عربی جملوں میں استعمال کریں؟ (۳×۵=۱۵)

متكبر، بصير، منكر، تاب، صوم .

سوال نمبر۴: (الف) درج ذیل میں سے کسی تین جملوں کی عربی بنائیں؟ (۳×۵=۱۵)

(۱) اسلام نے فضول خرچی سے منع کیا ہے۔ (۲) اس سے مسلمانوں کو شک گزرا۔ (۳) یہ حقیقت نہیں ہے۔ (۴) ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں۔

(ب) درج ذیل میں سے کسی پانچ جموع کے مفردات تحریر کریں؟ (۵×۳=۱۵)

أَنْفُس، عِبَادٌ، اَطْرَافٌ، مَعْدُوْدَاتٌ، اَيَّامٌ، بَيِّنٰتٌ، مَعْلُوْمَاتٌ .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2017ء

﴿چھٹا پرچہ: عربی ادب﴾

سوال نمبر۱: درج ذیل میں سے کوئی سے دو اجزاء کا ترجمہ کریں؟

(الف) قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ٥ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ٥

(ب) حسن خليقة: وهو أن يعامل المرء غيره من الناس بما يحب أن يعاملوه به من كريم العشرة وحسن المعاملة والتواضع وكف الاذى وبذل النصح وطلاقة الوجه لتجتمع القلوب وتكمل المحبة.

(ج) عن ابى هريرة رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أتدرون ما الغيبة؟ قالوا الله ورسوله اعلم قال ذكرك اخاك بما يكره قيل أفرأيت ان كان فى اخى ماأقول؟ قال ان كان فيه ماتقول فقد إغتبته وان لم يكن فيه ماتقول فقد بهته .

جواب: (الف): کہہ دیں اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس نام سے بھی پکارو، پس اس کے نام خوبصورت ہیں اور نماز میں نہ اونچی آواز کر اور نہ نیچی آواز کر اور اس کے درمیان کا طریقہ تلاش کر۔

(ب) (حسن خلق) اور وہ یہ ہے کہ آدمی دوسرے لوگوں سے ایسا سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ سلوک کریں یعنی باوقار تعلقات اور حسن سلوک اور انکسار۔ ستانے سے رک جانا' خیر خواہی اور کشادہ روئی اختیار کرے تاکہ دل اکٹھے ہوں اور محبت مکمل ہو۔

(ج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ قالوا (صحابہ نے عرض کیا:) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائی کے متعلق تیرا کوئی بیان جس کو وہ پسند نہ کرتا ہو۔ پوچھا گیا: آپ کی کیا رائے ہے' اگر وہ بات میرے بھائی میں ہو جو میں کہتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ بات اس میں موجود ہو جو تو کہتا ہے پھر بھی تو نے اس کی غیبت کی۔ اگر وہ بات اس میں نہ ہو جو تو کہتا ہے تو تو نے اس پر بہتان باندھا۔

سوال نمبر۲: درج ذیل اشعار کا ترجمہ سپرد قلم کریں؟

کریم، منعم، بر، لطیف　　　جميل الستر، للداعى مجيب

حكيم، لايعاجل، بالخطايا رحيم، غير رحمته يصوب

فيا ملك الملوك أقل عثاری فانی عنك أنأتنی الذنوب

والخلق يفتك أقواهم باضعفهم كالليث بالبهم أو كلحوت بالبلم

أخوك عيسى دعا ميتا فقام له وأنت أحييت أجيالا من الرمم

يارب صل وسلم ماأردت علی نزيل عرشك خير الرسل كلهم

جواب: (۱) (میرا ممدوح) بخشش کرنے والا ہے' انعام فرمانے والا ہے' مہربان ہے' ظاہری آنکھوں سے اوجھل ہے۔ اور ہر مسئلہ کو قبول کرنے والا ہے۔

(۲) وہ حکمت والا ہے' وہ غلطیوں کی وجہ سے مؤاخذہ نہیں فرماتا' رحم کرنے والا ہے اس کی رحمتوں کے بادل ہر ایک تک پہنچتے ہیں۔

(۳) اے بادشاہوں کے بادشاہ! تو میری خطاؤں کو کم کردے پس ان گناہوں نے مجھے تجھ سے دور کر دیا ہے۔

(۴) اور لوگوں میں سے جو زیادہ طاقتور تھے انہوں نے کمزوروں کو اپنی گرفت میں لے رکھا تھا جیسے شیر چارپائے اور بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو۔

(۵) آپ کے بھائی حضرت عیسیٰ نے مردے کو پکارا تو وہ اس کے لیے کھڑا ہو گیا اور آپ نے بوسیدہ ہڈیوں سے لوگوں کو زندہ کر دیا۔

(۶) اے میرے رب! جب تو چاہے اپنے عرش کے مہمان اور تمام رسولوں سے افضل رسول پر رحمت کر اور سلامتی بھیج۔

سوال نمبر۳: (الف) درج ذیل اجزاء کے عربی میں جوابات تحریر کریں؟

(۱) عماذا يسأل بعض الناس الباكستانيين؟ (۲) ماذا أضمر "شهريار" فی نفسه؟ (۳) مم انقذ الله المؤمنين؟ (۴) هل يستر الله عيوب الناس؟ (۵) من يرزق الناس جميعا؟

(ب) درج ذیل الفاظ کو عربی جملوں میں استعمال کریں؟

متكبر، بصير، منكر، تاب، صوم .

جواب: (الف)

(۱) سأل بعض الناس الباكستانيين عن فكرة انشاء باكستان .

(۲) هو اضمر فی نفسه بغضا علی النسآء .

(۳) انقذ الله المؤمنين من حندس الظلم .

(۴) نعم، يستر الله عيوب الناس .

(۵) الله يرزق الناس جميعا .

(ب):

متكبر: الله متكبر .

بصير: ان الله سميع بصير .

منكر: ان الصلوٰة تنهى عن الفحشاء والمنكر .

تاب: تاب الله عليكم .

صوم: وبصوم غدنويت من شهر رمضان .

سوال نمبر۴: (الف) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں؟

(۱) اسلام نے فضول خرچی سے منع کیا ہے۔ (۲) اس سے مسلمانوں کو شک گزرا۔ (۳) یہ حقیقت نہیں ہے۔ (۴) ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں۔

(ب) درج ذیل جموع کے مفردات تحریر کریں؟

أنفس، عباد، اطراف، معدودات، ايام، لينت، معلومات .

جواب: (الف): (۱) قَدْنَهَى الْإِسْلَامُ عَنِ الْإِسْرَافِ .

(۲) مِمَّا اَرَابَ الْمُسْلِمِيْنَ .   (۳) اِنَّهَا لَيْسَتْ حَقِيْقَةٌ .

(۴) نَحْمَدُ اللهَ .

(ب) جموع کے مفردات: نَفْسٌ، عَبْدٌ، طَرَفٌ، مَعْدُوْدَةٌ، يَوْمٌ، بَيِّنَةٌ، مَعْلُوْمَةٌ .

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۳۹ھ/2018ء

پہلا پرچہ: قرآن وتجوید

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: 100

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

حصہ اول: قرآن مجید

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے کوئی سی چھ آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ ۶۰=۱۰×۶

۱- یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ۝

۲- لَوْلَا یَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ۝

۳- قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِیْثِۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝

۴- وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۝

۵- وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْۤا اِلٰى رَبِّهِمْ لَیْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ۝

۶- وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةًؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ۝

۷- یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۝

۸- وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰىهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ۝

٩-وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ج وَالَّذِىْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ط كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ ١٠=٢×٥

شنآن، خزی، اتغلوا، يناون، لتستبين، أن تبسل، خوضهم، زخرف

﴿حصہ دوم: تجوید﴾

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے صرف دو اجزاء کا جواب لکھیں؟

١-تجوید کی تعریف کیا ہے؟ لحن جلی اور لحن خفی میں فرق بیان کریں؟ ١٥=٣×٥

٢-حروف حلقی اور حروف قلقلہ تحریر کریں نیز ''راء'' کب پر ہوگی اور کب باریک؟ ١٥=٣×٥

٣-مد اصلی، مد متصل اور مد منفصل میں سے ہر ایک کی تعریف مع مثال سپرد قلم کریں؟ ١٥

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2018ء

پہلا پرچہ: قرآن وتجوید

﴿حصہ اوّل: قرآن مجید﴾

سوال نمبر 1: درج ذیل آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

آیت مبارکہ ۱- یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ○

''اے میری قوم! اس پاک زمین میں داخل ہو جو اللہ عزوجل نے تمہارے لیے لکھی ہے اور پیچھے نہ پلٹو کہ نقصان پر پلٹو گے''۔

آیت مبارکہ ۲- لَوْلَا یَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ○

''کیوں نہیں اہل علم اور اللہ والے ان کو بری بات کہنے سے روکتے اور حرام کھانے سے، البتہ برا ہے وہ جو کرتے ہیں''۔

آیت مبارکہ ۳- قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِیْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○

''تم فرمادو کہ گندہ اور ستھرا برابر نہیں اگرچہ تجھے گندے کی کثرت بھائے، تو اللہ سے ڈرتے رہو۔ اے عقل والو! تم فلاح پاؤ''۔

آیت مبارکہ ۴- وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ○

''اور دیکھیں آپ جب وہ جہنم کے کنارے کھڑے کیے جائیں گے تو کہیں گے: کاش کسی طرح ہم واپس بھیجے جائیں اور اپنے رب کی آیتیں نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہو جائیں''۔

آیت مبارکہ ۵- وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْۤا اِلٰى رَبِّهِمْ لَیْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ○

''اور اس قرآن سے انہیں ڈراؤ جنہیں خوف ہو کہ اپنے رب کی طرف یوں اٹھائے جائیں کہ اللہ کے

سوا نہ ان کا کوئی حمایتی ہو نہ کوئی سفارشی، اس امید پر کہ وہ پرہیز گار ہو جائیں"۔

٦-وَ هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَ يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَ هُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ۝

"اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور نگہبان بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو موت آتی ہے ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں اور وہ قصور نہیں کرتے"۔

آیت مبارکہ ٧-يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۝

"اے آدم کی اولاد! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئیں میری آیتیں پڑھیں تو جو پرہیز گاری کرے اور سنورے تو اس پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم"۔

آیت مبارکہ ٨-وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ۝

"اور اعراف والے کچھ مردوں کو پکاریں گے جنہیں ان کی پیشانی سے پہچانتے بھی ہوں گے، تمہیں کیا کام آیا تمہارا جتھا اور وہ جو تم غرور کرتے تھے؟"

آیت مبارکہ ٩-وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ۝

"اور جو اچھی زمین ہے اس کا سبزہ اللہ کے حکم سے نکلتا ہے اور جو خراب ہے اس میں نہیں نکلتا مگر تھوڑا بمشکل، ہم یونہی طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں ان کے لیے جو احسان مانیں"۔

سوال نمبر 2: درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

جواب: شنآن (عداوت)، خزی (رسوائی)، اتغلوا (کیا تم غلو سے کام لیتے ہو)، ینأون (وہ دور بھاگتے ہیں)، لتستبین (مفصل بیان فرماتے ہیں)، أن تبسل (گرفت ہونا، پکڑ ہونا)، خوضھم (ان کا داخل ہونا)، زخرف (بناوٹی، مصنوعی)

حصہ دوم: تجوید

سوال نمبر 3: درج ذیل اجزاء کا جواب لکھیں؟

١- تجوید کی تعریف کیا ہے؟ لحن جلی اور لحن خفی میں فرق بیان کریں؟

جواب: تجوید کی تعریف:

ہر حرف کو اس کے اصلی مخرج سے مع جمیع صفات ادا کرنا، تجوید کہلاتا ہے۔

لحن جلی:

ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف یا بجائے حرکت کے سکون یا بجائے سکون کے حرکت یا زبر یا زیر یا پیش کو اتنا کھینچنا کہ زبر سے الف، زیر سے یاء اور پیش سے واؤ ہو جائے۔ یہ لحن جلی ہے جس کا پڑھنا سننا حرام ہے۔اس سے بچنا ضروری ہے۔

لحن خفی:

حروف کی بعض وہ صفات جن سے حروف میں خوبی اور زینت پیدا ہوتی ہے جن کو ماہر قاریوں کے سوا کو عام لوگ نہیں سمجھ سکتے جیسے راء میں حد سے زیادہ تکریر کرنا، بے محل غنہ کرنا یا بجائے اظہار کے ادغام یا ادغام میں اخفاء مدیا مدوں کی مقدار میں کمی یا زیادتی کرنا یہ لحن خفی ہے۔ یہ لحن مکروہ ہے۔

۲-حروف حلقی اور حروف قلقلہ تحریر کریں نیز ''راء'' کب پر ہوگی اور کب باریک؟

جواب: حروف حلقی چھ ہیں:

1-ہمزہ، 2-ہاء، 3-عین، 4-حاء، 5-غین، 6-خاء

حروف قلقلہ پانچ ہیں:

1-ق، 2-ط، 3-ب، 4-ج، 5-د

جن کا مجموعہ قطب جد ہے۔

''راء'' کب پر ہوگی اور کب باریک؟

جواب: اگر راء پر زبر یا پیش ہو تو پر اور اگر زیر ہو تو باریک ہوگی

جیسے رَءُوْفٌ، رُبَمَا وَرِئْیًا

۳-مد اصلی، مد متصل اور مد منفصل میں سے ہر ایک کی تعریف مع مثال سپرد قلم کریں؟

جواب: تعریفات

مد اصلی: اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ اور سکون نہ ہو تو مد اصلی کہلائے گا جیسے اُوْتِیْنَـا، نُوْحِیْهَا مٰلِكٌ قَالُوْا، فِیْ یَوْمٍ وغیرہ۔

مد متصل: اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ ایک ہی کلمہ میں آئے یہ مد متصل کہلاتا ہے، جیسے جَـآءَ، جِیْءَ، سُوْءَ وغیرہ اس کو مد واجب بھی کہتے ہیں۔

مد منفصل: اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں آئے، تو مد منفصل کہلاتا ہے، جیسے مَا اَنْـزَلْنَا، قَالُوْا، اٰمَنَّا، فِیْ اَنْفُسِكُمْ وغیرہ۔ اس مد کو مد جائز بھی کہتے ہیں۔

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۳۹ھ/2018ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

وقت: تین گھنٹے کل نمبر:100

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

﴿حصہ اوّل: حدیث﴾

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے کوئی سی دو احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ ۳۰=۱۵+۱۵

۱-عن ابی علی طلق بن علی رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا دعا الرجل زوجته لحاجته فلتاته وان كانت على التنور۔

۲-عن انس رضی الله عنه قال خرجت مع جرير بن عبدالله البجلی رضی الله عنه فی سفر كان يخدمنی فقلت له لاتفعل فقال انی قد رأيت الانصار تصنع برسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا اليت ان لااصحب احدا منهم الا خدمته۔

۳-عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلينی منكم اولو الاحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثلاثا و اياكم وهيشات الاسواق۔

۴-عن جندب بن عبدالله رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوٰة الصبح فهو فی ذمة الله فلا يطلبنكم الله من ذمته بشئی فانه من يطلبه من ذمته بشئی يدركه ثم يكبه على وجهه فی نار جهنم۔

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے کسی ایک جزء کی عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

۱-يا نساء المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة۔

۲-الرحم معلقة بالعرش تقول من وصلنی وصله الله ومن قطعنی قطعه الله۔

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ الفاظ کے معانی تحریر کریں؟ ۱۰=۲×۵

اصدقاء، ارقبوا، المقسط، اسن، جنود، المتحابون، السلاح، العفاف

﴿حصہ دوم: عقائد﴾

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کسی دو اجزاء کے جوابات لکھیں؟

۱- انبیاء و اولیاء سے توسل کا مطلب اور اس کے جائز ہونے پر دلیل سپرد قلم کریں؟ ۲۰

۲- کیا ہمیں اللہ تعالیٰ کے بندوں سے وفات کے بعد بھی دنیا میں نفع حاصل ہوتا ہے؟ اپنا مؤقف مدلل بیان کریں؟ ۲۰

۳- دفن کے بعد میت کو تلقین کرنے کا کیا حکم ہے؟ احادیث مبارکہ کی روشنی میں اس کا طریقہ قلمبند کریں؟ ۲۰

☆☆☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2018ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

﴿حصہ اوّل: حدیث﴾

ریاض الصالحین

سوال نمبر 1: درج ذیل احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

جواب: حدیث مبارکہ ا-**عن ابی علی طلق بن علی رضی اللہ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال اذا دعا الرجل زوجته لحاجته فلتاته وان کانت علی التنور .**

حضرت ابوعلی طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مرد عورت کو اپنی حاجت (خواہش نفسانی) کے لیے بلائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کے پاس جائے خواہ وہ تنور پر موجود ہو۔

حدیث مبارکہ ۲-**عن انس رضی اللہ عنه قال خرجت مع جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنه فی سفر کان یخدمنی فقلت له لاتفعل فقال انی قد رأیت الانصار تصنع برسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم شیئا الیت ان لااصحب احدا منهم الا خدمته .**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر پر نکلا تو وہ میری خدمت کرتے تھے، میں نے ان سے کہا: آپ ایسا نہ کریں تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انصار کو ایسا سلوک کرتے دیکھا کہ میں نے قسم کھائی میں انصار میں سے جس کسی کی صحبت اور رفاقت میں ہوا اس کی خدمت لازماً کروں گا۔

حدیث مبارکہ ۳-**عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لیلینی منکم اولو الاحلام والنهی ثم الذین یلونهم ثلاثا و ایاکم وهیشات الاسواق .**

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں گے جو صاحب عقل اور بالغ ہوں گے، پھر وہ جو ان کے قریب ہوں

گے۔آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا: تم بازاروں کے شور وغل سے بچو۔

حدیث مبارکہ۴-عن جندب بن عبدالله رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوٰة الصبح فهو فى ذمة الله فلا يطلبنكم الله من ذمته بشئى فانه من يطلبه من ذمته بشئى يدركه ثم يكبه على وجهه فى نار جهنم ۔

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ عزوجل کے ذمہ میں ہوتا ہے، پس اللہ عزوجل اپنی ذمہ داری کے متعلق تم سے کچھ باز پرس نہ فرمائے گا، کیونکہ جس سے اللہ عزوجل اپنی ذمہ داری کے متعلق کچھ باز پرس فرماتا ہے اس کو پکڑ لیتا ہے اور پھر اس کو منہ کے بل دوزخ میں ڈال دیتا ہے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل اجزاء پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

جواب:۱-يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسَنَ شَاةٍ ۔

ترجمہ: اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی کسی پڑوسن کو کسی معاملہ میں حقیر نہ سمجھے خواہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

۲-اَلرَّحْمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ ۔

ترجمہ: رحم عرش کے ساتھ معلق ہے اور کہتا ہے: جو مجھے جوڑے گا اللہ اسے جوڑے گا اور جو مجھے قطع کرے اللہ تعالیٰ اسے قطع کرے۔

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کے معانی تحریر کریں؟

اصدقاء، ارقبوا، المقسط، اسن، جنود، المتحابون، السلاح، العفاف

جواب:اصدقاء (احباب)،ارقبوا (تم حفاظت کرو)،المقسط (انصاف کرنے والا)، اسن (عمر رسیدہ)،جنود (لشکر)،المتحابون (محبت کرنے والے)،السلاح (اسلحہ،ہتھیار)، العفاف (پاکدامنی)

حصہ دوم: عقائد

سوال نمبر 4: درج ذیل اجزاء کے جوابات لکھیں؟

(الف) انبیاء و اولیاء سے توسل کا مطلب اور اس کے جائز ہونے پر دلیل سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) توسل کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبوب ہستیوں کے ذکر سے برکت حاصل کی

جائے' کیونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ اللہ عزوجل ان بندوں پر رحم فرماتا ہے۔ ان سے توسل کا مطلب یہ ہے کہ حاجتوں کو برآ کرنے اور مطالب کے حاصل ہونے کے لیے انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں وسیلہ بنایا جائے' کیونکہ انہیں خداوندی کی بارگاہ اقدس میں ہماری نسبت زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے، اللہ عزوجل ان کی دعا پوری فرماتا ہے اور ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔

حدیث مبارکہ میں ارشاد خداوندی:

میرے بندے نے فرائض سے بڑھ کر کسی محبوب شے کے ذریعے میرا قرب حاصل نہیں کیا' میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کر کے اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ میں اسے محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کی قوت سماعت ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے، میں اس کی قوت بصارت ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے' میں اس کا رِجل (پاؤں) ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے میری پناہ مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔

جواز توسل پر دلائل:

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل میری بینائی پر پڑے ہوئے پردے کو دور فرما دے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں دعا کروں' اگر چاہو تو صبر کرو اور صبر تمہارے لیے بہتر ہے۔ تو وہ عرض گزار ہوا کہ آپ دعا فرمائیں۔ والضحیٰ کے چہرے والے نے فرمایا: تم اچھی طرح وضو کرو اور یہ دعا مانگو: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے وسیلے سے متوجہ ہوں۔ یعنی یارسول اللہ! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوں' تاکہ برائی جائے۔ یااللہ! اپنے حبیب کی شفاعت میرے بارے میں قبول ومقبول فرما۔ وہ صحابی واپس چلے گئے اور وہ اس حال میں واپس آئے کہ ان کی بینائی بحال ہو چکی تھی۔

(ب) کیا ہمیں اللہ تعالیٰ کے بندوں سے وفات کے بعد بھی دنیا میں نفع حاصل ہوتا ہے؟ اپنا مؤقف مدلل بیان کریں؟

جواب: اموات زندوں کے لیے دعا اور شفاعت کرتے ہیں۔ حضرت امام عبداللہ بن علوی رحمہ اللہ تعالیٰ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: زندوں کی نسبت دنیا سے رحلت فرمانے والے زندوں کو زیادہ نفع دیتے ہیں'

کیونکہ زندہ افراد فکر معاش کی وجہ سے دوسروں کی طرف اتنی توجہ نہیں دیتے جبکہ دنیا سے رحلت فرمانے والے افراد فکر معاش سے آزاد ہو چکے ہیں' ان کو اپنے اعمال سابقہ کے علاوہ کسی چیز کی فکر نہیں ہوتی، فرشتوں کی طرح ان کا اس کے علاوہ کسی امر سے تعلق نہیں ہوتا۔

اس مسئلہ پر دلائل:

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تمہارے اعمال عزیز واقارب کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں، اگر اعمال اچھے ہوں تو وہ خوش ہوتے ہیں بصورت دیگر وہ کہتے ہیں: اے اللہ! انہیں موت نہ دے یہاں تک کہ انہیں ہدایت دے جس طرح تو نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی۔

قوی دلیل:

یہ وہ واقعہ ہے' جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج کے موقع پر پیش آیا' جب اللہ عزوجل نے آپ پر اور آپ کی امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا کہ آپ اپنے رب سے دوبارہ رجوع کریں اور تخفیف صلوٰۃ کی درخواست کریں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت رحلت فرما چکے ہیں' ہم اور قیامت تک آنے والی امت محمدیہ کے افراد ان کی برکت سے مستفید ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے' کیونکہ ان کے واسطے سے تمام امت کے لیے تخفیف صلوٰۃ واقع ہوگئی۔

(ج) دفن کے بعد میت کو تلقین کرنے کا کیا حکم ہے؟ احادیث مبارکہ کی روشنی میں اس کا طریقہ قلمبند کریں؟

جواب: بالغ میت کو دفن کے بعد تلقین کرنا بہت سے علماء کرام کے نزدیک مستحب ہے۔

ارشاد خداوندی:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یاددلائیے، کیونکہ یاددلانا مومنوں کو فائدہ دیتا ہے۔

طریقہ تلقین:

طبرانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد روایت کرتے ہیں کہ جب تمہارا کوئی بھائی فوت ہو جائے اور تم اس کی قبر پر مٹی ڈال دو تو چاہیے کہ تم میں سے ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو جائے' میت اور اس کی والدہ کا نام لے کر کہے:

اے فلاں بن فلاں! تو قبر والا بات سنتا ہے، پھر کہے:

فلاں بن فلاں! تو قبر والا اٹھ کر اپنی قبر میں بیٹھ جاتا ہے، پھر کہے:

اے فلاں بن فلاں! تو قبر والا کہتا ہے کہ اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے ہمیں ہدایت دو کیا کہنا چاہیے ہو؟ تو تلقین کرنے والا کہے:

اس بات کو یاد کرو جس سے تم دنیا سے رخصت ہوئے یعنی اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور عبد مکرم، شفیع امم، صاحب کرم ہیں۔ تم اللہ عزوجل کے رب ہونے، اسلام کے دین، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی اور قرآن کے کلام الٰہی ہونے پر راضی ہو تو منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہتے ہیں:

چلو اس شخص کے پاس بیٹھنے کی کیا ضرورت ہے جسے حجت سکھائی جا رہی ہے۔ ایک صحابی نے کہا:

اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو اس کی نسبت اس کی ماں حضرت حواء کی طرف کرتے ہوئے کہے:

اے فلاں ابن حواء!

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشھادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۳۹ھ/2018ء

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

وقت: تین گھنٹے کل نمبر:100

نوٹ: دونوں حصوں سے دو، دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل: فقہ﴾

سوال نمبر1: وداخل المضفور من شعر الرجل مطلقاً لا المضفور من شعر المرأة ان سری الماء فی اصوله

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں اور ہر دو کے فرق کی وجہ لکھیں؟ ۲۰=۶+۶+۸

(ب) نور الایضاح کی روشنی میں صحت تیمّم کی کوئی پانچ شرائط لکھیں؟ ۱۵=۳×۵

سوال نمبر2: ثلاثة اوقات لا یصح فیها شیء من الفرائض والواجبات التی لزمت فی الذمة قبل دخولها

(الف) عبارت کا ترجمہ کر کے مذکورہ تین اوقات تحریر کریں؟ نیز ان کے علاوہ اوقات تحریر کریں جن میں نفل مکروہ ہے؟ ۲۰=۹+۶+۵

(ب) نور الایضاح میں نماز کے واجبات کتنے ذکر کیے گئے ہیں؟ آپ ان میں سے چھ تحریر کریں؟ ۱۵=۱۲+۳

سوال نمبر 3: (الف) عورت اور مرد کے کفن سنت، ضرورت اور کفایۃ علیحدہ علیحدہ تفصیل سے لکھیں؟ نیز روزہ کی لغوی، اصطلاحی تعریف تحریر کریں؟ ۲۰=۴+۴+۱۲

(ب) اقسام حج کی تعریف اور ان میں سے افضل کا تعین کریں؟ ۱۵=۳+۱۲

حصہ دوم: اصول فقہ

سوال نمبر4: اصول فقہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟ ہر ایک کی تعریف کریں؟ ۱۵=۱۲+۳

سوال نمبر5: حقیقت ومجاز کی تعریف اور اقسام حقیقت کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟ ۱۵=۹+۶

سوال نمبر 6: درج ذیل میں سے کوئی سی پانچ اصطلاحات کی تعریفات لکھیں؟ ۱۵=۳×۵
عام، مشترک، کنایہ، نص، محکم، مجمل، بیان تغییر، نہی

☆☆☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2018ء

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

﴿حصہ اول: فقہ﴾

نور الایضاح

سوال نمبر 1: وَدَاخِلَ الْمَضْفُوْرِ مِنْ شَعْرِ الرَّجُلِ مُطْلَقًا لَا الْمَضْفُوْرَ مِنْ شَعْرِ الْمَرْأَةِ اِنْ سَرَی الْمَاءُ فِیْ اُصُوْلِهٖ

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں اور ہر دو کے فرق کی وجہ لکھیں؟

جواب: اعراب اوپر عبارت پر لگادیے گئے ہیں اور ترجمہ حسب ذیل ہے:

مرد کا اپنے گوندھے ہوئے بالوں کو اندر سے دھونا۔ عورت کا اپنی مینڈیوں کا اندرونی حصہ دھونا ضروری نہیں اگر پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔

(ب) نور الایضاح کی روشنی میں صحت تیمم کی کوئی پانچ شرائط لکھیں؟

جواب: (1) تمام اعضاء کو مسح کے ساتھ گھیر لینا۔

(2) نیت کرنا اور اس کی حقیقت کسی کام کے کرنے کا دل میں پکا ارادہ کر لینا ہے اور اس کا وقت وہ ہے جب اس چیز پر ہاتھ مارے جس کے ساتھ وہ تیمم کر رہا ہے۔

(3) تیمم جنس زمین میں سے کسی پاک چیز کے ساتھ ہو مثلاً مٹی، پتھر، ریت۔

(4) ایسی چیز کا دور ہونا جو تیمم کے خلاف ہو۔

(5) ایسی چیز کا دور ہو جانا جو مسح سے مانع ہے مثلاً موم وغیرہ۔

سوال نمبر 2: ثلاثة اوقات لا یصح فیها شیء من الفرائض والواجبات التی لزمت فی الذمة قبل دخولها

(الف) عبارت کا ترجمہ کر کے مذکورہ تین اوقات تحریر کریں نیز ان کے علاوہ اوقات تحریر کریں جن میں نفل مکروہ ہے؟

جواب: تین اوقات ایسے ہیں جن میں فرض اور واجب نماز جو ان اوقات کے داخل ہونے سے پہلے واجب ہوئی، پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

1-سورج طلوع ہوتے وقت یہاں تک کہ بلند ہو جائے۔

2-سورج کے سر پر آنے کے وقت یہاں تک کہ زائل ہو جائے۔

3-سورج کے زرد ہونے کے وقت یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

☆ان تین اوقات میں نوافل پڑھنا مکروہ تحریمہ ہے۔

☆ فجر کے فرضوں سے پہلے سنتوں کے علاوہ نوافل پڑھنا اور فرضوں کے بعد طلوع آفتاب تک نوافل پڑھنا۔

☆عصر کی نماز کے بعد تا مغرب کی نماز سے پہلے اور جب خطیب خطبہ کے لیے نکل آئے۔

(ب) نور الایضاح میں نماز کے واجبات کتنے ذکر کیے گئے ہیں؟ آپ ان میں سے چھ تحریر کریں؟

جواب: نور الایضاح کے مطابق نماز میں کل اٹھارہ چیزیں واجب ہیں، جن میں سے چھ درج ذیل ہیں:

1-سورہ فاتحہ پڑھنا۔

2-سورہ فاتحہ کو سورہ سے مقدم کرنا۔

3-لفظ السلام علیکم کہنا۔

4-وتروں میں دعاء قنوت پڑھنا۔

5-آخری قعدہ میں تشہد پڑھنا۔

6-سجدہ میں ناک کو پیشانی کے ساتھ ملانا۔

سوال نمبر 3: (الف) عورت اور مرد کے کفن سنت، ضرورت اور کفایۃ علیحدہ علیحدہ تفصیل سے لکھیں نیز روزہ کی لغوی، اصطلاحی تعریف تحریر کریں؟

جواب: مرد کا سنت کفن قمیض، ازار اور لفافہ ہے جبکہ کفن کفایہ ازار اور لفافہ ہے۔

عورت کا کفن سنت ازار، لفافہ، قمیض، سینا بند ہے۔ اس کا کفن کفایہ میں صرف ایک دوپٹہ زیادہ کیا جائے گا۔ کفن ضرورت وہ ہے' جو آسانی سے دستیاب ہو جائے۔

صوم کی لغوی تعریف:

روزے کا لغوی معنیٰ ہے' امساک یعنی رک جانا' اور شریعت کی اصطلاح میں عاقل، بالغ مسلمان کا

صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے، پینے اور جماع سے رکنا روزہ کہلاتا ہے۔

(ب) اقسام حج کی تعریف اور ان میں سے افضل کا تعین کریں؟

اقسام حج کی تعریفات: حج کی تین قسمیں ہیں:

۱-حج مفرد۔۲-حج تمتع۔۳-حج قران۔

حج مفرد کی تعریف: صرف حج کا احرام باندھ کر حج کے افعال ادا کرنا حج مفرد کہلاتا ہے۔

حج تمتع کی تعریف: حج تمتع یہ ہے کہ میقات سے صرف عمرے کا احرام باندھے اور احرام کی دو رکعتوں کے بعد یہ دعا پڑھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ"۔ پھر تلبیہ کہتا ہوا مکہ شریف جائے اور عمرے کے افعال ادا کرے۔ حلق یا قصر وغیرہ کرائے۔ تو جب ترویہ کا دن آئے، تو حرم پاک سے ہی حج کا احرام باندھ لے اور افعال حج ادا کرنے میں مشغول ہو جائے۔

حج قران کی تعریف: حج قران یہ ہے کہ حج اور عمرے کے لیے احرام کو جمع کرنا اور احرام باندھنے کے بعد یہ دعا پڑھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ"۔ پھر دیگر افعال میں شروع ہو جائے۔

﴿حصہ دوم: اصول فقہ﴾

سوال نمبر 4: اصول فقہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟ ہر ایک کی تعریف کریں؟

جواب: اصول فقہ چار ہیں:

(۱) قرآن مجید، (۲) سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، (۳) اجماع، (۴) قیاس

تعریفات: (۱) قرآن مجید:

اسلامی فقہ کا بنیادی مآخذ قرآن مجید ہے، جو الہامی کتب میں سب سے آخری کتاب ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی، اس کو الفاظ کے معانی پر دلالت کرنے کے اعتبار سے قرآن کہا جاتا ہے، اس میں احکام سے متعلق پانچ سو آیات سے بحث کی جاتی ہے، کیونکہ شرعی احکام انہی سے متعلق ہیں۔ باقی آیات واقعات وغیرہ پر مشتمل ہیں۔

(۲) سنت کی لغوی واصطلاحی تعریف:

سنت کا لغوی معنی طریقہ اور عادت ہے جبکہ شریعت کی اصطلاح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

قول، فعل اور تقریر کو سنت کہتے ہیں۔ سنت کو خبر بھی کہتے ہیں۔

(۳) اجماع:

اجماع کا لغوی معنی پختہ ارادہ اور اتفاق ہے، کہا جاتا ہے: اجمع علیٰ فعل فلاں شخص نے کسی کام کا ارادہ کیا اور وہ سب اس کے کام پر متفق ہو گئے۔

(۴) قیاس:

قیاس کا لغوی معنیٰ اندازہ لگانا ہے اور اصطلاح شرع میں قیاس یہ ہے کہ کسی منصوص علیہ حکم کو اس کے معنیٰ کی بنیاد پر جو اس حکم کے لیے علت بنتا ہے، غیر منصوص کے لیے ثابت کرنا ہے۔ مثلاً غلاموں کو گھروں میں آنے جانے کی اجازت کے لیے ضرورت نہیں، کیونکہ اس میں حرج پیدا ہوتا ہے۔

سوال نمبر 5: حقیقت و مجاز کی تعریف اور اقسام حقیقت کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟

جواب: حقیقت و مجاز: کوئی لفظ ابتداء ایک معنیٰ کے لئے وضع کیا گیا ہو پھر وہ کسی مناسبت سے دوسرے معنیٰ میں استعمال ہونا شروع ہو جائے، وہ نہ تو دوسرے معنیٰ میں مشہور ہوا اور نہ پہلا معنی متروک ہو، وہ کبھی پہلے معنی میں استعمال ہوتا ہو اور کبھی دوسرے معنی میں۔ پہلے معنی کے لحاظ سے اسے حقیقت اور دوسرے معنی کے اعتبار سے اسے مجاز کہیں گے مثلاً اسد کا استعمال حیوان مفترس کے معنی میں حقیقت ہے جبکہ رجل شجاع کے معنی میں مجاز ہے۔

سوال نمبر 6: درج ذیل میں سے کوئی سی پانچ اصطلاحات کی تعریفات لکھیں؟

عام، مشترک، کنایہ، نص، محکم، مجمل، بیان تغییر، نہی

جواب: عام: وہ لفظ ہے، جو افراد کی ایک جماعت کو لفظاً یا معناً شامل ہو، لفظاً جیسے مسلمون، مشرکون۔ معناً جیسے مِنْ، مَا۔

مشترک: وہ لفظ ہے، جو ایسے دو یا دو سے زیادہ معنوں کے لیے وضع کیا گیا ہو جن کی حقیقتیں مختلف ہوں مثلاً جاریۃ کا معنی لونڈی اور کشتی ہے۔

کنایہ: اس لفظ کو کہا جاتا ہے جس کی مراد پوشیدہ ہو مثلاً لفظ حرام کا معنیٰ معزز اور نا جائز بھی۔ لہٰذا اس کی مراد واضح نہ ہوئی۔

نص: جس معنیٰ کے لیے کلام کو لایا گیا ہو، وہ نص کہلاتا ہے۔

محکم: وہ کلام ہے جس میں متکلم کی مراد مفسر سے زیادہ واضح ہوتی ہے اور اس کے خلاف کام جائز نہیں جیسے اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ

مجمل: وہ لفظ ہے، جو کئی معانی کا احتمال رکھتا ہو اور متکلم کے بیان سے اس کی وضاحت ہو جائے مثلاً صلوٰۃ کا معنی دعا ہے لیکن یہ معلوم نہیں کونسی دعا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اقوال وافعال کے ذریعے اسے خوب واضح کر دیا۔

بیان تغییر: اگر متکلم اپنے کلام کو اپنے بیان کے ذریعے بدل دے، بیان تغییر کہلاتا ہے، جیسے ان دَخَلْتِ الدَّارَ

نہی: لغت میں نہی کا معنی روکنا ہے، اصطلاحاً اپنے سے چھوٹا سمجھ کر کسی کو کسی کام سے روکنا، نہی ہے۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشھادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۳۹ھ/2018ء

چوتھا پرچہ: صرف

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: 100

نوٹ: ہر حصہ سے کوئی سے دو سوالات حل کریں۔

﴿حصہ اوّل: علم الصیغہ﴾

سوال نمبر 1: (الف) کلمہ کی اقسام ثلاثہ کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟ ۱۲=۴×۳

(ب) تعداد حروف کے اعتبار سے اسم جامد کی اقسام کے نام مع امثلہ لکھیں؟ ۱۲=۲×۶

(ج) علم الصیغہ کے مطابق فعل مضارع معروف کی گردان لکھیں؟ ۱۱

سوال نمبر 2: (الف) اسم فاعل اور صفت مشبہ، اسم تفضیل اور مبالغہ کے درمیان پائے جانے والے فرق کو واضح کریں؟ ۱۰=۵+۵

(ب) وَعَدَ یَعِدُ سے امر حاضر معروف موکد بانون تاکید ثقیلہ کی گردان مع اعراب و ترجمہ تحریر کریں؟ ۱۵=۵+۵+۵

(ج) باب افعال سے امر حاضر معروف اور مضارع معروف بنانے کا طریقہ لکھیں؟ ۱۰=۵+۵

سوال نمبر 3: (الف) درج ذیل کلمات میں سے دو کے بارے میں بتائیں کہ یہ کونسے صیغے ہیں؟ اور ان میں کون سا قاعدہ جاری ہوتا ہے؟ ۱۶=۲×۸

یَخِصِّمُ، یَرْمِیْنَخَاہُ، مَرْمِیٌّ

(ب) علم الصیغہ میں ثلاثی مجرد کے کل کتنے اوزانِ مصادر بیان کیے گئے ہیں؟ آپ ان میں سے صرف آٹھ وزن مع مثال لکھیں؟ ۱۹=۲×۸+۳

﴿حصہ دوم: خاصیات ابواب﴾

سوال نمبر 4: خاصہ کے لغوی معنی تحریر کریں نیز منطقیوں اور صرفیوں کے نزدیک اس کی اصطلاحی تعریف سپرد قلم کریں؟ ۱۵=۵+۵+۵

سوال نمبر 5: باب افعال کی کوئی سی تین خاصیات مع امثلہ تحریر کریں؟ ۱۵=۵×۳

سوال نمبر 6: درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟ ۱۵=۵×۳

قطع ماخذ، اعطاء ماخذ، تدریج

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2018ء

چوتھا پرچہ: صرف

﴿حصہ اوّل: علم الصیغہ﴾

سوال نمبر 1: (الف) کلمہ کی اقسام ثلاثہ کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟

جواب: کلمہ کی اقسام ثلاثہ مندرجہ ذیل ہیں:

اسم جیسے رَجُلٌ، فعل جیسے ضَرَبَ، حرف جیسے مِنْ

اسم: وہ کلمہ ہے، جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو مثلاً ضَارِبٌ۔

فعل: وہ کلمہ ہے، جو جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں یعنی ماضی، حال، مستقبل میں سے کسی ایک سے ملا ہوا ہو جیسے ضَرَبَ، یَضْرِبُ۔

حرف: وہ کلمہ ہے، جو غیر مستقل معنی پر دلالت کرے یعنی دوسرے کلمہ کے ساتھ ملائے بغیر اس کا معنی سمجھ نہ آئے جیسے من، الٰی۔

(ب) تعداد حروف کے اعتبار سے اسم جامد کی اقسام کے نام مع امثلہ لکھیں؟

جواب: تعداد حروف کے اعتبار سے اسم جامد کی چھ قسمیں ہیں:

(1) ثلاثی مجرد جیسے: رَجُلٌ (2) ثلاثی مزید فیہ جیسے: حِمَارٌ

(3) رباعی مجرد جیسے: جَعْفَرٌ (4) رباعی مزید فیہ جیسے: قِرْطَاسٌ

(5) خماسی مجرد جیسے: سَفَرْجَلٌ (6) خماسی مزید فیہ جیسے: قَبَعْثَرٰی

(ج) علم الصیغہ کے مطابق فعل مضارع معروف کی گردان لکھیں؟

جواب: گردان فعل مضارع معروف:

گردان	معانی	صیغے
یَفْعَلُ	کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
یَفْعَلَانِ	کرتے ہیں یا کریں گے وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب

يَفْعَلُوْنَ	کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب
تَفْعَلُ	کرتی ہے یا کرے گی وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائب
تَفْعَلَانِ	کرتی ہیں یا کریں گی وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
يَفْعَلْنَ	کرتی ہیں یا کریں گی وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب
تَفْعَلُ	کرتا ہے یا کرے گا تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
تَفْعَلَانِ	کرتے ہو یا کرو گے تم دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
تَفْعَلُوْنَ	کرتے ہو یا کرو گے تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
تَفْعَلِيْنَ	کرتی ہے یا کرے گی تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
تَفْعَلْنَ	کرتی ہو یا کرو گی تم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر
اَفْعَلُ	کرتا ہوں یا کروں گا میں ایک مرد یا عورت	صیغہ واحد متکلم
نَفْعَلُ	کرتے ہیں یا کریں گے ہم سب مرد یا سب عورتیں	صیغہ تثنیہ جمع متکلم

سوال نمبر 2: (الف) اسم فاعل اور صفت مشبہ، اسم تفضیل اور مبالغہ کے درمیان پائے جانے والے فرق کو واضح کریں؟

جواب: سَامِعٌ اسم فاعل اور سَمِيْعٌ صفت مشبہ میں فرق یہ ہے کہ سَامِعٌ ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے، جو بالفعل کسی بات کو سننے سے موصوف ہو، اس لیے اس کے بعد مفعول آ سکتا ہے، جیسے سَامِعٌ كَلَامَكَ۔ سَمِيْعٌ ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے، جو سماعت سے بطور ثبوت موصوف نہ ہو، اس کے ساتھ کسی چیز کے تعلق کا اعتبار نہ ہو بلکہ اس میں کسی چیز کا عدم تعلق معتبر ہے۔ لہٰذا سَمِيْعٌ كَلَامَكَ صحیح نہیں ہے۔

مبالغہ کے صیغے میں محض معنی فاعلیت کی زیادتی مقصود ہوتی ہے کسی سے مقابلہ نہیں ہوتا اور اسم تفضیل میں دوسروں کی نسبت زیادتی مقصود ہوتی ہے جیسے اَضْرَبُ مِنْ زَيْدٍ ، اَضْرَبُ الْقَوْمِ۔

اگر صرف لفظ اَضْرَبُ، اَكْبَرُ وغیرہ ہو تو معنی نسبت چھپا ہوا ہوگا۔ جیسے اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

(ب) وَعَدَ يَعِدُ سے امر حاضر معروف موکد با نون تاکید ثقیلہ کی گردان مع اعراب و ترجمہ تحریر کریں؟

جواب:

گردان	ترجمہ
عِدَنَّ	ضرور بالضرور وعدہ کر تو ایک مرد
عِدَانِّ	ضرور بالضرور تم دو مرد
عِدُنَّ	ضرور بالضرور تم سب مرد
عِدِنَّ	ضرور بالضرور تو ایک عورت

عِدَانِّ	ضرور بالضرور تم دوعورتیں
عِدْنَانِّ	ضرور بالضرور تم سب عورتیں

(ج) باب: افعال سے امر حاضر معروف اور مضارع معروف بنانے کا طریقہ لکھیں؟

(ج)۔ بنانے کے طریقے:

۲۔ فعل مضارع: فیل مضارع فعل ماضی سے بنایا جاتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں حروف مضارع (تین) اس طرح لگائے جاتے ہیں کہ الف (ہمزہ) واحد متکلم (ایک صیغہ) کے شروع میں، تاء حاضر کے چھ صیغوں (تین مذکر اور تین مؤنث) کے آغاز میں، یاء غائب کے چھ صیغوں (تین مذکر، تین مؤنث) کے شروع میں اور نون تثنیہ متکلم (ایک صیغہ) کے شروع میں لگایا جاتا ہے۔ فاء کلمہ کو (عموماً) ساکن کیا جاتا ہے، عین کلمہ پر باب کی مناسبت سے حرکت دی جاتی ہے اور لام کلمہ ضمہ دیا جاتا ہے۔ مثلاً یضرب، ینصر، یفتح جو اصل میں ضرب، نصر، فتح تھے۔ سات صیغوں کے آخر میں نون اعرابی آتا ہے۔

۳۔ امر حاضر معروف: فعل امر حاضر معروف فعل مضارع حاضر معروف سے بنایا جاتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع کی علامت تاء کو گرادیں گے۔ اگر فاء کلمہ متحرک ہوگا تو لام کلمہ ساکن کردیں گے اور اگر لام کلمہ میں حرف علت ہوگا تو اسے گرادیں گے مثلاً تقی سے ق۔ اگر مضارع کی علامت تاء گرانے کے بعد فاء کلمہ ساکن ہو، تو عین کلمہ کو دیکھیں گے۔ اگر عین کلمہ پر ضمہ ہو، تو شروع میں ہمزہ وصل مضموم لائیں گے اور اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسو، ہو تو شروع میں ہمزہ وصل مکسور لائیں گے اور لام کلمہ کو ساکن کر دیں گے۔ مثلاً تضرب سے اضرب، تسمع سے اسمع اور ینصر سے انصر۔ اگر لام کلمہ میں حرف علت ہو، تو وہ گر جائے گا مثلاً تدعو سے ادع، ترمی سے ارم اور ترضی سے ارض۔ امر حاضر بنانے سے نون اعرابی لازمی طور پر گر جائے گا۔

سوال نمبر 3: (الف) درج ذیل کلمات میں سے، دو کے بارے میں بتائیں کہ یہ کونسے صیغے ہیں؟ اور ان میں کونسا قاعدہ جاری ہوتا ہے؟

يَخِصِّمُ، يَرْمِينْخَاهُ، مَرْمِيٌّ

جواب: (۱) يَخِصِّمُ: صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ فعل مضارع معروف ثلاثی مزید فیہ از باب افتعال

قاعدہ: اگر باب افتعال کے عین کلمہ کی جگہ تاء، ثاء، جیم، زاء، ذال، زال، سین، شین، صاد، ضاد، طاء اور ظاء میں سے کوئی حرف ہو، تو تائے افتعال کو عین کلمہ کا ہم جنس بنا کر اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں اور

ادغام کرتے ہیں اور ہمزہ وصل گر جاتا ہے جیسے اُخْتَصَمَ سے خَصَّمَ ان کا مضارع یَخِصِّمُ آتا ہے۔

(۲) مَرْمِیٌّ: یہ اصل میں مَرْمُوْیٌ تھا بروزن مفعول۔ اس میں یہ قاعدہ لگا ہے کہ واؤ اور یاء دونوں جمع ہوں ایک کلمہ میں، پہلی ان میں سے واؤ ساکن ہو، واؤ کو یاء کر کے یاء میں ادغام کیا جائے گا، یاء چاہتی ہے کہ میرا ماقبل مکسور ہو تو ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا تو مَرْمِیٌّ۔

صیغہ: صیغہ واحد مذکر اسم مفعول ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب فَعَلَ یَفْعِلُ۔

(ب) علم الصیغہ میں ثلاثی مجرد کے کل کتنے اوزانِ مصادر بیان کیے گئے ہیں؟ آپ ان میں سے صرف آٹھ وزن مع مثال لکھیں؟

جواب: ثلاثی مجرد کے کل اوزان مصادر چالیس (۴۰) ہیں، تاہم ان میں سے آٹھ اوزان درج ذیل ہیں:

1-مَفْعَلَةٌ	مَحْمَدَةٌ	تعریف کرنا
2-فَعِلٌ	خَنِقٌ	گلا گھونٹنا
3-فُعَالٌ	سُوَالٌ	پوچھنا
4-فَعَالَةٌ	شَهَادَةٌ	گواہی دینا
5-فَعْلٌ	قَتْلٌ	مار ڈالنا
6-فِعَلٌ	صِغَرٌ	چھوٹا ہونا
7-فَعَلٌ	طَلَبٌ	ڈھونڈنا
8-فِعْلٌ	فِسْقٌ	نافرمانی کرنا

﴿حصہ دوم: خاصیات ابواب﴾

سوال نمبر 4: خاصہ کے لغوی معنی تحریر کریں نیز منطقیوں اور صرفیوں کے نزدیک اس کی اصطلاحی تعریف سپرد قلم کریں؟

جواب: مناطقہ وغیرہ کی اصطلاح میں تو اس کا معنی مایوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ ہوتا ہے لیکن یہاں پر خاصیت کا یہ معروف معنی مراد نہیں ہے، کیونکہ ایک باب کی خاصیت دوسرے باب میں بھی پائی جاتی ہے۔
صرفیوں کی اصطلاح میں خاصہ سے مراد وہ زائد معنی ہے جو لغوی معنی کے علاوہ ہو۔

سوال نمبر 5: باب افعال کی کوئی سی تین خاصیات مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: الزام: یعنی لازم کو متعدی کرنا جیسے: اَحْمَدَ زَیْدٌ۔

وجدان: وجدان کا معنیٰ ہے کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ موصوف پانا جیسے اَبْخَلْتُ زَیْدًا۔

تعدیہ: تعدیہ اس کا معنی ہے لازم کو متعدی کرنا۔ جیسے: کَرُمَ سے اَکْرَمَ

تصییر: کسی چیز کو صاحب ماخذ بنا دینا۔ جیسے: اَذْهَبَ اللّٰہُ

سوال نمبر 6: درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟

قطع ماخذ، اعطاء ماخذ، تدریج

جواب: قطع ماخذ: مدلول ماخذ کو کاٹنا جیسے حَشَشْتُ۔

تدریج: کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا جیسے جَرَعَ الْمَاءَ۔

اعطاء ماخذ: کسی کو مدلول ماخذ دینا جیسے اَجَرَ الْمَرْءَ۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۳۹ھ/2018ء

پانچواں پرچہ: نحو

وقت: تین گھنٹے

کل نمبر: 100

نوٹ: دونوں حصوں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل: تفهيم النحو﴾

سوال نمبر 1: (الف) جملہ انشائیہ کی تمام اقسام کے نام مع امثلہ لکھیں؟ ۲۰=۲×۱۰

(ب) علم نحو کی تعریف، غرض اور موضوع تحریر کریں؟ ۱۰=۳+۳+۴

سوال نمبر 2: (الف) منصرف وغیر منصرف کی تعریف اور اسباب منع صرف مع امثلہ تحریر کریں؟

۲۲=۹+۹+۲+۲

(ب) مرفوعات کون کون سے ہیں؟ ۸

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے کوئی سی چھ اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟ ۳۰=۵×۶

مفعول مطلق، منادی، مستثنیٰ، اضافت معنویہ، تاکید، عطف بیان، ضمیر فصل، صفت، بدل

﴿حصہ دوم: شرح مائة عامل﴾

سوال نمبر 4: (الف) فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے کوئی پانچ اسماء مع امثلہ لکھیں؟

۱۰=۲×۵

(ب) حرف باء کتنے معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے؟ کوئی سے چار معانی مع امثلہ تحریر کریں؟

۱۰=۴+۴+۲

سوال نمبر 5: (الف) حروف مشبہ بالفعل کیا عمل کرتے ہیں اور کون کون سے ہیں؟ ہر ایک کی مثال تحریر کریں؟ ۱۴=۶+۶+۲

(ب) فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف کتنے اور کون سے ہیں؟ ۶=۵+۱

سوال نمبر 6: (الف) سماعی عوامل کی تیرہ انواع (اقسام) کے نام لکھیں؟ ۱۳

(ب) صرف اسم کو نصب دینے والے حروف کون کون سے ہیں؟ ۷

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2018ء

پانچواں پرچہ: نحو

﴿حصہ اول: تفہیم النحو﴾

سوال نمبر 1: (الف) جملہ انشائیہ کی تمام اقسام کے نام مع امثلہ لکھیں؟

جواب: 1- امر ہو جیسے اِضْرِبْ 2- نہی ہو جیسے لَا تَضْرِبْ

3- عرض ہو جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا

4- استفہام ہو جیسے هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا

5- تمنی ہو جیسے لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ

6- ترجی ہو جیسے لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ

7- عقود ہو جیسے بِعْتُ وَ اشْتَرَيْتُ

8- ندا ہو جیسے يَا اَللّٰهُ

9- تعجب ہو جیسے مَا اَحْسَنَهٗ وَاَحْسِنْ بِهٖ

10- قسم ہو جیسے وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا

(ب) علم نحو کی تعریف، غرض اور موضوع تحریر کریں؟

جواب: علم نحو کی تعریف:

ان چند بنیادی قواعد کو جاننے کا نام ہے جن کے ذریعہ تین کلموں اسم، فعل اور حرف کی باہم ترکیب اور معرب و مبنی ہونے کے اعتبار سے کی آخری حالت معلوم ہو۔

غرض:

اس علم کو حاصل کرنے کی غرض یہ ہے کہ عربی کلام میں انسان اعرابی غلطی سے محفوظ رہے۔

موضوع:

اس علم کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) منصرف و غیر منصرف کی تعریف اور اسباب منع صرف مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: منصرف وہ اسم معرب ہے جس میں نو اسباب منع صرف میں سے کوئی نہ پایا جائے، اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر تینوں حرکات بمع تنوین آسکتی ہیں مثلاً جَاءَ زَيْدٌ، رَاَيْتُ زَيْدًا، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ۔

غیر منصرف: وہ اسم معرب ہے جس میں اسباب منع صرف سے دو یا ایک سبب جو دو کے قائمقام ہو پایا جائے جیسے عُمَرُ ، حَمْرَاءُ اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آتی اور حالت جر میں یہ مفتوح ہوتا ہے۔

اسباب منع صرف:

1-عدل جیسے عُمَرُ، 2-وصف جیسے حَمْرَاءُ، 3-تانیث جیسے طَلْحَۃُ، 4-ترکیب جیسے مَعْدِیْکَرَبَ ، 5-معرفہ جیسے زَیْنَبُ، 6-عجمہ جیسے اِبْرَاھِیْمُ، 7-وزن فعل جیسے اَحْمَدُ، 8-جمع جیسے مَسَاجِدُ، 9-الف ونون زائدتان جیسے عِمْرَانُ

(ب) مرفوعات کون کون سے ہیں؟

جواب: مرفوعات آٹھ ہیں:

1-فاعل، 2-مفعول مالم یُسَمَّ فَاعلہ ، 3-مبتداء، 4-خبر، 5-اِنَّ وغیرہ کی خبر، 6-کان وغیرہ کا اسم، 7-مَا وَلَا مشبہتین بِلَیْسَ کا اسم، 8-لائے نفی جنس کی خبر۔

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے کوئی سی چھ اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

مفعول مطلق، منادی، مستثنیٰ، اضافت معنویہ، تاکید، عطف بیان، ضمیر فصل، صفت، بدل

جواب: منادیٰ: وہ اسم ہے جسے حرف ندا کے ساتھ پکارا جائے، حروف ندا پانچ ہیں: یَا، اَیَا، ھَیَا، اَیْ، ہمزہ مفتوحہ۔

مستثنیٰ: وہ لفظ ہے، جو اِلَّا وغیرہ حروف استثناء کے بعد ذکر کیا جائے تا کہ معلوم ہو کہ اس لفظ کی طرف وہ بات منسوب نہیں ہے، جو اِلَّا وغیرہ کے ماقبل کی طرف منسوب ہے۔

اضافت معنویہ: مضاف اپنے معمول کی طرف مضاف ہونے والا صیغہ صفت نہ ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ

تاکید: وہ تابع ہے، جو متبوع کی طرف کسی چیز کی نسبت کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ نَفْسُہٗ یا اس بات کو واضح کرنے کے لیے آتا ہے کہ حکم متبوع کے تمام افراد کو شامل ہے۔

عطف بیان: وہ تابع ہے، جو صفت تو نہیں ہوتا لیکن اپنے متبوع کی وضاحت کرتا ہے اور وہ کسی چیز کے نام اور کنیت میں سے زیادہ مشہور کے ساتھ لایا جاتا ہے، جیسے قَامَ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ۔

ضمیر فصل: اگر مبتدا کی خبر معرفہ یا اسم تفضیل ہو، تو مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر مرفوع منفصل لائی جاتی ہے، جو واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث، متکلم، مخاطب اور غائب ہونے میں مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ اس کو ضمیر فصل کہا جاتا ہے، جیسے زَیْدٌ ھُوَ الْقَائِمُ۔

صفت: وہ تابع ہے، جو اپنے متبوع یا متبوع کے متعلق میں پائے جانے والے معنیٰ پر دلالت کرے جیسے جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ۔ صفت کو نعت بھی کہا جاتا ہے۔

بدل: وہ تابع ہے، جو کچھ اس کے متبوع کی طرف منسوب ہوتا ہے اسی کی نسبت اس کی طرف ہوتی ہے، نسبت سے یہی مقصود ہوتا ہے اور متبوع مقصود نہیں ہوتا جیسے جَاءَ نِی زَیْدٌ اَخُوْكَ۔

﴿حصہ دوم: شرح مائة عامل﴾

سوال نمبر 4: (الف) فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے کوئی پانچ اسماء مع امثلہ لکھیں؟

جواب: جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں وہ نو اسماء ہیں:

1-مَنْ، 2-مَا، 3-اَیٌّ، 4-مَتٰی، 5-اَیْنَمَا، 6-اَنّٰی، 7-مَهْمَا، 8-حَیْثُمَا، 9-اِذْمَا۔

مَهْمَا: زمان کے لیے آتا ہے جیسے: مَهْمَا تَذْهَبْ اَذْهَبْ۔

حَیْثُمَا: یہ مکان کے لیے آتا ہے جیسے: حَیْثُمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ۔

اِذْمَا: غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے، جیسے اِذْ مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ۔

مَتٰی: یہ زمان کے لیے آتا ہے جیسے مَتٰی تَذْهَبْ اَذْهَبْ۔

اَیْنَمَا: مکان کے لیے آتا ہے جیسے: اَیْنَمَا تَمْشِ اَمْشِ۔

(ب) حرف باء کتنے معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے؟ کوئی سے چار معانی مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (ب): "ب" کے معانی: شرح مائۃ عامل میں "ب" کے کل نو معانی بیان ہوئے ہیں جن میں سے تین معانی درج ذیل ہیں:

۱-مصاحبت کے لیے جیسے اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ۔

۲-تعدیہ یعنی لازم کو متعدی بنانے کے لیے جیسے ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ۔

۳-قسم کے لیے جیسے بِاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا۔

۴-باء استعانت کے لیے آتی ہے ضَرَبْتُ بِالْخشبة

سوال نمبر 5: (الف) حروف مشبہ بالفعل کیا عمل کرتے ہیں اور کون کون سے ہیں؟ ہر ایک کی مثال تحریر کریں؟

جواب: حروف مشبہ بالفعل کی تعداد، عمل اور امثلہ: حروف مشبہ بالفعل وہ ہیں جو فعل کے ساتھ اس بات میں مشابہت رکھتے ہیں کہ جس طرح فعل دو چیزوں کا تقاضا کرتا ہے: (۱) فاعل، (۲) معفول۔ اسی طرح یہ بھی دو امور کا تقاضا کرتے ہیں: (۱) اسم، (۲) خبر۔

حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) اِنَّ، (۲) اَنَّ، (۳) کَاَنَّ، (۴) لیتَ، (۵)، لکنَّ، (۶) لعلَّ۔ ان کا عمل یہ ہے کہ جملہ اسمیہ پر داخل کر مبتلاء کو نصیب دیتے ہیں جسے ان کا اسم کہا جاتا ہے اور خبر کو رفع دیتے ہیں جسے ان کی خبر کہا جاتا ہے۔ مثلاً

اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ ' (بیشک زید کھڑا ہے) اس مثال میں ان حرف مشبہ بالفعل ہے، زَیْدًا اس کا اسم ہے اور قائم اس کی خبر ہے۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ب) فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف کتنے اور کون سے ہیں؟

جواب: فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف پانچ ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

1-لَمْ، 2-لَمَّا، 3-لام امر، 4-لائے نہی، 5-اِنْ شرطیہ۔

سوال نمبر 6: (الف) سماعی عوامل کی تیرہ انواع (اقسام) کے نام لکھیں؟

جواب: 1-حروف جارہ، 2-حروف مشبہ بالفعل، 3-مَا وَلَا مشبہتان بلیس، 4-حروف ناصبہ دراسم، 5-حروف ناصبہ درمضارع، 6-حروف جازمہ، 7-اسمائے جازمہ، 8-اسمائے ناصبہ، 9-اسمائے افعال، 10-افعال ناقصہ، 11-افعال مقاربہ، 12-افعال مدح وذم، 13-افعال قلوب۔

(ب) صرف اسم کو نصب دینے والے حروف کون کون سے ہیں؟

جواب: صرف اسم کو نسب دینے والے حروف سات ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

1-واوٗ، 2-یَا، 3-اِلَّا، 4-اَیَا، 5-ھَیَا، 6-اَیْ، 7-ہمزہ مفتوحہ۔

☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان
سالانہ امتحان الشھادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)
سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۳۹ھ/2018ء

چھٹا پرچہ: عربی ادب

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: 100

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے دو اجزاء کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(i) وهو الاخبار بمايوافق الواقع من غير زيادة ولانقصان لان الصدق يواصل الى المطلوب من فعل الخيرات والعمل الصالح.

(ii) والسيادة والكلمة المسموعة فى الحكم الديمقراطى تكون للاغلبية دائما وحقاخاف المسلمون الاغلبية الهندوكية الساحقة.

(iii) فابقاها الملك حتى تكملهاله فى الليلة الثانية ولم تزل تحتال عليه بهذه الحيلة الف ليلة وليلة حتى شغفته حبا.

سوال نمبر 2: (الف) درج ذیل میں سے صرف تین اجزاء کا عربی میں جواب تحریر کریں؟ ۱۵=۳×۵

(i) من الف كتاب الف ليلة وليلة؟ (ii) مم انقذ الله المومنين؟ (iii) هل هو خير الزاد للحاج؟ (iv) من هو شر الناس عندالله؟

(ب) درج ذیل الفاظ میں سے تین الفاظ کو عربی جملوں میں استعمال کریں؟ ۱۵=۳×۵

رافة، قاطبة، اجمة، المذياع، الحد

سوال نمبر 3: (الف) درج ذیل میں سے تین جملوں کی عربی بنائیں؟ ۱۵=۳×۵

(i) ہم اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

(ii) روح ایک امانت ہے۔

(iii) دین اسلام ہمیں اتحاد کی دعوت دیتا ہے۔

(iv) اپنے مہمان کی عزت کرو اور ہمسائے کو تکلیف نہ دو۔

(ب) درج ذیل میں سے پانچ الفاظ مفردہ کی جمع اور جمع کا مفرد لکھیں؟ ۱۵=۳×۵

اسعار، استمارۃ، اساس، عمید، جیل، محامد، حمار

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر عربی میں مضمون لکھیں جو کم سے کم دس سطروں پر مشتمل ہو؟ ۲۰

فی الحدیقۃ، خلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم، المدرسۃ

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2018ء

چھٹا پرچہ: عربی ادب

سوال نمبر 1: درج ذیل اجزاء کا ترجمہ تحریر کریں؟

(i) وهو الاخبار بمايوافق الواقع من غير زيادة ولانقصان لان الصدق يواصل الى المطلوب من فعل الخيرات والعمل الصالح.

ترجمہ: وہ ایک ایسی اطلاع دیتا ہے، جو کسی کمی اور بیشی کے بغیر واقع کے عین مطابق ہو، کیونکہ سچائی اچھے کام کرنے اور نیک عمل کے مقصد تک پہنچاتی ہے۔

(ii) والسيادة والكلمة المسموعة فى الحكم الديمقراطى تكون للاغلبية دائما وحقاخاف المسلمون الاغلبية الهندوكية الساحقة.

ترجمہ: اور جمہوری حکومت میں حکمرانی اور مقبول بات ہمیشہ اکثریت کی ہوتی ہے اور مسلمان ہندوؤں کی غالب اکثریت سے واقعی خوفزدہ تھے۔

(iii) فابقاها الملك حتى تكملهاله فى الليلة الثانية ولم تزل تحتال عليه بهذه الحيلة الف ليلة وليلة حتى شغفته حبا.

ترجمہ: پس اس بادشاہ نے اسے زندہ رکھا تاکہ وہ دوسری رات میں اس کے لیے کہانی مکمل کرے اور وہ اس بہانے سے ایک ہزار ایک راتوں تک اسے ٹالتی رہی یہاں تک کہ وہ اس کی محبت میں گرفتار ہو گیا۔

سوال نمبر 2: (الف) درج ذیل اجزاء کا عربی میں جواب تحریر کریں؟

(i) من الف كتاب الف ليلة وليلة؟

جواب: كتاب الف ليلة وليلة من الادب الشعبى الذى لايؤلفه شخص معين بل يشترك فى تاليفه اشخاص كثيرون علىٰ مر الاجيال لانعرف اسماء هم.

(ii) مم انقذ الله المؤمنين؟

جواب: انقذ الله المؤمنين من مظالم الهندوكية

(iii) هل هو خير الزاد للحاج؟

التقوىٰ هو خير الزاد للحاج.

(iv) من هو شر الناس عندالله؟

جواب:شر الناس منزلة عند الله من تركه او ورعه الناس اتقاء فحشه .

(ب) درج ذیل الفاظ میں سے تین الفاظ کو عربی جملوں میں استعمال کریں۔

رافة، قاطبة، اجمة، المذياع، الحد

جواب:الفاظ	معانی	جملوں میں استعمال
رافة	مہربان	هو ذا رافة
اجمة	جنگل	الاسد يعيش فی اجمة
المذياع	ریڈیو	المذياع ينشر الاخبار
الحد	متعین حصہ	لكل شیء حد

سوال نمبر3:(الف) درج ذیل میں سے تین جملوں کی عربی بنائیں۔

جواب:(i) ہم اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

نخاف ربنا

(ii) روح ایک امانت ہے۔

الروح امانة

(iii) دین اسلام ہمیں اتحاد کی دعوت دیتا ہے۔

دين الاسلام يدعونا الٰی الوحدة .

(iv) اپنے مہمان کی عزت کرو اور ہمسائے کو تکلیف نہ دو۔

اكرموا ضيفكم ولا تؤذوا الجاركم .

(ب) درج ذیل الفاظ مفردہ کی جمع اور جمع کا مفرد لکھیں؟

اسعار، استمارة، اساس، عميد، جيل، محامد، حمار

جواب:

محامد	محمدة
اجيال	جيل
استمارة	استمارات
اسعار	سعر
عميد	اعماد
أسس	اساس
حمار	احمار

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر عربی میں مضمون لکھیں جو کم سے کم دس سطروں پر مشتمل ہو۔

فی الحديقة، خلق النبی صلی الله علیه وسلم، المدرسة

جواب: في الحديقة:

تقع حديقة شاليمار فی مدينة لاهور . هذه حديقة تاريخية جميلة يرجع تاريخ هذه الحديقة الى عهد المغول . أنشأ الملك شاه جهان هذه الحديقة .
حديقة شاليمار حديقة من الحدائق السياحية العامة ياتی الناس الى هذه الحديقة من أماكن مختلفة للتمتع والنزهة ، هذه الحديقة مزينة بالاشجار، والأزهار، والورود الجميلة وفيها جداول المياه والاحواض تزيد فوارت المياه زينة الحديقة، وفيها آثار مغولية يتمتع الناس بجمال هذه الحديقة بخضرتها كل يوم . ويلعب الأولا دفيها . تزدحم الحديقة بالناس يوم العطلة الأسبوعية والحفلات الرسمية فی هذه الحديقة أحياناً .

خلق النبی صلی الله علیه وسلم:

بعث الله تعالى رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم مع كثير من الخصائل والخصائض، واهم صفاته صلى الله عليه وسلم حسن الخلق، وقال الله تعالى لقد كان لكم فی رسول الله اسوة حسنة وقال: انك لعلى خلق عظيم، وبحسن خلقه صلى الله تعالى عليه وسلم دخل الكفار والمشركون فی الاسلام و تركوا عبادة ا لاصنام والاشياء الاخرى . واعطى الله له صلى الله تعالى عليه وسلم كثير الصفات واحد منها حسن الاخلاق . وقالت ام المؤمنين عائشة االصديقة رضى الله تعالى عنها : خلقه القرآن .

كان النبی صلى الله عليه وسلم مثلاً اعلى فی الاخلاق الحميدة وحياته عبارة من مكارم الاخلاق، وقدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اسوته الى الناس وهم دخلوا فی الاسلام وفوضه الى اصحابه انهم سلموا اطاعوا فی جميع اقواله وافعاله، قال انس رضی الله تعالى عنه خدمت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عشرسنين فما قال لی: اف قط وما قال لشئ صصنعته لم صصنعته، ولا لشئ تركته لم تركته .
وكان صلى الله عليه وسلم اشد الناس حياء كان اشد حياء من العذراء فی خدرها،

لایجزی بالسنة السیئة ولکن یعفو' لم یکن فاحشاً' وکان یمازح اصحابه ویخاطبهم بالالقاب الحسنة' ویلاعب صبیانهم' ویجا لسهم' ویجلسهم فی جحرهٖ وکان یحب الصدق والا مانة' وکان المشرکون مطیعین بحسن اخلاقه' وکان یبدأ من لقیه بالسلام' ویکرم من یدخل علیه وابما یلبسط له ثوبه' ویدعواصحابه باحب اسماء هم ویسأل عن حاجاتهم ۔

وکان اکثر الناس تبسما' واطیبهم نفسا' واشفقهم علی خلق الله' وکان اوصل الناس بالرحم' واقومهم بالوفاء' واشد الناس تواضعا علی علو منصبه' کان یمر علی الصبیان فیسلم علیهم' وکان خیر الناس لاهله یقیم البیت و یخصف نعله ویرفع ثوبه ۔

وکان صلی الله علیه وسلم اعظم الناس عفوا لم ینتقم لنفسه قط' و عندما بدأ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالتبلیغ لاقی صفوفًا من الالام ولکن تحملها بالصبر والا ستقامة' ولما دخل مکة فاتحاً عفا من اهلها وقال علیه السلام: لاتثریب علیکم الیوم' ودعاللناس من یخالفه: اللهم اهد قومی فانهم لا یعلمون' وعفا لیهودیة التی سمته فی لحم الشاة ۔

المدرسة:

المدرسة والکلیة والجامعة مراکز العلوم الجدیدة والقدیمة، یتعلم الطلباء والطالبات فیهن، ان المدارس والکلیات والجامعات محور الفنون والادب ۔ تقع کلیتی داخل البلاد ۔ یحیط بکلیتی سور عظیم ۔ للکلیة مبنی جمیل هو یشتمل علیٰ طابقین یضم کل طابق غرفاً عدیدة توجد هناك هذه المبانی مبنی خاص للانتظامیة، مبنی للمختبرات العلمیة ومبنی للمکتبیة فی الکلیة المعلم وتلامیذه یسعون قائمة بذاتها فی رایی ان مهنة لتعلیم اشرف المهن علیٰ الطلاق الاخریٰ کیف ان المعلم لایعیش لنفسه بل لتلامیذه ۔ انا احب کلیتی حباً شدیدًا ۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۰ھ/2019ء

پہلا پرچہ: قرآن وتجوید

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

حصہ اوّل: قرآن مجید

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے کوئی سی چھ آیات مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۶×۱۰=۶۰

۱- يَسْـَٔلُوْنَكَ مَا ذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۚ

۲- يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۝

۳- وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ۝

۴- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝

۵- وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۝

۶- اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ۝

۷- وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ۝

۸- وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ۝

۹-قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ قف وَ اَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ط كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ○

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ ۵×۲=۱۰

القلآئد، الغآئط، نقیبًا، قومًا جبارین، سمعون للکذب، لومة لآئم، قرن، دابر القوم

حصہ دوم: تجوید

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے صرف دو اجزاء کا جواب لکھیں؟

۱-لحن جلی اور لحن خفی میں کیا فرق ہے؟ اور ہر ایک کا کیا حکم ہے؟ ۵+۱۰=۱۵

۲-صفت کس کو کہتے ہیں؟ جن حروف میں صفت ہمس ہو اور صفت شدت ہو ان کو کس طرح ادا کرنا چاہیے؟ اور وہ کون کون سے حروف ہیں؟ ۵×۳=۱۵

۳-ادغام کی تینوں اقسام (مثلین، متجانسین اور متقاربین) کی تعریف اور ہر قسم کی ایک ایک مثال لکھیں؟ ۵×۳=۱۵

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (برائے طالبات) سال اوّل 2019ء

پہلا پرچہ: قرآن و تجوید

حصہ اوّل: قرآن مجید

سوال نمبر 1: درج ذیل آیات کا اردو میں ترجمہ تحریر کریں؟

۱-یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ز

۲-يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۝

۳-وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ۝

۴-يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝

۵-وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۝

۶-اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ۝

۷-وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ۝

۸-وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ۝

۹-قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۟ وَ اَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ۝

جواب: ترجمہ آیات مبارکہ:

۱-اے محبوب! تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال ہوا؟ تم فرمادو: حلال کی گئی ہیں پاک

چیزیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لیے انہیں شکار پر دوڑاتے ہو، جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں سے انہیں سکھاتے ہو۔

۲-اللہ اسے ہدایت دیتا ہے، جو اللہ کی مرضی پر چلا سلامتی کے راستے اور انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے رب کے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

۳-اور ایمان والے کہتے ہیں کہ کیا یہی ہیں جنہوں نے اللہ کی قسم کھائی تھی اپنے حلف (عہد) میں پوری کوشش سے کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں، ان کا کیا دھرا سب اکارت (ضائع) گیا تو رہ گئے نقصان میں۔

۴-اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور پانسے ناپاک ہیں، شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔

۵-اور اگر ہم تم پر کاغذ میں کچھ لکھا ہوا اتارتے کہ وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوتے، جب بھی کافر کہتے کہ یہ نہیں ہے مگر کھلا جادو۔

۶-یہ ہیں جن کو ہم نے کتاب، حکم اور نبوت عطا کی تو اگر یہ لوگ اس سے منکر ہوں تو ہم نے اس کے لیے ایک ایسی قوم لگا رکھی ہے، جو انکار والی نہیں۔

۷-اور اے محبوب! تمہارا رب بے پرواہ ہے رحمت والا۔ اے لوگو! وہ چاہے تو تمہیں لے جائے جسے چاہے تمہاری جگہ لائے جیسے تمہیں اوروں کی اولاد سے پیدا کیا۔

۸-اور بیشک ہم نے تمہیں پیدا کیا، پھر تمہارے نقشے بنائے، پھر ہم نے ملائکہ سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گرے مگر ابلیس، یہ سجدہ کرنے والوں میں نہ ہوا۔

۹-تم فرماؤ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا اور اپنے منہ سیدھے کرو ہر نماز کے وقت اور اس کی عبادت کرو نرے اس کے بندے ہو کر جیسے اس نے تمہارا آغاز کیا ویسے ہی پلٹو گے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں۔

(۱)القلآئد، (۲)الغآئط، (۳)نقیبًا، (۴)قومًا جبارین، (۵)سمعون للکذب، (۶)لومة لآئم، (۷)قرن، (۸)دابر القوم

جواب: الفاظ کے معانی:

(۱) قربانیاں، (۲) قضائے حاجت، (۳) نگہبان، (۴) نافرمان لوگ، (۵) جھوٹ سننے والے لوگ، (۶) ملامت کرنے والے کی ملامت، (۷) زمانہ، صدی، (۸) قوم کی جڑ۔

حصہ دوم: تجوید

سوال نمبر 3: درج ذیل اجزاء کا جواب لکھیں؟

۱-لحن جلی اور لحن خفی میں کیا فرق ہے؟ اور ہر ایک کا کیا حکم ہے؟

۲-صفت کس کو کہتے ہیں؟ جن حروف میں صفت ہمس ہو اور صفت شدت ہو ان کو کس طرح ادا کرنا چاہیے؟ اور وہ کون کون سے حروف ہیں؟

۳-ادغام کی تینوں اقسام (مثلین، متجانسین اور متقاربین) کی تعریف اور ہر قسم کی ایک ایک مثال لکھیں؟

جواب: (۱) لحن جلی اور لحن خفی میں فرق:

لحن غلطی کو کہتے ہیں، لحن دو قسم کی ہیں: (۱) لحن جلی: بڑی غلطی مثلاً ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا، یا ایک حرکت کی جگہ دوسری حرکت پڑھنا اور یا سکون کی جگہ حرکت یا حرکت کی جگہ سکون پڑھنا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا پڑھنا اور سننا دونوں حرام ہیں۔

(۲) لحن خفی: چھوٹی غلطی کو کہتے ہیں مثلاً بعض صفات کی وجہ سے حروف میں خوبصورتی پیدا ہو جاتی ہے، اگر اس کا اعتبار نہ کیا جائے، تو خوبصورتی ختم ہو جاتی ہے، جیسے راء میں حد سے زیادہ تکریر کرنا اور یا بے محل غنہ کرنا وغیرہ۔ اس کا حکم یہ ہے کہ بچنا اس سے بھی ضروری ہے۔

(۲) صفت:

وہ خاص کیفیت ہے، جس کی وجہ سے ایک مخرج کے کئی حروف میں فرق ہو جاتا ہے۔

صفت ہمس: اس سے مراد حرف کو ادا کرتے وقت آواز کو پست رکھنا ہے، جن حروف میں یہ صفت پائی جائے انہیں "حروف الہموسہ" کہتے ہیں۔ وہ دس حروف ہیں جن کا مجموعہ **"فَحَثَّهٗ شَخْصٌ سَكَتَ"** ہے۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں پست اور کمزور ہو جاتی ہے، جیسے **فَحَدِثْ**۔

صفت شدت: یہ ہمس کی ضد ہے، اس کا معنیٰ سخت ہونا ہے، جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں "حروف شدیدہ" کہتے ہیں، وہ تعداد میں آٹھ حروف ہیں جن کا مجموعہ **"اَجِدُ قَطٍ بَكَتْ"** ہے۔ ان کو ادا کرتے وقت مخرج میں آواز سختی سے رکتی ہے اور بند ہو جاتی ہے، جیسے **مَتَابٌ**۔

(۳) ادغام اور اس کی اقسام:

ایک جنس کے دو حروف یا قریب المخرج اور یا ایک مخرج کے ہوں ان کو ملا کر پڑھنے کو ادغام کہتے ہیں۔ اگر دو حروف ایک جنس کے جمع ہو جائیں، ان میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو، ان دونوں کو

ایک بنا کر پڑھنے کو ادغام مثلین کہتے ہیں جیسے قَدْ دَّخَلُوْا۔

اگر ایک مخرج کے دو حروف جمع ہوں، پہلا ساکن ہو تو ادغام متجانسین ہوگا جیسے وَقَالَتْ طَّائِفَۃٌ۔

مثلین اور متجانسین کا پہلا حرف ساکن ہو تو اس ادغام واجب ہے۔ اگر ایسے دو حروف ہوں جن کا مخرج قریب قریب ہو دو کلموں میں اس طرح جمع ہو کر ایک حرف پہلے کے آخر میں اور دوسرا حرف دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو اور پہلا ساکن ہو تو ادغام متقاربین ہوگا جیسے تخلقکم۔ نون ساکن، نون تنوین اور میم ساکن کا حروف کا ادغام ان تین اقسام میں داخل ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۰ھ/2019ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

حصہ اوّل: حدیث

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے کوئی سی دو احادیث مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۳۰=۱۵+۱۵

۱-عن ام سلمة قالت قلت یا رسول الله صلى الله عليه وسلم هل لی اجر فی بنی سلمة ان انفق عليهم ولست بتاركهم هكذا وهكذا انما هم بنى فقال نعم لك اجر ما انفقت عليهم

۲-عن اسمآء بنت ابی بکر الصدیق قالت قدمت علی اُمی وهی مشرکة فی عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت قدمت علی امی وهی راغبة افاصل امی قال نعم صلی امك

۳-وعن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الناس معادن كمعادن الذهب والفضة خيارهم فى الجاهلية خيارهم فی الاسلام اذا فقهوا والارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف

۴-عن ابی عبدالله طارق بن اشيم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قال لا اله الا الله محمد رسول الله وكفر بما يعبد من دون الله حرم ماله ودمه وحسابه على الله تعالیٰ

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے کسی ایک جزء کی عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

۱-قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجنة اقرب الى احدكم من شراك نعله والنار مثل ذلك

۲-قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كانت الدنيا تعدل عند الله جناح بعوضة

ماسقی کافرا منها شربة مآء

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ الفاظ کے معانی تحریر کریں؟ ۱۰=۵×۲

اَلْاَلْبَابُ، اَلْمُتَبَاذِلُوْنَ، اَلْحُجْزَةُ، اَلْحَائِطُ، اَلْغَمْرُ، اَلْاَكْلَةُ، دُخَانٌ، اَلدَّقَلُ

حصہ دوم: عقائد

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کوئی سے دو اجزاء کے جوابات لکھیں؟

۱- فوت شدہ بزرگوں کے وسیلہ کا جواز مدلل بیان کریں؟ نیز حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے توسل کی وجہ کیا تھی؟ ۲۰=۵+۱۵

۲- تبرک کے جواز پر کوئی دو دلیلیں دیں؟ نیز عورتوں کے قبرستان جانے کا حکم بیان کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

۳- بدعت کی تعریف کر کے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحسن ہونے پر کم از کم دو دلیلیں تحریر کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (برائے طالبات) سال اوّل 2019ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

حصہ اوّل: حدیث

سوال نمبر 1: درج ذیل احادیث مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں؟

۱-عن ام سلمة قالت قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل لی اجر فی بنی سلمة ان انفق علیهم ولست بتارکهم هکذا وهکذا انما هم بنی فقال نعم لك اجر ما انفقت علیهم

۲-عن اسمآء بنت ابی بکر الصدیق قالت قدمت علی اُمی وهی مشرکة فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت قدمت علی امی وهی راغبة افاصل امی قال نعم صلی امك

۳-وعن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس معادن کمعادن الذهب والفضة خیارهم فی الجاهلیة خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا والارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تنافر منها اختلف

۴-عن ابی عبداللہ طارق بن اشیم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال لا الٰه الا اللہ محمد رسول اللہ وکفر بما یعبد من دون اللہ حرم ماله ودمه وحسابه علی اللہ تعالیٰ

جواب: ترجمہ احادیث مبارکہ:

۱-حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں ابوسلمہ کے بچوں پر خرچ کروں تو کیا مجھے اس کا اجر ملے گا، اس لیے کہ میں انہیں اِدھر اُدھر مارا مارا پھرنے کے لیے نہیں چھوڑ سکتی، کیونکہ وہ میرے بچے ہیں؟ آپ نے جواب دیا: تو ان پر جو چیز بھی خرچ کرے گی تو تجھے اس کا اجر ملے گا۔

۲-حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس میری ماں آئی کہ وہ مشرکہ تھی، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

سے دریافت کیا: میرے پاس میری ماں آئی ہے اور وہ مجھ سے کسی چیز کی خواہش رکھتی ہے، کیا میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کا سلوک کروں؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں، تم اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: لوگ کانیں ہیں جیسے سونے اور چاندی کی کانیں ہوتی ہیں، جو ان میں سے زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہ زمانہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ انہیں دین کا علم حاصل ہو۔ روحیں مجتمع لشکر ہیں جو ایک دوسرے کو پہچان لیں وہ مانوس ہو جاتی ہیں اور جو ایک دوسرے کو نہ پہچان سکیں وہ مخالف ہو جاتی ہیں۔

۴- حضرت ابو عبداللہ طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، جس نے لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا، اللہ کے علاوہ جن چیزوں کی عبادت کی جاتی ہے ان کا انکار کیا، تو اس کا مال اور خون (اس کی اجازت کے بغیر محفوظ ہو جائے گا) اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل احادیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

۱- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ

۲- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جُنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَآءٍ

جواب: اعراب و ترجمہ احادیث:

نوٹ: اعراب اوپر احادیث پر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حسب ذیل ہے:

۱- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت تمہارے جوتے کے تسمہ سے بھی تمہارے قریب ہے اور یہی کیفیت جہنم کی ہے۔

۲- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے "پر" جتنی حیثیت رکھتی تو اللہ تعالیٰ اس سے کافر کو پینے کے لیے پانی کا ایک گھونٹ تک نہ دیتا۔

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کے معانی تحریر کریں؟

(۱) الالباب، (۲) المتباذلون، (۳) الحجزة، (۴) الحائط، (۵) الغمر، (۶) الاكلة، (۷) دخان، (۸) الدقل

جواب: الفاظ کے معانی:

(۱) عقل ودانش، (۲) خرچ کرنے والے، (۳) منع کرنا، (۴) دیوار، (۵) چھوٹا برتن، (۶) لقمہ، (۷) دھواں، (۸) گھٹیا کھجوریں۔

﴿حصہ دوم: عقائد﴾

سوال نمبر 4: درج ذیل اجزاء کے جوابات لکھیں؟

۱- فوت شدہ بزرگوں کے وسیلہ کا جواز مدلل بیان کریں نیز حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے توسل کی وجہ کیا تھی؟

۲- تبرک کے جواز پر کوئی دو دلیلیں دیں نیز عورتوں کے قبرستان جانے کا حکم بیان کریں؟

۳- بدعت کی تعریف کر کے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحسن ہونے پر کم از کم دو دلیلیں تحریر کریں؟

جواب: (۱) فوت شدہ بزرگوں کے وسیلہ کا جواز:

بلا شبہ فوت شدہ بزرگوں کے وسیلہ سے دعا کرنا جائز ہے بلکہ باعث قبول ہے۔ اس سلسلہ میں وہ حدیث دلیل ہے، جو ابن قیم نے زاد المیعاد میں نقل کی ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کوئی شخص اپنے گھر سے نماز کے لیے نکلے اور کہے: اے اللہ! میں تجھ سے اس کے حق کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں جو سائلوں کا تجھ پر ہے اور اس حق کے طفیل جو تیری طرف میرے اس چلنے کا ہے، کیونکہ میں فخر اور غرور اور لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لیے نہیں نکلا، میں تیری ناراضگی سے بچنے اور تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے نکلا ہوں، میری تجھ سے درخواست ہے کہ مجھے آگ سے نجات عطا کر، میرے گناہ معاف کر، کیونکہ تو ہی گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کلمات طیبہ کہنے والے شخص پر ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے، جو اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے کرم کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ شخص نماز پوری کرے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے جاتے تو یوں دعا کرتے: اللھم انی اسئلك بحق السائلین علیك..... اس روایت سے بھی بزرگوں سے توسل کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے توسل کی وجہ:

علماء کرام، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے نفع عطا فرمائے، فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنانے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ دنیا سے رحلت کر جانے والے حضرات کو وسیلہ بنانا جائز نہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنایا تاکہ لوگوں پر واضح کر دیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہستیوں کو وسیلہ بنانا بھی جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تمام صحابہ کرام میں سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی عزت وشرافت ظاہر کرنے کے لیے خاص کیا گیا۔

۲-تبرک کے جواز پر دلائل:

قرآن کریم کی متعدد آیات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ قرب الٰہی کا شرف پانے والوں سے منسوب چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے کیسی برکت رکھی ہے۔

(۱) تابوت سکینہ کا اعزاز (۲)، قمیض جناب یوسف علیہ السلام کا اعجاز (۳)، نشانِ قدم خلیل علیہ السلام کے پاس نماز کا حکم (۴)، اور سیدتنا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قدموں سے منسوب پہاڑیوں کا شعائر اللہ قرار پانا (۵) وغیرہ چشم بینا کے لیے برکت کا واضح پیغام ہیں۔

مقربین بارگاہ کی تو قبریں بھی برکت تقسیم کرتی ہیں۔ اصحابِ کہف کی قبور کے قریب ان کے آثار باقی رکھنے کے لیے مسجد کی تعمیر اس پر شاہد ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معمول تھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معمولی نسبت والی چیزوں کو بھی اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے، مثلاً: حضرت کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ایک مشکیزے کو دہن اقدس لگا کر اس سے پانی نوش فرمایا، انہوں نے آپ کے مبارک ہونٹوں سے لگنے والے حصے کو کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا۔

عورتوں کا قبرستان میں جانا:

علماء کرام نے فرمایا: قبروں کی زیارت مردوں کے لیے سنت ہے اور عورتوں کے لیے مکروہ۔ ہاں! اگر برکت حاصل کرنے کے لیے ہو مثلاً انبیاء، اولیاء یا علماء کرام کے مزارات کی زیارت کریں تو مردوں کی طرح عورتوں کے لیے بھی سنت ہے۔ بعض علماء کرام نے فرمایا: عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت مطلقاً جائز ہے، کیونکہ صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو قبرستان میں اپنے بیٹے کی قبر پر روتے ہوئے دیکھا، تو اسے صبر کا حکم دیا اور اس پر انکار نہیں فرمایا۔

۳- بدعت کی تعریف اور میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحسن ہونے میں دلائل:

بدعت کی تعریف:

بدعت مذمومہ وہ کلام ہے، جو کتاب وسنت کی نصوص یا اجماع کے مخالف ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی پر محمول ہے کہ: (ہر نو پیدا کا نام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے) اس سے مراد مذموم بدعتیں اور وہ نو پیدا کام ہیں جو باطل ہیں۔

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحسن ہونے پر دو دلیلیں:

پہلی دلیل: جو لوگ بیٹھ کر ذکر کرتے ہیں فرشتے ان کا احاطہ کر لیتے ہیں، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ کے حاضرین میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

دوسری دلیل: امام احمد اور طبرانی روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی جماعت جمع ہو کر محض اللہ کی رضا کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے تو ایک منادی انہیں آسمان سے ندا کرتا ہے تم اس حال میں اٹھو کہ تمہاری مغفرت کر دی گئی ہے اور تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل دیے گئے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۰ھ/2019ء

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

وقت: تین گھنٹے　　　　　　　　　　　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی حصہ اوّل میں سے، دو سوال حل کریں۔

حصہ اوّل: فقہ

سوال نمبر 1: وَيَكْرَهُ تَحْرِيْمًا اِسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارُهَا وَلَوْ فِي الْبُنْيَانِ وَاسْتِقْبَالُ عَيْنِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَمُهِبِّ الرِّيْحِ وَيَكْرَهُ اَنْ يَبُوْلَ اَوْ يَتَغَوَّطَ فِي الْمَاءِ وَالظِّلِّ وَالْحَجَرِ وَالطَّرِيْقِ وَتَحْتِ شَجَرَةٍ مُثْمِرَةٍ

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) استنجاء کب سنت، کب واجب اور کب فرض ہوتا ہے؟ نیز استنجاء پتھر سے کرنا چاہیے یا پانی سے؟ ۱۵=۱۲+۳

سوال نمبر 2: يسن في الوضوء ثمانية عشر شيئا غسل اليدين الى الرسغين والتسمية ابتداء والسواك في ابتدائه ولو بالاصبع عند فقده والمضمضة ثلاثا ولو بغرفة

(الف) عبارت کا ترجمہ کر کے وضو کی مذکورہ سنتوں کے علاوہ کوئی آٹھ سنتیں تحریر کریں؟ ۲۰=۱۶+۴

(ب) وضو کے فرائض اور کوئی پانچ مستحبات تحریر کریں؟ ۱۵=۸+۷

سوال نمبر 3: (الف) حیض، نفاس اور استحاضہ میں سے ہر ایک کی تعریف اور مدت تحریر کریں؟ ۲۰=۱۵+۵

(ب) کن کن اوقات میں نوافل پڑھنا مکروہ تحریمی ہے؟ نیز بتائیں کہ عورت کے کفن سنت میں کتنے اور کون کون سے کپڑے ہوتے ہیں؟ ۱۵=۱۰+۵

حصہ دوم: اصول فقہ

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے صرف دو اجزاء کا جواب تحریر کریں؟

(الف) عام کی تعریف کر کے عام مخصوص البعض اور عام غیر مخصوص البعض کی مثال سے وضاحت کریں؟ ۱۵=۳×۵

(ب) نص مفسر اور محکم میں سے ہر ایک کی تعریف مع مثال تحریر کریں؟ ۱۵=۳×۵

(ج) امر کی تعریف کر کے حسن کے اعتبار سے مامور بہ کی اقسام تحریر کریں؟ ۱۵=۳×۵

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (برائے طالبات) سال اوّل 2019ء

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

حصہ اوّل: فقہ

سوال نمبر 1: وَيَكْرَهُ تَحْرِيْمًا اِسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارُهَا وَلَوْ فِي الْبُنْيَانِ وَاسْتِقْبَالُ عَيْنُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَمُهِبِّ الرِّيْحِ وَيَكْرَهُ اَنْ يَّبُوْلَ اَوْ يَتَغَوَّطَ فِي الْمَاءِ وَالظِّلِّ وَالْحَجَرِ وَالطَّرِيْقِ وَتَحْتِ شَجَرَةٍ مُّثْمِرَةٍ

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) استنجاء کب سنت، کب واجب اور کب فرض ہوتا ہے؟ نیز استنجاء پتھر سے کرنا چاہیے یا پانی سے؟

جواب: (الف) عبارت پر اعراب اور ترجمہ:

نوٹ: اعراب اوپر عبارت پر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حسب ذیل ہے:

اور مکروہ تحریمی ہے قبلہ کی طرف منہ کرنا اور اس کی طرف پشت کرنا' اگرچہ آبادی میں ہو، سورج، چاند اور سخت ہوا کی طرف منہ کرنا' مکروہ ہے پیشاب یا پاخانہ کرنا پانی، سایہ، پتھریلی جگہ، راستہ میں اور پھل والے درخت کے نیچے۔

(ب) استنجاء سنت، واجب اور فرض:

استنجاء اس نجاست سے سنت ہے' جو دو راستوں میں سے ایک سے نکلے اور نکلنے کی جگہ سے تجاوز نہ کرے۔ اگر ایک درہم کا اندازہ تجاوز کر جائے' تو اسے پانی سے دھونا واجب ہے' اور اگر درہم کی مقدار سے زائد ہو' تو اس کا دھونا فرض ہے۔ جنابت، حیض اور نفاس سے غسل کرتے وقت جو کچھ مخرج میں ہو، اسے

دھونا فرض ہے اگر چہ وہ تھوڑا ہو۔

استنجاء پتھر سے یا پانی سے یا دونوں سے:

استنجاء کرتے وقت ڈھیلا یا پانی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ دونوں کو جمع کرنا افضل ہے یعنی پہلے ڈھیلے سے استنجاء کیا جائے پھر پانی سے بھی تا کہ طہارت کامل حاصل ہو جائے۔ ڈھیلا استعمال کرتے وقت طاق عدد کو پیش نظر رکھا جائے۔ تاہم سخت پتھر سے استنجاء کرنا مکروہ ہے تا کہ مقام استنجاء زخمی نہ ہونے پائے۔

سوال نمبر2: **یسن فی الوضوء ثمانیة عشر شیئا غسل الیدین الی الرسغین والتسمیة ابتداء والسواك فی ابتدائه ولو بالاصبع عند فقده والمضمضة ثلاثا ولو بغرفة**

(الف) عبارت کا ترجمہ کر کے وضو کی مذکورہ سنتوں کے علاوہ کوئی آٹھ سنتیں تحریر کریں؟

(ب) وضو کے فرائض اور کوئی پانچ مستحبات تحریر کریں؟

جواب: (الف) عبارت کا ترجمہ:

وضو میں اٹھارہ چیزیں سنت ہیں: (۱) دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھونا، (۲) بسم اللہ سے آغاز کرنا، (۳) آغاز میں مسواک کرنا اگر چہ انگلی کے ساتھ ہو جب مسواک دستیاب نہ ہو، (۴) تین بار کلی کرنا اگر چہ ایک چلو کے ساتھ ہو۔

آٹھ سنتیں:

(۱) تین بار ناک صاف کرنا، (۲) غیر روزے دار کا اچھی طرح کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا، (۳) ایک چلو کے ساتھ گھنی داڑھی میں خلال کرنا، (۴) ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا، (۵) اعضاء کو مل کر دھونا، (۶) اعضاء کو مسلسل دھونا، (۷) نیت کرنا، (۸) قرآن کریم کی ترتیب کے مطابق وضو کرنا۔

(ب) وضو کے فرائض:

وضو کے چار فرائض ہیں:

(۱) چہرے کا دھونا، (۲) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا، (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا، (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کے مستحبات:

وضو کے مستحبات حسب ذیل ہیں:

(۱) بلند جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا، (۲) قبلہ رخ بیٹھنا، (۳) دوسرے شخص سے مدد کے بغیر وضو کرنا، (۴) دوران وضو دنیاوی گفتگو سے احتراز کرنا، (۵) ہر عضو کو دھوتے وقت تسمیہ پڑھنا۔

سوال نمبر 3: (الف) حیض، نفاس اور استحاضہ میں سے ہر ایک کی تعریف اور مدت تحریر کریں؟

(ب) کن کن اوقات میں نوافل پڑھنا مکروہ تحریمی ہے؟ نیز بتائیں کہ عورت کے کفن سنت میں کتنے اور کون کون سے کپڑے ہوتے ہیں؟

جواب: (الف) حیض، نفاس اور استحاضہ کی تعریف و مدت:

۱- حیض: یہ وہ خون ہے' جو بالغہ عورت کی شرمگاہ سے ہر ماہ برآمد ہوتا ہے، اس کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ جسم نجس ہونے کی وجہ سے عورت اس خون کے دوران نہ نماز پڑھ سکتی ہے اور نہ روزے رکھ سکتی ہے۔

۲- نفاس: یہ وہ خون ہے' جو عورت کی شرمگاہ سے بچہ کی پیدائش کے بعد برآمد ہوتا ہے۔ اس کے کم کی مدت متعین نہیں ہے مگر زیادہ کی مدت چالیس دن ہے۔ اس خون کا حکم بھی حیض والا ہے۔

۳- استحاضہ: یہ بیماری کا خون ہے' جو عورت کی شرمگاہ سے برآمد ہوتا ہے، اس کے کم یا زیادہ کی مدت متعین نہیں ہے۔ اس خون کے دوران عورت کا جسم نجس نہیں ہوتا، وہ نمازیں ادا کرے گی اور روزے بھی رکھے گی۔

(ب) وہ اوقات جن میں نوافل ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے:

پانچ اوقات ایسے ہیں جن میں نوافل ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے، وہ یہ ہیں:

(۱) نماز فجر کے بعد اور طلوع آفتاب سے قبل۔

(۲) نماز عصر کے بعد اور غروب آفتاب سے پہلے۔

(۳) طلوع آفتاب کے وقت۔

(۴) نصف النہار کے وقت۔

(۵) غروب آفتاب کے وقت۔

﴿حصہ دوم: اصول فقہ﴾

سوال نمبر 4: درج ذیل اجزاء کا جواب تحریر کریں؟

(الف) عام کی تعریف کر کے عام مخصوص البعض اور عام غیر مخصوص البعض کی مثال سے وضاحت کریں؟

(ب) نص، مفسر اور محکم میں سے ہر ایک کی تعریف مع مثال تحریر کریں؟

(ج) امر کی تعریف کر کے حسن کے اعتبار سے مامور بہ کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: (الف) عام کی تعریف:

وہ لفظ ہے' جو افراد کی ایک جماعت کو لفظاً یا معناً شامل ہو، عام لفظی جیسے مُسْلِمُوْنَ، مُشْرِکُوْنَ۔ عام معنوی جیسے مَنْ اور مَا۔

عام کی دو اقسام ہیں: (۱) عام مخصوص البعض، (۲) عام غیر مخصوص البعض۔

عام مخصوص البعض:

عام کے حکم سے ایک یا بعض افراد کو خاص کر لیا جائے' تو اسے عام مخصوص البعض کہا جاتا ہے' جیسے اُقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ وَلَا تَقْتُلُوْا اَھْلَ الذِّمَّۃِ ''تمام مشرکوں کو قتل کرو مگر ذمیوں کو قتل نہ کرو''۔ یہاں عام (مشرکین) کے حکم سے بعض افراد یعنی ذمی مشرکین کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔

عام غیر مخصوص البعض:

اگر عام کے حکم سے کسی فرد کو مستثنیٰ نہ کیا جائے' تو اسے عام غیر مخصوص البعض کہا جاتا ہے' جیسے ارشاد ربانی ہے: فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ''یعنی جو کچھ تمہیں قرآن سے آسان معلوم ہو، اسے پڑھو''۔ یہاں لفظ ''مَا'' عام ہے اور اس کے حکم یعنی قرأت سے کسی فرد کو خاص نہیں کیا گیا۔ لہٰذا نماز میں قرآن سے کسی بھی جگہ سے قرأت کی جا سکتی ہے۔

(ب) نص، مفسر اور محکم کی تعریف و مثال:

۱۔ نص: جس معنیٰ و مقصد کے لیے کلام لایا گیا ہو، وہ نص کہلاتا ہے' جیسے ارشاد ربانی ہے: کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ (تم پر روزے فرض کیے گئے) یہاں فرضیت صیام کی غرض سے کلام لایا گیا ہے۔

۲۔ مفسر: وہ کلام ہے جس کی مراد متکلم کی وضاحت سے ظاہر ہو جائے جیسے ارشاد قرآن ہے: اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (تم نماز قائم کرو) ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مراد کا تعین کیا گیا ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ۔

۳۔ محکم: وہ لفظ ہے جس کی دلالت اپنے معنیٰ پر بہت واضح ہو اور اس میں تاویل یا نسخ کی گنجائش نہ ہو، جیسے ارشاد ربانی ہے: یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ (اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرو)

(ج) امر کی تعریف:

لفظ ''امر'' کا معنیٰ ہے: حکم دینا اور اصطلاح میں اس سے مراد استعلاء کی بناء پر کسی کام کے لیے لازم کرنا جیسے اِضْرِبْ (تو مار)

مامور بہ

(۱) حسن بنفسہ: وہ مامور بہ جس میں ذاتی طور پر اچھائی اور خوبی پائی جائے مثلاً ذات باری پر ایمان لانا، انعام ملنے پر کسی کا شکریہ ادا کرنا اور صداقت سے کام لینا وغیرہ۔

(۲) حسن لغیرہ: وہ مامور بہ جس کا حسن وخوبی غیر سے ہو مثلاً وضو کرنا بذات خود کوئی عبادت نہیں ہے مگر نماز کی چابی ہونے کی وجہ سے اس میں حسن پیدا ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۰ھ/2019ء

چوتھا پرچہ: صرف

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

حصہ اوّل: علم الصیغہ

سوال نمبر 1: (الف) مصدر، خماسی مجرد اور لفیف مفروق کی تعریف مع مثال بیان کریں؟ ۳×۴=۱۲

(ب) ثلاثی مجرد کے کل کتنے اور کون کون سے باب ہیں؟ علم الصیغہ میں مذکور ترتیب کے مطابق تحریر کریں؟ ۱۲

(ج) ماضی پر لا نفی کا داخل ہو تو اس کے لیے کیا شرط ہے؟ نیز لا کے ساتھ ماضی منفی کی مکمل گردان لکھیں؟ ۱۱=۸+۳

سوال نمبر 2: (الف) صفت مشبہ اور اسم تفضیل کی تعریف کر کے سَامِعٌ اور سَمِيْعٌ میں فرق بیان کریں؟ ۱۵=۵+۱۰

(ب) "مَقْبَرَةٌ، غُسَالَةٌ" کے بارے بتائیں کہ ان کا کیا معنی ہے؟ اور کیوں؟ ۱۰=۵+۵

(ج) اسم تفضیل اور فاعل نسبتی میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثال دیں؟ ۱۰=۵+۵

سوال نمبر 3: (الف) درج ذیل کلمات میں سے، تین کے بارے میں بتائیں کہ یہ کونسے صیغے ہیں؟ اور ان میں کونسا قاعدہ جاری ہوتا ہے؟ ۲۴=۳×۸

يَهِدِّىْ، اَسْطَاعُوْا، وَلْتَاتِ، يَتَّقِهِ

(ب) رَأْسٌ اور جُوْنٌ کا قانون بیان کریں نیز اِدَّكَرَ کی اصل بتائیں؟ ۱۱=۳+۸(۴+۴)

﴿حصہ دوم: خاصیات الابواب﴾

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے صرف دو اجزاء کے جوابات تحریر کریں؟

(الف) باب "فَتَحَ يَفْتَحُ" کے کوئی تین خاصے بیان کریں؟ ۱۵=۵+۵+۵

(ب) باب "كَرُمَ يَكْرُمُ" کی کوئی سی تین خاصیات مع امثلہ تحریر کریں؟ ۱۵=۵×۳

(ج) درج ذیل اصطلاحات میں سے کسی تین کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟ ۱۵=۵×۳

تعجب، تعدیہ، الباسِ ماَ خذ، تاذی، تدریج

☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (برائے طالبات) سال اوّل 2019ء

چوتھا پرچہ: صرف

حصہ اوّل: علم الصیغہ

سوال نمبر 1: (الف) مصدر، خماسی مجرد اور لفیف مفروق کی تعریف مع مثال بیان کریں؟

(ب) ثلاثی مجرد کے کل کتنے اور کون کون سے باب ہیں؟ علم الصیغہ میں مذکور ترتیب کے مطابق تحریر کریں؟

(ج) ماضی پر لائے نفی کا داخل ہو تو اس کے لیے کیا شرط ہے؟ نیز لا کے ساتھ ماضی منفی کی مکمل گردان لکھیں؟

جواب: (الف) مصدر: وہ اسم ہے، جو خود تو کسی سے نہ بنا ہو، مگر دوسرے الفاظ اس سے بنتے ہوں مثلاً ضرباً۔

خماسی مجرد: وہ اسم جامد ہے جس میں پانچ حروف اصلی ہوں اور کوئی زائد حرف نہ ہو جیسے سَفَرْجُلٌ۔

لفیف مفروق: وہ کلمہ ہے جس میں دو حروف علت ہوں اور وہ اکٹھے نہ ہوں جیسے وَقْیٌ، وَقْیٌ۔

(ب) ثلاثی مجرد کے ابواب:

ثلاثی مجرد کے کل چھ ابواب ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(۱) فَعَلَ یَفْعُلُ جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ۔

(۲) فَعَلَ یَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

(۳) فَعِلَ یَفْعَلُ جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ۔

(۴) فَعَلَ یَفْعَلُ جیسے فَتَحَ یَفْتَحُ۔

(۵) فَعِلَ یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ۔

(ج) ماضی پر لائے نفی داخل ہونے کی شرط:

ماضی منفی بناتے وقت عموماً اس کے شروع میں مَا لایا جاتا ہے اور مضارع منفی بناتے وقت لا لایا

جاتا ہے۔ کبھی ماضی منفی کے لیے لَا لایا جاتا ہے تو اس کے لیے شرط یہ ہے کہ یہ تکرار کا تقاضا کرتا ہے، جیسے ارشاد ربانی ہے: فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی۔

لَا کے ساتھ ماضی منفی کی گردان:

لَا ضَرَبَ، لَا ضَرَبَا، لَا ضَرَبُوْا، لَا ضَرَبَتْ، لَا ضَرَبَتَا، لَا ضَرَبْنَ، لَا ضَرَبْتَ، لَا ضَرَبْتُمَا، لَا ضَرَبْتُمْ، لَا ضَرَبْتِ، لَا ضَرَبْتُمَا، لَا ضَرَبْتُنَّ، لَا ضَرَبْتُ، لَا ضَرَبْنَا۔

سوال نمبر 2: (الف) صفت مشبہ اور اسم تفضیل کی تعریف کر کے سامع اور سمیع میں فرق بیان کریں؟

(ب) "مَقْبَرَةٌ، غُسَالَةٌ" کے بارے بتائیں کہ ان کا کیا معنیٰ ہے؟ اور کیوں؟

(ج) اسم تفضیل اور فاعل نسبتی میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثال دیں؟

جواب: (الف) صفت مشبہ: وہ اسم ہے، جو کسی ذات کے معنیٰ مصدری کے ساتھ بطور ثبوت موصوف ہونے پر دلالت کرتا ہے جبکہ اسم فاعل اس پر بطور حدوث موصوف ہونے پر دلالت کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ صفت مشبہ ہمیشہ لازم آتی ہے خواہ فعل متعدی سے آئے۔

اسم تفضیل: وہ اسم مشتق ہے جس میں مصدری معنیٰ دوسروں کی بنسبت زیادہ پایا جائے جیسے اَضْرَبُ (سب سے بڑھ کر مارنے والا ایک شخص)

سَامِعٌ اور سَمِیْعٌ میں فرق: سَامِعٌ (اسم فاعل) اور سَمِیْعٌ (صفت مشبہ) میں فرق یہ ہے کہ لفظ سَامِعٌ ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے، جو بالفعل کسی بات کو سننے سے موصوف ہو، اس لیے اس کے بعد مفعول آسکتا ہے، جیسے سَامِعٌ کَلَامَكَ۔ سَمِیْعٌ اس ذات پر دلالت کرتا ہے، جو سماعت سے بطور ثبوت موصوف ہو، اس کے ساتھ کسی چیز کے تعلق کا اعتبار نہ ہو بلکہ اس میں کسی چیز کا عدم تعلق معتبر ہے۔ لہٰذا یوں کہنا: سَمِیْعٌ کَلَامَكَ، درست نہیں ہے۔

(ب) "مَقْبَرَةٌ" اور "غُسَالَةٌ" کا معنیٰ:

جس جگہ کوئی چیز بکثرت پائی جائے اس کے لیے اسم ظرف مَفْعَلَةٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے مَقْبَرَةٌ (قبرستان)

غسل کے وقت یا جھاڑو دیتے وقت جو چیز گرے اس کے لیے فُعَالَةٌ کا وزن آتا ہے، جیسے غُسَالَةٌ (غسل کے وقت گرنے والا پانی)

(ج) اسم تفضیل: وہ اسم مشتق ہے، جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنیٰ کی زیادتی دوسروں کی نسبت زیادہ پائی جائے جیسے اَضْرَبُ۔

اسم فاعل: وہ اسم مشتق ہے، جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فاعل کا فعل قائم ہو اور اس کا وزن فاعل ہے، جیسے ضَارِبٌ۔

سوال نمبر 3: (الف) درج ذیل کلمات میں سے، تین کے بارے میں بتائیں کہ یہ کونسے صیغے ہیں؟ اور ان میں کونسا قاعدہ جاری ہوتا ہے؟

یَہِدِّیْ، اِسْطَاعُوْا، وَلْتَأْتِ، یَتَّقِہِ

(ب) رَأْسٌ اور جُوْنٌ کا قانون بیان کریں نیز اِدَّکَرَ کی اصل بتائیں؟

جواب: (الف) کلمات کے صیغے اور ان میں جاری ہونے والے قواعد:

۱-یَہِدِّیْ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مثبت معروف ثلاثی مزید ناقص یائی از باب افتعال۔

قاعدہ: باب افتعال کے عین کلمہ میں دال واقع ہوئی، تاء کو جنس عین کلمہ کی کیا پھر جنس کو جنس میں ادغام کردیا پھر جوازی طور فاء کلمہ کو کسرہ دیا تو یَہِدِّیْ ہوگیا۔

۲-ولتات: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل امر غائب معروف ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب فَعَلَ یَفْعِلُ۔ شروع میں لام امر کی وجہ سے آخر سے یاء گرگئی۔

قاعدہ: جوازم فعل مضارع والا قانون لگا ہے، لام کی وجہ سے آخر سے حرف علت گرگیا۔

۳-یَتَّقِہِ: یَتَّقِ: صیغہ وہ مذکر غائب فعل مضارع مثبت معروف ثلاثی مزید فیہ، ہٖ ضمیر مفعول ہے اصل میں یَتَّقِیْ تھا، یہاں مَنْ کی وجہ سے آخر میں جزم آئی۔

قاعدہ: اس میں واؤ اور یاء اصلی باب افتعال کے فاء کلمہ میں آئیں، والا قانون لگا ہے یعنی واؤ کو تاء کر کے تاء میں ادغام کیا ہے۔

(ب) رَأْسٌ اور جُوَنٌ والا قانون:

۱- قانون: ہمزہ منفردہ ساکنہ ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے، جیسے رَأْسٌ سے رَاْسٌ۔

۲- قانون: ہمزہ منفردہ مفتوحہ کو ضمہ کے بعد واؤ سے اور کسرہ کے بعد یاء سے بدلنا جائز ہے، جیسے جُؤَنٌ سے جُوَنٌ۔

"اِدَّکَرَ" کی اصل: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب افتعال۔ اصل میں "اِذْتَکَرَ" تھا، باب افتعال کا فاء کلمہ ذال ہونے کی وجہ سے تاء افتعال کو دال سے بدلا اور ذال کو بھی دال سے بدل کر ادغام کیا، اِدَّکَرَ ہوگیا۔ شروع میں واؤ آنے کی وجہ سے ہمزہ وصل گرایا تو وَادَّکَرَ ہو گیا۔

حصہ دوم: خاصیات ابواب

سوال نمبر 4: درج ذیل اجزاء کے جوابات تحریر کریں؟

(الف) باب "فَتَحَ يَفْتَحُ" کے کوئی تین خاصے بیان کریں؟

(ب) باب "كَرُمَ يَكْرُمُ" کی کوئی سی تین خاصیات مع امثلہ تحریر کریں؟

(ج) درج ذیل اصطلاحات میں سے کسی تین کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟

تعجب، تعدیہ، الباسِ ماٰخذ، تاذی، تدریج

جواب: (الف) باب "فَتَحَ يَفْتَحُ" کے تین خاصے:

(i) تعمل فی الماخذ: دَبَغَ زَيْدٌ الْجِلْدَ (زید نے چمڑے کو رنگا)

اس مثال میں فاعل (زید) ماخذ (دباغۃ) کو کام میں لایا۔

(ii) موافقت باب سَمِعَ و كَرُمَ: باب فَتَحَ يَفْتَحُ کا باب سَمِعَ يَسْمَعُ اور باب كَرُمَ يَكْرُمُ کے ہم معنیٰ ہے، جیسے زَهِدَ زَيْدٌ وَ زَهَدَ زَيْدٌ وَ زَهُدَ زَيْدٌ (زید نے بے رغبتی کی وجہ سے ترک کردیا) یہ تینوں ابواب ہم معنیٰ ہیں۔

(iii) اطعام ماخذ: (ماخذ کھلانا) جیسے لَمَحْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو گوشت کھلایا)

(ب) باب "كَرُمَ يَكْرُمُ" کے تین خاصے:

(i) موافقت سمع: باب كَرُمَ يَكْرُمُ کا باب سَمِعَ يَسْمَعُ کے ہم معنیٰ ہونا، جیسے حَنِفَ زَيْدٌ وَ حَنُفَ زَيْدٌ (زید ٹیڑھے پاؤں والا ہوگیا)

(ii) کثرت ماخذ: ضَبُبَ الْبَجْلُ (بجل کے علاقہ میں گوہ بکثرت ہوگئی)

اس مثال میں مقام بجل کثرت (گوہ) والا ہوگیا۔

(iii) بلوغ: صَلُبَ زَيْدٌ (زید سختی کرنے تک آپہنچا) اس مثال میں فاعل (زید) ماخذ (سختی) کے وقت تک پہنچ گیا، اسی کو بلوغ کہا جاتا ہے۔

(ج) اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ:

(۱) تعجب: مجہول السبب چیز کا سبب جاننے سے فاعل کے دل میں جو کیفیت پیدا ہوتی ہے، اسے تعجب کہتے ہیں۔ یہ خاصیت باب كَرُمَ میں پائی جاتی ہے، جیسے طَمُعَ الرَّجُلُ (مرد کتنا لالچ کرنے والا ہوا)

(۲) تعدیہ: تعدیہ کا لغوی معنیٰ ہے: تجاوز کرنا۔ تعدیہ کی تین صورتیں ہیں:

(i) لازم باب کو متعدی بنانا جیسے خَرَجَ سے اَخْرَجَ۔

(ii) متعدی بیک مفعول کو متعدی بدو مفعول بنانا جیسے حَضَرَ (گڑھا کھودنا)

اَحْضَرْتُ زَيْدًا بِئْرًا (میں نے زید سے گڑھا کھودوایا)

(iii) متعدی بدو مفعول کو متعدی بسہ مفعول بنانا۔ عَلِمَ (جاننا) اَعْلَمْتُ زَيْدًا بَكْرًا فَاضِلًا (میں نے زید کو بکر کے فاضل ہونے کی خبر دی)

(۳) الباس ماخذ: کسی کو ماخذ پہنانا، جیسے جَلَّلْتُ الدَّابَّةَ (میں نے جانور کو جل پہنائی) یہاں جَلَّلْتُ کا ماخذ جل ہے۔

(۴) تاذی: فاعل کا ماخذ سے تکلیف اٹھانا جیسے غَرَفَ الْإِبَلُ (اونٹ نے غرف کھانے سے تکلیف اٹھائی)

(۵) تدریج: فاعل کا کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا جیسے ضَمَسَ زَيْدٌ (زید نے آہستہ آہستہ چبایا) اس مثال میں فاعل (زید) نے چبانے والا فعل آہستہ آہستہ کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۰ھ/2019ء

پانچواں پرچہ: نحو

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

حصہ اوّل: تفہیم النحو

سوال نمبر 1: (الف) کلمہ کی تین اقسام کی وجہ حصر لکھیں اور جملہ کی اقسام لکھ کر ہر قسم کی تعریف کریں؟ ۲۰=۱۲+۸

(ب) جب جملہ حرف اور اسم سے نہیں بن سکتا تو پھر یَا زَیْدُ جملہ کیسے ہے؟ (اس میں بھی تو حرف اور اسم ہے) ۱۰

سوال نمبر 2: (الف) اسم منقوص، جمع مؤنث سالم، تثنیہ اور غیر منصرف کا اعراب (رفعی نصبی اور جری حالت) لکھیں؟ ۲۰=۵×۴

(ب) اسباب منع صرف تحریر کریں؟ نیز عدل کی تعریف کریں؟ ۱۰=۵+۵

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے کوئی سی چھ اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ ۳۰=۵×۶

ضمیر شان، خبر، وصف، مفعول لہٗ، منصرف، تمیز، مرکب منع صرف، نکرہ، حال

حصہ دوم: شرح مائۃ عامل

سوال نمبر 4: (الف) باء کے کوئی پانچ معانی لکھ کر ہر معنی کی مثال دیں؟ ۱۰=۲×۵

(ب) اِلٰی کا مابعد اس کے ماقبل میں کب داخل ہوتا ہے اور کب داخل نہیں ہوتا؟ مثال سے واضح کریں۔ ۱۰=۲×۵

سوال نمبر 5: (الف) حتّٰی کتنے اور کون کون سے معانی کے لیے آتا ہے؟ مثالیں دینا نہ بھولیں۔

۱۲

(ب) تمنی اور ترجی کی تعریف کر کے دونوں میں فرق بیان کریں؟ ۸=۴+۴

سوال نمبر 6: (الف) مَا اور لَا کو لَیْسَ کے ساتھ کیا مشابہت ہے؟ نیز ما اور لا میں فرق بیان

کریں؟ ۱۲=۶+۶

(ب) وہ اسماء تحریر کریں جو اسمائے نکرہ کو نصب کرتے ہیں۔ ۸

درجہ خاصہ (برائے طالبات) سال اوّل 2019ء

پانچواں پرچہ: نحو

حصہ اوّل: تفہیم النحو

سوال نمبر 1: (الف) کلمہ کی تین اقسام کی وجہ حصر لکھیں اور جملہ کی اقسام لکھ کر ہر قسم کی تعریف کریں؟

(ب) جب جملہ حرف اور اسم سے نہیں بن سکتا تو پھر یَا زَیْدُ جملہ کیسے ہے؟ (اس میں بھی تو حرف اور اسم ہے)

جواب: (الف) اقسام کلمہ کی وجہ حصر:

کلمہ کی تین اقسام ہیں: (۱) اسم، (۲) فعل، (۳) حرف۔ اس کی وجہ حصر یہ ہے کہ کلمہ اپنے معنیٰ پر دلالت نہیں کرے گا، تو وہ حرف ہے' جیسے مِنْ، اِلٰی۔ اگر وہ اپنے معنیٰ پر دلالت کرے گا تو پھر دیکھیں گے کہ اس میں زمانہ پایا جا رہا ہے تو وہ فعل ہے' جیسے ضَرَبَ، یَضْرِبُ۔ اگر اس میں کوئی زمانہ نہیں پایا جا رہا تو وہ اسم ہے' جیسے زَیْدٌ۔

اقسام جملہ اور ان کی تعریف:

وہ کلام جو دو یا دو سے زائد کلمات سے مل کر حاصل ہو، اسے جملہ کہتے ہیں۔ جملہ کی دو اقسام:

(۱) جملہ خبریہ: یہ وہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جائے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ، قَامَ زَیْدٌ۔

(۲) جملہ انشائیہ: یہ وہ ہے جس کے قائل کو سچا یا جھوٹا قرار نہ دیا جائے جیسے اضرب۔

(ب) یَا زَیْدُ کے جملہ ہونے کی وجہ:

یَا حرف نداء ہے' جو قائم مقام اَدْعُوْ یا اَطْلُبُ کے ہے، اَدْعُوْ یا اَطْلُبُ فعل بافاعل ہے جبکہ "زَیْدٌ" منادیٰ ہے' جو معنوی اعتبار سے مفعول بہ ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔ اس طرح جملہ فعل اور اسم سے حاصل ہوا نہ کہ حرف اور اسم سے۔ لہٰذا "یَا زَیْدُ" جملہ ہونا درست ہوا۔

سوال نمبر 2: (الف) اسم منقوص، جمع مؤنث سالم، تثنیہ اور غیر منصرف کا اعراب (رفعی، نصبی اور جری حالت) لکھیں؟

(ب) اسباب منع صرف تحریر کریں؟ نیز عدل کی تعریف کریں؟

جواب: (الف) اصطلاحات کا اعراب:

(۱) اسم منقوص: وہ اسم ہے جس کے لام کلمہ میں یاء اور اس کا ماقبل مکسور ہو جیسے اَلْقَاضِی۔ اس کا رفع ضمہ تقدیری سے، نصب فتح لفظی سے اور جر کسرہ تقدیری سے آتا ہے مثلاً جَاءَ الْقَاضِیْ وَ رَأَیْتُ الْقَاضِیَ وَ مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ۔

(۲) جمع مؤنث سالم: یہ وہ جمع ہے کہ واحد کے آخر میں الف، تاء لگا کر بنائی جاتی ہے، جیسے مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ۔ اس کا رفع ضمہ لفظی سے اور نصب و جر کسرہ لفظی سے آتا ہے، جیسے جَاءَنِیْ مُسْلِمَاتٌ، رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ وَ مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔

(۳) تثنیہ: وہ اسم ہے، جو دو چیزوں پر دلالت کرے، واحد کے آخر میں الف، نون یا یاء نون مکسور لگا کر بنائی جاتی ہے۔ اس کا اعراب یہ ہے کہ رفع الف ماقبل مفتوح جبکہ نصب و جر یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسور سے آتا ہے، جیسے جَاءَنِیْ رَجُلَانِ وَ رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ وَ مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ۔

(۴) غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے اسباب میں سے دو یا ایک پایا جائے جو دو کے قائمقام ہو۔ اس کا اعراب یوں ہے کہ رفع ضمہ لفظی کے ساتھ جبکہ نصب و جر فتح لفظی کے ساتھ آتا ہے، جیسے جَاءَنِیْ اَحْمَدُ وَ رَأَیْتُ اَحْمَدَ وَ مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ۔

(ب) اسباب منع:

اسباب منع صرف نو ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(۱) عدل، (۲) وصف، (۳) تعریف، (۴) تانیث، (۵) عجمہ، (۶) جمع، (۷) ترکیب، (۸) الف نون زائدتان، (۹) وزن فعل۔

عدل: اسم کا اپنے اصل صیغہ سے دوسرے صیغہ کی طرف اس طرح خروج کرنا کہ مادہ و معنیٰ برقرار رہے اور دوسرا صیغہ خلاف قیاس ہو۔

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے کوئی سی چھ اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

ضمیر شان، خبر، وصف، مفعول لہ، منصرف، تمیز، مرکب منع صرف، نکرہ، حال

جواب: تعریفات اصطلاحات:

(۱) ضمیر شان: جملہ کے شروع میں ضمیر مذکر کی ہو اور جملہ اس کی تفسیر بیان کرے، تو اسے ضمیر شان کہتے ہیں جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝

(۲) خبر: خبر وہ اسم ہے، جو خالی ہو عامل لفظی سے اور مسند ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں قَائِمٌ۔

(۳) وصف: وہ تابع ہے، جو ایسا معنیٰ بتائے جو متبوع میں یا اس کے متعلق میں ہو جیسے جَاءَنِیْ

رَجُلٌ عَالِمٌ میں عَالِمٌ۔

(۴) مفعول بہ: وہ مفعول ہے جس کے لیے فعل مذکور کیا جائے جیسے قُمْتُ اِكْرَامًا میں اِكْرَامًا۔

(۵) منصرف: وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے اسباب میں سے دو یا ایک نہ پایا جائے جو دو کے قائمقام ہو جیسے جَاءَنِیْ زَيْدٌ میں زید منصرف ہے۔

(۶) تمیز: تمیز وہ اسم نکرہ ہے جو وزن، کیل، پیمائش اور عدد سے ابہام کو دور کرے جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا۔

(۷) مرکب منع صرف: وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو یا ایک سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو جیسے جَاءَنِیْ اَحْمَدُ وَ رَأَيْتُ اَحْمَدُ وَ مَرَرْتُ بِأَحْمَدَ میں اَحْمَدَ ہے۔

(۸) نکرہ: وہ اسم ہے جو غیر معین چیز پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ۔

(۹) حال: وہ اسم نکرہ ہے جو فاعل یا مفعول اور یا دونوں کی حالت پر دلالت کرے جیسے جَاءَنِیْ زَيْدٌ رَاكِبًا۔

حصہ دوم: شرح مائۃ عامل

سوال نمبر 4: (الف) باء کے کوئی پانچ معانی لکھ کر ہر معنی کی مثال دیں؟

(ب) اِلٰی کا مابعد اس کے ماقبل میں کب داخل ہوتا ہے اور کب داخل نہیں ہوتا؟ مثال سے واضح کریں۔

جواب: (الف) باء کے پانچ معانی وامثلہ:

(۱) باء الصاق کے لیے آتی ہے، جیسے بِهٖ دَاءٌ۔

(۲) استعانت کے لیے آتی ہے، جیسے كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ۔

(۳) تعلیل کے لیے آتی ہے، جیسے اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ۔

(۴) مصاحبت کے لیے آتی ہے، جیسے اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ۔

(۵) تعدیت کے لیے آتی ہے، جیسے ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ۔

(ب) اِلٰی کے مابعد کا ماقبل میں داخل ہونے یا نہ ہونے کا مسئلہ:

اِلٰی کے مابعد کا ماقبل میں داخل ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں ایک ضابطہ ہے کہ اگر اِلٰی کا مابعد ماقبل کی جنس سے ہو تو وہ اس میں داخل ہوگا ورنہ داخل نہیں ہوگا جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ۔ اس مثال میں اِلٰی کی غایت مغیا میں داخل نہیں ہے۔

دوسری مثال ہے: فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ (پس تم اپنے چہروں اور

ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوؤ) یہاں غایت مغیا کا حصہ (جنس) ہے، لہٰذا وہ اس میں داخل ہے۔

سوال نمبر 5: (الف) حتّٰی کتنے اور کون کون سے معانی کے لیے آتا ہے؟ مثالیں دینا نہ بھولیں۔

(ب) تمنی اور ترجی کی تعریف کر کے دونوں میں فرق بیان کریں؟

جواب: (ب) حتّٰی کے معانی ومثالیں:

حتّٰی تین معانی کے لیے آتا ہے، وہ معانی مع امثلہ حسب ذیل ہیں:

(۱) زمان میں انتہائے غایت کے لیے آتا ہے، جیسے نُمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّى الصَّبَاحِ (میں گذشتہ رات صبح تک سویا رہا۔)

(۲) مکان میں انتہاء غایت کے لیے آتا ہے، جیسے سِرْتُ الْبَلَدَ حَتَّى السُّوْقِ (میں نے شہر میں بازار تک سیر کی)

(۳) مصاحبت کے لیے جیسے قَرَأْتُ وِرْدِیْ حَتَّى الدُّعَاءِ (میں نے اپنے وظائف پڑھے حتیٰ کہ دعاء بھی پڑھ لی)

(ب) تمنی اور ترجی کی تعریف اور دونوں میں فرق:

۱۔ تمنی: اس میں غیر حاصل شدہ کے حصول کی خواہش کی جاتی ہے، جیسے لَيْتَ زَيْدًا قَائِمٌ۔ (کاش زید کھڑا ہوتا)

۲۔ ترجی: اس میں کسی چیز کے حصول کی امید کا اظہار کیا جاتا ہے، جیسے لَعَلَّ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِي۔ (امید ہے کہ سلطان میرا احترام کرے گا)

تمنی اور ترجی میں فرق یہ ہے کہ تمنی ممکن وناممکن دونوں کے لیے استعمال ہوتی ہے اور ترجی صرف ممکنات میں استعمال ہوتی ہے۔

ماقبل مثالوں سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر 6: (الف) مَا اور لَا کو لَيْسَ کے ساتھ کیا مشابہت ہے؟ نیز ما اور لا میں فرق بیان کریں؟

(ب) وہ اسماء تحریر کریں جو اسمائے نکرہ کو نصب کرتے ہیں؟

جواب: (الف) مَا اور لَا کی لیس سے مشابہت:

مَا اور لَا کی لَيْسَ سے دو طرح کی مشابہت ہے:

(i) عملی مشابہت: جس طرح لَيْسَ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے بالکل اسی طرح مَا اور لَا دونوں اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے مَا زَيْدٌ قَائِمًا وَلَا زَيْدٌ قَائِمًا۔

(ii) معنوی مشابہت: جس طرح لَیْسَ میں نفی کے معنیٰ پائے جاتے ہیں اسی طرح مَا اور لَا میں بھی نفی کے معنیٰ پائے جاتے ہیں۔

مَا اور لَا میں فرق:

مَا اور لَا میں فرق یہ ہے کہ مَا ایک فعل پر داخل ہوتی ہے جبکہ لَا کے ساتھ تکرار ضروری ہے، جیسے فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی۔

(ب) وہ اسماء جو اسماء نکرہ کو نصب دیتے ہیں:

وہ چار (۴) اسماء ہیں:

(i) عَقُوْدُ (وہ نو ہیں) (۱) عَشَرٌ، (۲) عِشْرُوْنَ، (۳) ثَلَاثُوْنَ، (۴) اَرْبَعُوْنَ، (۵) خَمْسُوْنَ، (۶) سِتُّوْنَ، (۷) سَبْعُوْنَ، (۸) ثَمَانُوْنَ، (۹) تِسْعُوْنَ (جب ان کو نوا کائیوں کے ساتھ ملایا جائے، وہ نوا کائیاں یہ ہیں:) (۱) اَحَدٌ، (۲) اِثْنَیْنِ، (۳) ثَلَاثٌ، (۴) اَرْبَعٌ، (۵) خَمْسٌ، (۶) سِتٌّ، (۷) سَبْعٌ، (۸) ثَمَانٍ، (۹) تِسْعٌ۔ یہ اپنے مابعد کو تمیز کی بناء پر نصب دیتے ہیں۔ ان کا مابعد مفرد منصوب ہوتا ہے۔

(ii) کَمْ: اس کی دو اقسام ہیں:

اولاً: کَمْ استفہامیہ: یہ اپنے مابعد کو نصب دیتا ہے اور اس کا مابعد مفرد منصوب ہوتا ہے، جیسے کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ؟

ثانیاً: کَمْ خبریہ: اس کا مابعد مفرد مکسور یا جمع مکسور ہوتا ہے، جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ اَوْ کَمْ اَمْوَالٍ اَنْفَقْتُ۔

(iii) کَأَیِّنْ: یہ کاف تشبیہ اور اَیٍّ سے مل کر بنا ہے مگر یہ عدد مبہم کے معنیٰ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، جیسے کَأَیِّنْ رَجُلًا عِنْدَكَ؟

(iv) کَذَا: یہ بھی کاف تشبیہ اور اسم اشارہ ذَا سے مل کر بنا ہے اور اس سے مراد عدد مبہم ہے، جیسے عِنْدِیْ کَذَا رَجُلًا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۰ھ/2019ء

چھٹا پرچہ: عربی ادب

کل نمبر: ۱۰۰

وقت: تین گھنٹے

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے دو اجزاء کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(i) كتاب الف ليلة وليلة من الادب الشعبى الذى لا يؤلفه شخص معين بل يشترك فى تأليفه اشخاص كثيرون على مر الاجيال لا نعرف اسمائهم

(ii) اغيب و ذو اللطائف لايغيب: وارجوه رجاء لا يخيب: واساله السلامة من زمان: بليت به نوائبه تشيب ولا ارجوا سواه اذا دهانى: زمان الجور والجار المريب

(iii) فمن المخترعات الحديثة مالا ينفع غير الهلاك والدمار والتهديد والارهاب مثل الاسلحة النووية ومنها مالايضر الا اذا اخطأ فيه الانسان مثل الادوية والادوات المعينة والتسهيلات الحضارية

سوال نمبر 2: (الف) درج ذیل میں سے صرف تین اجزاء کا عربی میں جواب تحریر کریں؟ ۵×۳=۱۵

(i) هل يستر الله عيوب الناس؟

(ii) فى اى شهر انزل القرآن الكريم؟

(iii) من هو شر الناس منزلة عند الله؟

(iv) هل الكهرباء اختراع ام اكتشاف؟

(ب) درج ذیل الفاظ میں سے تین الفاظ کو عربی جملوں میں استعمال کریں؟ ۱۵=۳×۵

عيش، دوآء، قصار، الجار، ظلمة

سوال نمبر 3: (الف) درج ذیل میں سے تین جملوں کی عربی بنائیں؟ ۱۵=۳×۵

(i) گدھے کا دل اور کان کہاں ہیں؟

(ii) سرطان ایک خطرناک بیماری ہے۔

(iii) اس کا بچہ اسے واپس کردو۔

(iv) رجسٹری کرانا ضروری ہے۔

(ب) درج ذیل میں سے پانچ الفاظ مفردہ کی جمع اور جمع کا مفرد لکھیں؟ ۱۵=۳×۵

صندوق، اماکن، ایام، صدر، مرعی، حصة، اداة، صبیان

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر عربی میں مضمون لکھیں جو کم سے کم دس سطروں پر مشتمل ہو؟ ۲۰

الدول الاسلامیة، فی مکتب البرید، باکستان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (برائے طالبات) سال اوّل 2019ء

چھٹا پرچہ: عربی ادب

سوال نمبر 1: درج ذیل اجزاء کا ترجمہ تحریر کریں؟

(i) کتاب الف لیلة ولیلة من الادب الشعبی الذی لا یؤلفه شخص معین بل یشترك فی تألیفه اشخاص کثیرون علی مر الاجیال لا نعرف اسمائهم

(ii) اغیب و ذو اللطائف لایغیب: وارجوه رجاء لا یخیب: واساله السلامة من زمان: بلیت به نوائبه تشیب ولا ارجوا سواه اذا دهانی: زمان الجور والجار المریب

(iii) فمن المخترعات الحدیثة مالا ینفع غیر الهلاك والدمار والتهدید، والارهاب مثل الاسلحة النوویة ومنها مالایضر الا اذا اخطأ فیه الانسان مثل الادویة والادوات المعینة والتسهیلات الحضاریة

جواب: اجزاء کا ترجمہ:

(i) الف لیلہ ولیلہ کی کتاب قومی ادب سے تعلق رکھتی ہے جس کو کسی خاص شخص نے نہیں لکھا بلکہ اس کی تالیف میں وقفہ وقفہ سے بہت سے اشخاص شامل ہوئے جن کے ناموں کا ہمیں علم نہیں ہوسکا۔

(ii) میں غائب ہو جاتا ہوں اور عنایات کرنے والا غائب نہیں ہوتا اور میں اس سے ایسے امید وابستہ کرتا ہوں جو کبھی رائیگاں نہیں ہوتی۔ میں اس سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں اس زمانہ کے خلاف جس کے ساتھ مجھے آزمایا گیا' زمانے کی مصیبتیں (انسان) کو بڑھاپا عطا کر

دیتی ہیں۔

(iii) بعض جدید ایجادات ہیں جو نفع بخش نہیں ہیں سوائے ہلاکت وتباہی، خوف اور ڈر کے جیسے ایٹمی اسلحہ اور ان میں بعض وہ ہیں جو نقصان نہیں دے سکتیں مگر جب انسان اس میں غلطی کرے جیسے ادویات، مدد کرنے والے آلات اور تمدنی سہولتیں۔

سوال نمبر 2: (الف) درج ذیل اجزاء کا عربی میں جواب تحریر کریں؟

(i) هل يستر الله عيوب الناس؟

(ii) فى اى شهر انزل القرآن الكريم؟

(iii) من هو شر الناس منزلة عند الله؟

(iv) هل الكهرباء اختراع ام اكتشاف؟

(ب) درج ذیل الفاظ کو عربی جملوں میں استعمال کریں؟

عيش، دوآء، قصار، الجار، ظلمة

جواب: (الف) فقرات کے عربی میں جوابات:

(۱) نعم، يستر الله عيوب الناس

(۲) انزل القرآن فى شهر رمضان

(۳) من تركه الناس اتقاء فحشه

(۴) الكهرباء اكتشاف

(ب) الفاظ کا جملوں میں استعمال:

(۱) عيش: العيش الرغيد نعمه حدًا ايضاً

(۲) دواء: لكل داء دواء

(۳) قصار: يغسل القصار ثيابًا

(۴) الجار: الجار صالح

(۵) ظلمة: الجهالة ظلمة

سوال نمبر 3: (الف) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں؟

(i) گدھے کا دل اور کان کہاں ہیں؟

(ii) سرطان ایک خطرناک بیماری ہے۔

(iii) اس کا بچہ اسے واپس کردو۔

(iv) رجسٹری کرانا ضروری ہے۔

(ب) درج ذیل میں سے پانچ الفاظ مفردہ کی جمع اور جمع کے مفرد لکھیں؟

صندوق، اماکن، ایام، صدر، مرعی، حصة، اداة، صبیان

جواب: (الف) اُردو جملوں کی عربی:

(۱) این قلب الحمار واذناه؟

(۲) السرطان مرض خطیر

(۳) ردوا ولدها الیها

(۴) التسجیل واجب

(ب) جمع کے مفردات اور مفردات کی جمع:

(i) جموع کے مفردات: (۲) مکان، (۳) یوم، (۵) مریض، (۸) صبی

(ii) مفردات کی جمع: (۱) صنادیق، (۴) صدور، (۶) حصص، (۷) ادوات۔

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر عربی میں مضمون لکھیں جو کم سے کم دس سطروں پر مشتمل ہو؟

الدول الاسلامیة، فی مکتب البرید، باکستان

جواب: الباکستان:

اسم وطنی باکستان' معناه الارض الطاهرة' واقیمت 1947ء بعد جهدالطویل' ان اسکن فی باکستان احبه لانه کل انسان یحب بیته' باکستان بیتی وانا ایضاً احبه' باکستان دولة اسلامیة یسکن فیه المسلمون' المسلمون یعبدون الله تعالیٰ وحده ویعملون اعمالاً صالحة . فی باکستان جبال شامخة وانها رجایة . یکسن معظم الناس فی القرای ویستغلون بالزراعة ویسکن بعض الناس فی ا لمدن' نحن نحب وطننا باکستان و نحب کل شیء فی باکستان' نحن نجتهد فی تحصیل العلم و نحن نرفع اسم وطننا .

یشتمل باکستان علی اربعة اقالیم' وهی: البنجاب والحدود الشمالیة الغربیة' وبلوشستان والسند' ویبلغ عد سکانها ۱۳ ملیون نسمة' قدانعم الله علی باکستان اذا اعطا ها الفصول الاربعة واودع فیها السهول الخصبة والودیان الجمیلة والجبال الشاهقة' والمناظر الطبیعة والانهار الجاریة .

باكستان بلد زراعى لان الغالية العظمى من السكان يعيشون فى الريف و يشتغلون بالزراعة، ومن اهم محاصيلها: القمح ولارز والذرة، والشعير والحمس والقطن وقصب السكر وانواع من الفواكه والتمور، كذالك تساهم الصناعة فى الاقتصاد الوطنى ونرى فيها كثيرا من المصانع للسكر والسيج والسماء والا اسمنت والحديد والا سلحة وبناء السفن وغيرها .

ان باكستان تسعى دائماً الى حمايته الحقوق الاساسية للمواطنين وتردى السلام فى المنطقة وفى العالم و تعمل بجد لاجل تحقيق السلام تريد الحل السلمى لمسئلة كشمير المحتلة المنازع عليها بين الهند والباكس تان .

حكومت باكستان قائمة على نظام البرلمان، بمجلسيه، مجلس الشعب و مجلس الشيوخ، كما ان لكل اقيم جمعية القيمية ، اهتمت الباكستان بالتعليم منذالا ستقلال ، ولذلك اقامت عدد اكبيرا من المدارس و الكليات والجامعات وقد زارت عناية الباكستان بنشر اللغة العربية، وقد انشئت عدة الجامعات لتدريس اللغة العربية، وانشئت فيها المدارس الاسلامية يعنى الجامعة النظامية بلاهور، الجامعة النعيمية بلاهور، الجامعة الهجويرية بلاهور، الجامعة الاسلامية بالاهور والجمامعة الفاروقية الرضوية بلاهور وغيرهم .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۱ھ/2020ء

پہلا پرچہ: قرآن وتجوید

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

حصہ اوّل: قرآن مجید

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے کوئی سی چھ آیات مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۶۰=۱۰×۶

۱ - وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِىْ وَاثَقَكُمْ بِهٖۤ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

۲ - وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ

۳ - يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ

۴ - تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِى الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ○

۵ - قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

۶ - قُلْ اِنِّىْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّىْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ○

۷ - وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِى الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

۸ - وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ○

۹- وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِىْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۭ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ۝

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ ۵×۲=۱۰

دائرة، عبدالطاغوت، امة مقتصدة، قسيسين، الازلام، وصيلة، وقرًا، ام القرىٰ

حصہ دوم: تجوید

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے صرف دو اجزاء کا جواب لکھیں؟

۱- ضاد کا کیا مخرج ہے؟ قاف اور کاف کے مخرج میں کیا فرق ہے؟ لام کا کیا مخرج ہے؟ ۵×۳=۱۵

۲- اظہار، ادغام اور قلب کی تعریف کر کے ہر ایک کی مثال دیں؟ ۵×۳=۱۵

۳- مد عارض، اشمام اور وقف میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثال دیں؟ ۵×۳=۱۵

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2020ء

پہلا پرچہ: قرآن وتجوید

حصہ اول: قرآن مجید

سوال نمبر 1: درج ذیل آیات مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں؟

۱- وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

۲- وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْ ۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ

۳- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ

۴- تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِى الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝

۵- قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

۶- قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّىْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝

۷- وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِى الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

۸- وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

۹- وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِىْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝

جواب: ترجمہ آیات قرآنی:

۱- اور تم یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر اور وہ عہد جو اس نے تم سے لیا کہ جب تم نے کہا: ہم نے سنا اور مانا، اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو! بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کی بات جانتا ہے۔

۲- اور یہ اے مسلمان! اللہ تعالیٰ کے اتارنے پر تو حکم کر اور ان کی خواہشات پر نہ چل، ان سے بچتا رہ کہ کہیں تمہیں لغزش نہ دے دیں کسی حکم میں جو تیری طرف اترا۔

۳- اے ایمان والو! جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا لیا ہے، وہ جو تم سے پہلے کتاب دیے گئے اور کافروں میں سے تم کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ۔

۴- تم ان میں سے بہت کو دیکھو گے کہ وہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں، کیا ہی بری چیز اپنے لیے خود آگے بھیجی یہ کہ ان پر اللہ کا غضب ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔

۵- تم فرما دو کہ گندہ اور ستھرا برابر نہیں، اگرچہ تمہیں گندے کی کثرت بھائے، تو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اے عقل والو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

۶- تم فرماؤ، اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں، تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے، اس دن جس سے عذاب دیا جائے گا، ضرور اس پر اللہ کی مہر ہوئی اور یہی کھلی کامیابی ہے۔

۷- اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، وہ بہرے اور گونگے ہیں اور اندھیروں میں، اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی ہدایت کرتا ہے۔

۸- اور اعراف والے کچھ مردوں کو پکاریں گے، جنہیں ان کی پیشانی سے پہچانتے ہوں گے، وہ کہیں گے: کیا کام آیا تمہارا جتھا اور وہ جو تم غرور کرتے تھے۔

۹- اور جو اچھی زمین ہے، اس کا سبزہ اللہ کے حکم سے نکلتا ہے اور جو خراب ہے اس میں نہیں نکلتا مگر تھوڑا بمشکل، ہم یوں ہی طرح طرح سے آیات بیان کرتے ہیں، ان کے لیے جو احسان مانیں۔

سوال نمبر 2: درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

دائرۃ، عبدالطاغوت، امۃ مقتصدۃ، قسیسین، الازلام، وصیلۃ، وقرًا، ام القریٰ

جواب: قرآنی الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دائرۃ	محوش گردش	عبدالطاغوت	شیطان کے پجاری

امة مقتصدة	اعتدال پسند گروہ	قسیسین	عالم
الازلام	پانسے	وصیلةً	وصیلہ
وقرًا	ڈاٹ	ام القریٰ	مکہ مکرمہ

حصہ دوم: تجوید

سوال نمبر 3: درج ذیل اجزاء کا جواب لکھیں؟

۱-ضاد کا کیا مخرج ہے؟ قاف اور کاف کے مخرج میں کیا فرق ہے؟ لام کا کیا مخرج ہے؟

۲-اظہار، ادغام اور قلب کی تعریف کر کے ہر ایک کی مثال دیں؟

۳-مد عارض، اشمام اور وقف میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثال دیں؟

جواب: (۱) ضاد کا مخرج:

زبان کا بغلی کنارہ اور اوپر والی داڑھوں کی جڑیں "ضاد" کا مخرج ہے۔

قاف اور کاف کے مخرج میں فرق:

زبان کی جڑ اور تالو سے قاف (ق) اور قاف کے مخرج سے ذرا ہٹ کر باہر کی طرف سے کاف (ک) نکلتا ہے۔ قاف تالو کے نرم حصہ سے ادا ہوتا ہے اور کاف (ک) تالو کے سخت حصہ سے ادا ہوتا ہے۔

لام کا مخرج: طرف لسان اور ضواحک سے ثنایا تک مقابل کا تالو، یہ لام کا مخرج ہے۔

(۲) اظہار، ادغام اور قلب کی تعریفات مع امثلہ:

اظہار: اظہار کا لغوی معنیٰ ظاہر کرنا، اصطلاحِ تجوید میں حرف کو اس کے مخرج سے بغیر کسی تغیر اور غنہ کے ادا کرنے کو کہتے ہیں۔ جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں اظہار ہوتا ہے اور اس کو اظہار حلقی کہتے ہیں۔

حروف حلقی چھ ہیں: ء، ھ، ع، ح، غ، خ۔

مثالیں: مِنْ اَجَلٍ، مِنْ حَقٍّ، مِنْهُمْ، عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔

ادغام: ادغام کا لغوی معنیٰ کسی چیز میں ملا دینا۔ اصطلاح تجوید میں ایک ساکن حرف کو دوسرے متحرک حرف میں اس طرح ملانے کو کہتے ہیں کہ دونوں حرف ایک مشدد حرف پڑھا جائے جیسے مَنْ رَّبُّكَ۔

جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف يَرْمَلُوْنَ میں کوئی حرف آئے تو وہاں ادغام ہوگا، لام اور راء میں بلا غنہ باقی يَمُوْنَ کے چار حروف میں غنہ کے ساتھ ادغام ہوگا۔ جیسے مَنْ يَّفْعَلُ، اِنْ كُمْ۔

قلب: قلب کا لغوی معنیٰ بدلنا۔ اصطلاح تجوید میں ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینے کا نام قلب ہے۔ جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد یاء آئے' تو نون ساکن اور نون تنوین کو میم سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھیں گے جیسے مِنْ بَعْدِ، اَلِیْمٌ بِمَا۔

(۳) مدعارض، اشمام، وقف کی تعریفات مع امثلہ:

مدعارض: اگر حروف مدہ کے بعد ایسا سکون ہو جو وقف کی وجہ سے آیا ہو' تو اس کو سکون عارضی کہتے ہیں اور اس سکون کی وجہ سے جو مد ہوتی ہے اس کو مدعارضی کہتے ہیں جیسے سَرِیْعُ الْحِسَابِ، یَعْلَمُوْنَ، یَوْمِ الدِّیْنِ وغیرہ۔

اشمام: اشمام کے معنیٰ یہ ہیں کہ جس کلمہ پر وقف کرنا ہو، اس کا آخری حرف اگر مضموم ہو' تو اس کو ساکن کر کے ہونٹوں کو غنچے کی طرح گول بنا کر ضمہ کی طرف اشارہ کیا جائے، اسے وقف بالاشمام کہتے ہیں۔ وقف بالاشمام صرف ضمے میں ہوتا ہے' جیسے نَسْتَعِیْنُ وغیرہ۔

وقف: اصطلاح تجوید میں وقف کے معنیٰ اس کلمے پر جو اپنے بعد کے کلمے سے ملا کر نہ لکھا گیا ہو۔ کیفیت وقف کے موافق آواز اور سانس کو توڑ کر آگے قرأت کی نیت سے تھوڑی دیر ٹھہرنا۔ اگر وقف کرنے کے بعد آگے قرأت کی نیت نہ ہو' تو اس کو اصطلاح میں قطع کہتے ہیں۔

کیفیاتِ وقف تین ہیں: (۱) اسکان، (۲) اشمام، (۳) روم۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۱ھ/2020ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

حصہ اول: حدیث

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے کوئی سی دو احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ ۳۰=۱۵+۱۵

۱-عن ابی هريرة رضى الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دينار أنفقته فى سبيل الله ودينار أنفقته في رقبة ودينار تصدقت به على مسكين ودينار انفقته على أهلك أعظمها أجرا الذى أنفقته على أهلك

۲-عن ابى هريرة رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الأخر فلا يؤذى جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الأخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الأخر فليقل خيرا او ليسكت متفق عليه

۳-عن انس قال خرجت مع جرير بن عبدالله البجلى فى سفر فكان يخدمنى فقلت له لا تفعل فقال انى رأيت الانصار تصنع برسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا آليت أن لا أصحب أحدا منهم الا خدمته

۴-عن النعمان بن بشير قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يقول ان اهون اهل النار عذابا يوم القيامة لرجل يوضع فى اخمص قدميه جمرتان يغلى منهما دماغه ما يرى ان احدا أشد منه عذابا وانه لأهونهم عذابا

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے کسی ایک جزء کی عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

۱-عن النبى صلى الله عليه وسلم اقل تنكح المرأة الأربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها فاظفر بذات الدين تربت يداك

۲-قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل الصلوات الخمس كمثل نهر جار

غمر علی باب احدکم یغتسل منه کل یوم خمس مرات

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ الفاظ کے معانی تحریر کریں؟ ۱۰=۵×۲

الجیران، الواصل، العفاف، الکبر، الطریق، الفضة، بیاض، المتحابون

حصہ دوم: عقائد

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کوئی سی دو اجزاء کے جوابات لکھیں؟

۱- کیا ہمیں اللہ تعالیٰ کے بندوں سے انکی وفات کے بعد بھی دنیاوی نفع حاصل ہوتا ہے؟ دلائل کے ساتھ جواب تحریر کریں؟ ۲۰

۲- کیا اہل قبور شعور رکھتے ہیں اور قبروں پر آنے والوں کی گفتگو سنتے ہیں؟ مدلل جواب سپرد قلم کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور اصحاب کے فضائل میں کوئی دو، دو احادیث مبارکہ تحریر کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2020ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

حصہ اول: حدیث

سوال نمبر 1: درج ذیل احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

۱-عن ابی هريرة رضى الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دينار أنفقته في سبيل الله ودينار أنفقته في رقبة ودينار تصدقت به على مسكين ودينار انفقته على أهلك أعظمها أجرا الذى أنفقته على أهلك

۲-عن ابی هريرة رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الأخر فلا يؤذى جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الأخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الأخر فليقل خيرا او ليسكت متفق عليه

۳-عن انس قال خرجت مع جرير بن عبدالله البجلى فى سفر فكان يخدمنى فقلت له لا تفعل فقال انى رأيت الانصار تصنع برسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا آليت أن لا أصحب أحدا منهم الا خدمته

۴-عن النعمان بن بشير قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يقول ان اهون اهل النار عذابا يوم القيامة لرجل يوضع فى اخمص قدميه جمرتان يغلى منهما دماغه ما يرى ان احدا أشد منه عذابا وانه لأهونهم عذابا

جواب: احادیث مبارکہ کا ترجمہ:

۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دینار وہ ہے، جسے تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے، جو تم غلام آزاد کرنے کے لیے خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے، جو تم کسی غریب پر خرچ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے، جو تم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو، ان میں سے سب سے زیادہ اجر والا وہ دینار ہے، جو تم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو۔

۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ

اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے، جو آدمی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو آدمی اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموشی اختیار کرے۔

۳-حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں حضرت جبیر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کی رفاقت میں ایک سفر پر روانہ ہوا، وہ میری خدمت کرنے لگے، تو میں نے ان سے کہا: آپ ایسا نہ کریں، تو انہوں نے فرمایا: میں نے انصار کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے دل میں یہ عہد کیا ہے کہ جب میں ان میں سے کسی آدمی کے ساتھ ہوں گا، تو میں اس کی خدمت کروں گا۔

۴-حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن سب سے ہلکا عذاب اس آدمی کو دیا جائے گا، جس کے دونوں تلوؤں کے نیچے دو انگارے رکھے جائیں گے، جس وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا، وہ یہ سمجھ رہا ہوگا کہ اس سے زیادہ شدید عذاب اور کسی کو نہیں ہو رہا' حالانکہ اسے سب سے زیادہ ہلکا عذاب ہوگا۔

سوال نمبر 2: درج ذیل اجزاء کی عبارات پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

۱-عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفُرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ

۲-قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمِثْلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرَ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ

جواب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حسب ذیل ہے:

۱-حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت سے چار وجوہات کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے: (۱) اس کے مال کی وجہ سے، (۲) اس کے نسب کی وجہ سے، (۳) اس کی خوبصورتی کی وجہ سے، (۴) اس کے دین کی وجہ سے، تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں دین دار خاتون کو ترجیح دو۔

۲-حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال اس نہر کی ہے' جو تم میں سے کسی کے دروازے کے پاس سے جاری ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرتا ہو۔

سوال نمبر 3: درج ذیل الفاظ کے معانی تحریر کریں؟

اَلْجِيْرَانِ، اَلْوَاصِلُ، اَلْعَفَافُ، اَلْكِبَرُ، اَلطَّرِيْقُ، اَلْفِضَّةُ، بَيَاضٌ، اَلْمُتَحَابُوْنَ

جواب: الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْجِیْرَان	ہمسایہ	اَلْوَاصِلُ	؟؟
اَلْعَفَّاف	پاک دامن	اَلْکِبَرُ	بڑا
اَلطَّرِیْقُ	راستہ	اَلْفِضَّةُ	چاندی
بَیَاضٌ	سفید	اَلْمُتَحَابُوْنَ	پسندیدہ لوگ

حصہ دوم: عقائد

سوال نمبر 4: درج ذیل اجزاء کے جوابات لکھیں؟

۱- کیا ہمیں اللہ تعالیٰ کے بندوں سے انکی وفات کے بعد بھی دنیاوی نفع حاصل ہوتا ہے؟ دلائل کے ساتھ جواب تحریر کریں؟

۲- کیا اہل قبور شعور رکھتے ہیں اور قبروں پر آنے والوں کی گفتگو سنتے ہیں؟ مدلل جواب سپرد قلم کریں؟

۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور اصحاب کے فضائل میں کوئی دو، دو احادیث مبارکہ تحریر کریں؟

جواب: (ا) اللہ تعالیٰ کے بندوں کی وفات کے بعد ان سے دنیاوی نفع:

میت، زندہ کو نفع دیتا ہے، اس لیے کہ یہ طے شدہ حقیقت ہے کہ اموات زندوں کے لیے دعا اور شفاعت کرتے ہیں۔ سیدنا شیخ امام عبداللہ بن علوی رحمہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور ان کی بدولت ہمیں نفع عطا فرمائے، فرماتے ہیں کہ زندوں کی نسبت دنیا سے رحلت فرمانے والے زندوں کو نفع دیتے ہیں، کیونکہ زندہ افراد فکر معاش کی وجہ سے دوسروں کی طرف اتنی توجہ نہیں کر سکتے، جب کہ دنیا سے رحلت فرمانے والے فکر معاش سے آزاد ہو چکے ہیں، ان کو اپنے سابقہ اعمال کے علاوہ کسی چیز کی فکر نہیں ہوتی، فرشتوں کی طرح ان کا اس کے علاوہ کسی امر سے تعلق نہیں ہوتا۔

دلیل: بعض علماء نے فرمایا: صاحب قبر کے زندہ کو فائدہ پہنچانے کی قوی دلیل وہ واقعہ ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج شریف کی رات پیش آیا جب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رجوع فرمائیں اور تخفیف کی درخواست کریں، جیسا کہ حدیث صحیح میں آیا ہے۔

حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام اس وقت رحلت فرما چکے تھے، ہم اور قیامت تک آنے والی امت محمدیہ کے افراد ان کی برکت سے مستفید ہو رہے ہیں، اور ہوتے رہیں گے ان کے واسطے سے تمام امت کے لیے تخفیف واقع ہوگئی اور یہ بہت بڑا فائدہ ہے۔

علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گنہگار امتی کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعائے مغفرت فرماتے ہیں، اس سے بڑھ کر فائدہ کیا ہو سکتا ہے۔

۲- اہل قبور کا شعور:

اہل قبور شعور رکھتے ہیں اور قبروں کے پاس کی جانے والی گفتگو سنتے ہیں۔ اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل قبور کو زیارت اور انہیں صیغہ خطاب کے ساتھ سلام کہنے کو جائز قرار دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت جنت البقیع والوں کی زیارت کرتے تھے اور انہیں سلام کہتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے بعید ہے کہ آپ ایسے لوگوں کو سلام کہیں جو سنتے اور سمجھتے نہ ہوں۔

دلیل: اس کی دلیل وہ حدیث ہے، جو محدث ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب القبور میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس بیٹھے تو قبر والا اس سے انس حاصل کرتا ہے اور اس کی باتوں کا جواب دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ شخص اٹھ جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی کی قبر کے پاس سے گزرے (اسے سلام کہے) وہ اس کے سوال کا جواب دیتا ہے اور اسے پہچانتا ہے، اور جب ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو اسے نہیں پہچانتا اور سلام کہے تو وہ (اگرچہ اسے نہیں پہچانتا تاہم) سلام کا جواب دیتا ہے۔

۳- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے فضائل کے بارے میں دو احادیث مبارکہ:

(i) حدیث صحیح میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے درمیان اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی ہے، جو اس میں سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو سوار نہیں ہوا وہ غرق ہو گیا۔

(ii) امام دیلمی روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا روک دی جاتی ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت پر درود بھیجا جائے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل میں دو احادیث مبارکہ:

(i) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کو گالی نہ دو، قسم ہے اس ذات اقدس کی جس

کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے ایک شخص احد پہاڑ کی مثل سونا خرچ کر دے، تو ان کے سیر اور آدھے سیر کو پہنچے گا۔

(ii) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے صحابہ کرام کی عزت کرو کہ وہ تمہارے بہترین افراد ہیں، پھر وہ جوان کے ساتھ متصل ہوں گے، پھر وہ جوان سے متصل ہوں گے۔

☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۱ھ/2020ء

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: سوال نمبر 1 لازمی ہے۔ اس کے علاوہ دونوں حصوں سے دو، دو سوالات حل کریں۔

حصہ اول: فقہ

سوال نمبر 1: روزہ توڑنے والی پانچ چیزوں کے نام لکھیں؟ 10

سوال نمبر 2: (الف) الوضوء علی ثلاثة اقسام۔ اقسامِ وضو تحریر کریں؟ نیز نماز کے صحیح ہونے کی دس شرائط لکھیں؟ 15

(ب) حیض، استحاضہ اور نفاس کی تعریفات کرتے ہوئے ان کی اقل اور اکثر مدت بیان کریں؟ 15

سوال نمبر 3: (الف) تیمم کی کتنی اور کون سی شرائط ہیں ہر ایک کی وضاحت لکھیں؟ 20

(ب) مقیم اور مسافر کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کتنی ہے؟ نیز اس مدت کا آغاز کب سے ہوگا؟ 10

سوال نمبر 4: (الف) نماز میں مرد و عورت کو کتنا بدن چھپانا ضروری ہے؟ نیز واجبات نماز میں سے دس بیان کریں؟ 20

(ب) صدقہ فطر کتنا، کس پر اور کب واجب ہے؟ 10

حصہ دوم: اُصول فقہ

سوال نمبر 5: درج ذیل اصطلاحات میں سے پانچ کی تعریفات تحریر کریں؟ 15=5x3
مطلق، خفی، مشترک، حقیقت، نص، کنایہ۔

سوال نمبر 6۔ ''ادا'' کی تعریف کریں اور اس کی اقسام لکھیں؟ 15

یا

اجماع کی اقسام پر نوٹ لکھیں؟ 15

سوال نمبر 7: (الف) اُصول فقہ کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت بیان کریں؟ 10

(ب) کتاب اللہ کی تعریف لکھیں؟ 5

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2020ء

تیسرا پرچہ: فقہ اور اصول فقہ

حصہ اول: فقہ

سوال نمبر 1: روزہ توڑنے والی پانچ چیزوں کے نام لکھیں؟

جواب: (الف) روزہ توڑنے والی چیزیں:

روزہ کو توڑنے والی بائیس چیزیں، جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:

۱- دونوں راستوں میں سے ایک میں جماع کرنے سے فاعل اور مفعول دونوں کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۲- عمداً کوئی چیز کھانے اور پینے سے بشرطیکہ وہ چیز بطور غذا کھائی جاتی ہو۔

۳- منہ میں داخل ہونے والے بارش کے پانی کو پی لینا۔

۴- کچا گوشت نگل لینے سے۔

۵- چربی یا خشک گوشت کھانے سے۔

سوال نمبر 2: (الف) الوضوء علی ثلاثۃ اقسام ۔ اقسامِ وضو تحریر کریں؟ نیز نماز کے صحیح ہونے کی دس شرائط لکھیں؟

(ب) حیض، استحاضہ اور نفاس کی تعریفات کرتے ہوئے ان کی اقل اور اکثر مدت بیان کریں؟

جواب: (الف) اقسام وضو:

وضو کی تین اقسام ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱- فرض: نماز کی ادائیگی کے لیے، قرآن کو پکڑ کر تلاوت کرنے کے لیے اور نماز جنازہ پڑھنے کے لیے وضو کرنا فرض ہے۔

۲- واجب: حج یا عمرہ کے رکن کے طور پر طواف کے لیے وضو کرنا واجب ہے۔

۳- مستحب: حصول طہارت کے لیے، طہارت پر ہمیشگی کے لیے اور اونگھ آنے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے۔

نماز کے صحیح ہونے کی دس شرائط:

صحت نماز کے لیے ستائیس چیزوں کا ہونا ضروری وشرط ہے، جن میں سے دس حسب ذیل ہیں:
(۱) طہارت، (۲) ستر عورت، (۳) استقبال قبلہ، (۴) وقت، (۵) وقت کے دخول کا اعتقاد (یقین) ہونا، (۶) نیت کرنا، (۷) تکبیر تحریمہ کا نیت سے متصل ہونا، (۸) رکوع کے لیے جھکنے سے پہلے کھڑا ہوکر تکبیر تحریمہ کہنا، (۹) تکبیر تحریمہ کے الفاظ کا خود سننا، (۱۰) تکبیر تحریمہ کو نیت سے مؤخر کرنا۔

(ب) حیض، استحاضہ اور نفاس کی تعریفات اور ان کی اقل واکثر مدت:

امور ثلاثہ مذکورہ کی تعریفات اور ان کی اقل واکثر مدت کی تفصیل درج ذیل ہے:
۱-حیض: وہ خون ہے، جو ہر بالغہ عورت کو مخصوص مقام (شرمگاہ) سے ہر ماہ آتا ہے۔ اس کی قلیل مدت تین اور زیادہ کی مدت دس دن ہے۔
۲-استحاضہ: اس سے مراد ایسا خون ہے، جو عورت کو حیض یا نفاس کی مدت گزرنے کے بعد شرمگاہ سے آتا ہے۔ اس کا حکم نکسیر والا ہے یعنی عورت نماز پڑھے گی اور روزہ بھی رکھے گی۔
۳-نفاس: وہ خون ہے، جو عورت کو مخصوص مقام سے بچے کی پیدائش کے بعد آتا ہے۔ اس کے قلیل کی کوئی مدت متعین نہیں ہے اور کثرت کی مدت چالیس دن متعین ہے۔

سوال نمبر 3: (الف) تیمم کی کتنی اور کون سی شرائط ہیں ہر ایک کی وضاحت لکھیں؟
(ب) مقیم اور مسافر کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کتنی ہے؟ نیز اس مدت کا آغاز کب سے ہوگا؟

جواب: (الف) تیمم کی شرائط:

تیمم آٹھ شرائط سے صحیح ہوسکتا ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:
پہلی شرط نیت کرنا: نیت کا مطلب ہے کہ کسی کام کرنے کا پختہ ارادہ کرنا اور اس کا وقت مٹی پر ہاتھ مارنے کا ہے۔ نیت کے صحیح ہونے کی تین شرائط ہیں: (الف) مسلمان ہونا، (۲) باشعور ہونا، (۳) جس چیز کی نیت کررہا ہو، اس کا علم ہونا۔

دوسری شرط: شرعی عذر کا موجود ہونا ہے مثلاً پانی ایک میل دور ہو، یا پانی قریب ہو، مگر دشمن یا درندے کا خوف ہو، یا کنویں سے پانی نکالنے کے لیے ڈول رسی موجود نہ ہو، یا پانی اس قدر ٹھنڈا ہو کہ وضو کرنے سے کوئی عضو ضائع ہو جائے گا، یا کوئی مریض ہو اور وضو کی صورت میں جان ضائع ہو جائے گی یا مرض میں اضافہ ہو جائے گا، ان تمام صورتوں میں تیمم جائز ہے۔
تیسری شرط: جس چیز سے تیمم کرنا مقصود ہو، اس کا زمین کی جنس سے ہونا مثلاً مٹی، پتھر اور ریت وغیرہ، لہذا سونے یا چاندی، یا لکڑی وغیرہ سے تیمم درست نہیں ہوگا۔

چوتھی شرط: چہرے اور ہاتھوں کو مکمل طور پر گھیرنا۔

پانچویں شرط: تمام ہاتھ، یا اس کے اکثر حصہ سے تیمم کیا جائے، لہٰذا ایک یا دو انگلیوں سے تیمم درست نہ ہوگا۔

چھٹی شرط: تیمم کرتے وقت ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ سے مٹی پر ضرب لگائی جائے، خواہ دونوں ضربیں ایک جگہ پر لگائی جائیں۔

ساتویں شرط: ایسی چیز کا دور کرنا جو تیمم کے خلاف ہو مثلاً حیض، نفاس اور حدث۔

آٹھویں شرط: ایسی چیز کو دور کرنا، جو مسح کے لیے مانع ہو مثلاً موم اور چربی۔

(ب) مقیم اور مسافر کے لیے موزوں پر مسح کی مدت:

شریعت مقیم اور مسافر دونوں کو موزوں پر مسح کی رعایت دیتی ہے، چونکہ مسافر حالت مشقت میں ہوتا ہے، لہٰذا اس کے لیے رعایت بھی زیادہ رکھی گئی ہے۔ مقیم آدمی ایک رات ایک دن موزوں پر مسح کرسکتا ہے اور مسافر تین دن اور تین راتیں موزوں پر مسح کرسکتا ہے۔

موزوں پر مدت کا آغاز:

مسافر تین دن اور تین راتیں اور مقیم ایک دن اور ایک رات موزوں پر مسح کرسکتا ہے، مدت کا آغاز وضو کرنے کے وقت سے نہیں ہوگا، بلکہ وضو کے بعد حدث لاحق ہونے کے وقت سے ہوگا۔ اس بات میں بھی تعمیم ہے مدت میں خواہ رات پہلے ہو یا دن پہلے، چوبیس گھنٹوں کے حساب سے بھی دن اور رات کو جمع کیا جاسکتا ہے۔

سوال نمبر 4: (الف) نماز میں مرد وعورت کو کتنا بدن چھپانا ضروری ہے؟ نیز واجباتِ نماز میں سے دس بیان کریں؟

(ب) صدقۂ فطر کتنا، کس پر اور کب واجب ہے؟

جواب: (الف) حالت نماز میں مرد اور عورت کا جسم چھپانا:

نماز کے فرائض میں سے ایک ستر عورت ہے یعنی حالت نماز میں جسم کا چھپانا، مرد کا حالت نماز میں ناف سے لے کر اپنے گھٹنوں تک چھپانا ضروری ہے۔ حالت نماز میں عورت کا اپنے دونوں پاؤں، دونوں ہاتھوں اور چہرے کے سوا تمام جسم کو چھپانا ضروری ہے۔

واجبات نماز:

نماز میں اٹھارہ امور واجب ہیں، جن میں سے دس درج ذیل ہیں:

(۱) سورت فاتحہ پڑھنا۔

(۲) سورت فاتحہ کے بعد کسی سورت، یا ایک بڑی آیت، یا تین چھوٹی آیات کا ملانا۔

(۳) قرأت کے لیے پہلی دو رکعات کا انتخاب کرنا۔

(۴) سورت فاتحہ کو دوسری سورت، یا آیات کی قرأت سے مقدم کرنا۔

(۵) ہر رکعت کے بعد کسی دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے سے پہلے دو سجدے کرنا۔

(۶) تمام ارکان میں طمانیت کو پیش نظر رکھنا۔

(۷) قعدہ اولیٰ۔

(۸) حالت سجدہ میں پیشانی کے ساتھ اپنی ناک کو بھی زمین پر لگانا۔

(۹) صحیح قول کے مطابق پہلے قعدہ میں تشہد پڑھنا۔

(۱۰) قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنا۔

(ب) صدقہ فطر کا وجوب، اس کی مقدار اور اس کا وقت:

ہر مسلمان، آزاد، مقیم، عاقل و بالغ، صاحب نصاب ہو اور عید الفطر کے دن طلوع فجر کے وقت کو پا لے، تو اس پر صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔ وہ اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے گا۔

صدقہ فطر کی مقدار کے حوالے سے اس چیز کو پیش نظر رکھا جائے کہ گندم، یا اس کا آٹا اور یا ستو نصف صاع دیا جائے گا۔ کشمش یا جو اور یا کھجوریں ایک صاع دی جائیں گی۔ تاہم ان اجناس کی قیمت کا حساب لگا کر رقم بھی دی جا سکتی ہے۔ صدقہ فطر کے مصارف زکوٰۃ والے ہیں: یعنی مسافر، غریب اور مقروض وغیرہ۔

حصہ دوم: اُصول فقہ

سوال نمبر 5: درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات تحریر کریں؟

مطلق، خفی، مشترک، حقیقت، نص، کنایہ۔

جواب: اصطلاحات کی تعریفات:

۱۔ مطلق: وہ لفظ ہے، جو بغیر کسی قید کے حقیقت پر دلالت کرے جیسے ارشاد ربانی: فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ یعنی غلام آزاد کرنا۔

۲۔ خفی: وہ لفظ ہے، جس کی مراد کسی بالغ کی وجہ سے ظاہر نہ ہو جس طرح ارشاد ربانی: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا (تم چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دو) یہ ارشاد چور کے

حق میں واضح ہو، مگر جیب کترے کے حق میں خفی ہے۔

۳-مشترک: وہ لفظ ہے، جو بہت سے معانی کے لیے وضع کیا گیا ہو، جیسے لفظ عین کا اطلاق آنکھ، چشمہ، جاسوس اور گھٹنا وغیرہ پر ہوتا ہے۔

۴-حقیقت: وہ لفظ ہے، جو اپنے وضعی معنیٰ میں استعمال ہوتا ہو مثلاً اسد سے مراد شیر لینا۔

۵-نص: جس معنیٰ کے لیے کلام یا عبارت لائی گئی ہو، وہ نص کہلاتی ہے مثلاً اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا، یہ ارشاد خداوندی حلت بیع اور حرمت سود پر نص ہے۔

۶-کنایہ: وہ لفظ ہے، جس کی مراد پوشیدہ ہو، اس سے حکم ثابت ہوتا ہے، بشرطیکہ نیت یا قرینہ حالیہ سے مراد متعین ہو جائے جیسے کوئی آدمی اپنی بیوی سے کہے: اَنْتِ بَائِنٌ، اَنْتِ حَرَامٌ ۔ جب نیت یا قرینہ حالیہ سے معنیٰ متعین ہو جائے، تو اس پر حکم جاری ہوگا۔

سوال نمبر 6- ''ادا'' کی تعریف کریں اور اس کی اقسام لکھیں؟

یا

اجماع کی اقسام پر نوٹ لکھیں؟

جواب: (الف) ''ادا'' کی تعریف:

واجب کو بعینہ اس کے مستحق تک پہنچانے کو واجب کہا جاتا ہے مثلاً نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا۔

''ادا'' کی اقسام:

ادا کی دو اقسام ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱-ادائے کامل: مامور بہ کو بعینہ تمام حقوق و لوازم کے ساتھ بجالانا جیسے نماز کو اپنے وقت میں باجماعت ادا کرنا۔

۲-ادائے قاصر: واجب کو بعینہ مگر کچھ کوتاہی کے ساتھ اس کے مستحق تک پہنچانا ہے مثلاً نماز کو اپنے وقت میں تعدیل ارکان کے بغیر ادا کرنا۔

نوٹ: نماز کے ہر رکن کو ٹھہر ٹھہر کر اور اطمینان سے ادا کرنے کو تعدیل ارکان کہا جاتا ہے۔

(ب) اجماع اور اس کی اقسام:

اجماع کی تعریف: اجماع کا لغوی معنیٰ کسی مسئلہ پر اتفاق کر لینا ہے اور اس کا اصطلاحی مفہوم و تعریف ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کسی دور میں تمام مجتہدین کا خاص دلیل کے ساتھ کسی شرعی حکم پر متفق ہو جانا۔

اقسام اجماع: بنیادی طور پر اجماع کی دو اقسام ہیں:

(الف) سندی اجماع: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ایک زمانہ کے علماء کا اجماع، اجماع سندی کہلاتا ہے۔اس کی چار اقسام ہیں:

(۱) تمام یا اکثر صحابہ کرام کا کسی نئے حکم پر واضح الفاظ میں اجماع۔

(۲) بعض صحابہ کرام کا کسی شرعی حکم پر اجماع جبکہ باقی صحابہ کرام کا خاموشی اختیار کرنا۔

(۳) جس حکم شرعی پر صحابہ کرام کا قول موجود نہ ہو، اس پر تابعین کا اجماع۔

(۴) صحابہ کرام میں سے کسی ایک کے قول پر تابعین کا اجماع۔

(ب) مذہبی اجماع: کسی شرعی حکم پر بعض مجتہدین کا اجماع، مذہبی اجماع کہلاتا ہے۔اس کی دو اقسام ہیں:

(i) اجماع مرکب: کسی جدید مسئلہ پر مجتہدین کا متفق ہونا، مگر حکم کی علت میں اختلاف ہو مثلاً کسی شخص نے منہ بھر کر قے کی اور اس نے عورت کو بھی چھولیا، تو احناف اور شوافع کے نزدیک اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی علت قے ہے اور امام شافعی کے نزدیک اس کی علت عورت کو چھونا ہے۔

(ii) اجماع غیر مرکب: جب کسی جدید مسئلہ پر مجتہدین متفق ہو جائیں، مگر اس حکم کی علت میں اختلاف نہ ہو، اسے اجماع غیر مرکب کہا جاتا ہے مثلاً دادی اور نانی سے نکاح کے حرام ہونے پر اجماع ہے اور اس کی علت میں بھی اتفاق ہے، وہ ہے وجوب تعظیم۔

سوال نمبر 7: (الف) اُصول فقہ کی تعریف، موضوع اور غرض و غایت بیان کریں؟ (ب) کتاب اللہ کی تعریف لکھیں۔

جواب: (الف) اصول فقہ کی تعریف، موضوع اور غرض و غایت:

اصول فقہ کی تعریف: اصول فقہ کی تعریف دو طرح سے کی گئی ہے:

۱۔ تعریف اضافی: مضاف (اصول) اور مضاف الیہ (فقہ) کی الگ الگ تعریف کرنا۔

اصول کی تعریف: یہ اصل کی جمع ہے، جس کے معنیٰ اساس اور بنیاد کے ہیں۔

فقہ کی تعریف: فقہ کا لغوی معنیٰ سمجھ اور سوجھ بوجھ کے ہیں۔

اصطلاحاً: وہ ملکہ جس کے ذریعے سے شرعی احکام معلوم ہو سکیں۔

۲۔ تعریف لقبی: یعنی مضاف اور مضاف الیہ کو ملا کر تعریف کرنا، ایسے قواعد کا جاننا جس کے ذریعے شرعی احکام کا استنباط کیا جائے، اسے اصول فقہ کہا جاتا ہے۔

اصول فقہ کا موضوع: دلائل اربعہ (کتاب اللہ، سنت رسول، اجماع اور قیاس) اور احکام شرعی ہیں۔

غرض و غایت: اس فن کو سیکھنے کا مقصد یہ ہے کہ شرعی احکام کو ادلہ تفصیلیہ سے معلوم کرنا اور مسائل کو استنباط کرنے کے قواعد معلوم کرنا۔

(ب) کتاب اللہ کی تعریف:

لفظ ''قرآن'' قرأ سے مشتق ہے، جس کا لغوی معنیٰ جمع کرنے کے ہیں، پھر یہ پڑھنے کے معنیٰ میں استعمال ہونے لگا ہے۔

کتاب اللہ کی شرعی و اصطلاحی تعریف یوں کی گئی ہے:

هُوَ كَلَامُ اللهِ الْمَنَزَّلُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اَلْمُتَعَبَّدُ بِتِلَاوَتِهٖ یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے، جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا اور اس کی تلاوت کرنا عبادت ہے۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۱ھ/2020ء

چوتھا پرچہ: صرف

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

حصہ اول: علم الصیغہ

سوال نمبر 1: (الف) لفظ موضوع کی تینوں قسمیں مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ ۱۰

(ب) اقسام حروف کے اعتبار سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟ علم الصیغہ کی روشنی میں انکی تعریفات و امثلہ سپرد قلم کریں؟ ۱۰

(ج) حروف جازمہ فعل مضارع میں لفظاً اور معناً کیا عمل کرتے ہیں؟ نیز لم اور لما میں فرق کی وضاحت کریں۔ ۱۵=۱۰+۵

سوال نمبر 2: (الف) اسم ظرف کی تعریف کر کے اس کی گردان لکھیں، نیز اسکے علاوہ اسم ظرف کے کوئی دو وزن تحریر کریں؟ ۲۰=۱۰+۵+۵

(ب) "فَـاعَـل" کا وزن کون کونسے معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے؟ نیز بتائیں کہ فاعل ذیلذا کسے کہتے ہیں؟ ۱۵=۱۰+۵

سوال نمبر 3: (الف) درج ذیل ابواب کی علامات تحریر کریں؟ ۱۶=۴×۴

فَتَحَ يَفْتَحُ، تَفْعِيل، اِفْتِعَال، اِفْعِلَال

(ب) غیر ثلاثی مجرد سے اسم آلہ اور اسم تفضیل بنانے کا طریقہ لکھیں؟ ۸

(ج) "مُخَصِّمٌ" میں کتنی اور کون کونسی حالتیں جائز ہیں؟ وجہ ضرور لکھیں۔ ۱۱

حصہ دوم: خاصیات ابواب

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے صرف دو اجزاء کے جوابات تحریر کریں؟

(الف) باب "ضَرَبَ يَضْرِبُ" کے کوئی تین خاصے بیان کریں؟ ۱۵=۵+۵+۵

(ب) باب "اِفْعَال" کی کوئی سی تین خاصیات مع امثلہ تحریر کریں؟ ۱۵=۵×۳

(ج) درج ذیل اصطلاحات میں سے کسی تین کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟ ۱۵=۵×۳

الزام، بلوغ، تصییر، تشار، سلب مأخذ

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2020ء

چوتھا پرچہ: صرف

حصہ اول: علم الصیغہ

سوال نمبر 1: (الف) لفظ موضوع کی تینوں قسمیں مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

(ب) اقسام حروف کے اعتبار سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟ علم الصیغہ کی روشنی میں انکی تعریفات و امثلہ سپرد قلم کریں؟

(ج) حروف جازمہ فعل مضارع میں لفظا اور معنا کیا عمل کرتے ہیں؟ نیز لم اور لما میں فرق کی وضاحت کریں۔

جواب: (الف) لفظ موضوع کی اقسام ثلاثہ کی تعریفات اور ان کی مثالیں:

لفظ موضوع کی تین اقسام ہیں، ان کی تعریفات وامثلہ حسب ذیل ہیں:

۱- اسم: وہ کلمہ ہے، جو مستقل معنیٰ پر دلالت کرے اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے مثلاً رَجُلٌ۔

۲- فعل: وہ کلمہ ہے، جو مستقل معنیٰ پر دلالت کرے اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ پایا جائے مثلاً ضَرَبَ۔

۳- حرف: وہ کلمہ ہے، جو مستقل معنیٰ پر دلالت نہ کرے اور نہ ہی اس میں زمانہ پایا جائے مثلاً مِن، الی۔

(ب) اقسام حروف کے اعتبار سے فعل کی اقسام:

اقسام حروف کے اعتبار سے فعل کی چار اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱- صحیح: وہ فعل ہے جس کے حروف اصلیہ کے مقابلہ میں نہ ہمزہ ہو، نہ حرف علت ہو اور نہ ایک جنس کے دو حروف ہوں جیسے ضَرَبَ۔

نوٹ: حروف علت تین ہیں واؤ، الف اور یاء، جن کا مجموعہ وائے ہے۔

۲- مہموز: وہ فعل ہے، جس کے حروف اصلیہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو، اس کی تین اقسام ہیں:

(۱) ہمزہ فاء کلمہ کی جگہ ہو، تو اسے مہموز الفاء کہا جاتا ہے جیسے اَمَرَ، (۲) ہمزہ عین کلمہ کی جگہ میں ہو، تو اسے

مہموز العین کہا جاتا ہے جیسے سَأَلَ (۳) ہمزہ لام کلمہ کی جگہ ہو، تو اسے مہموز اللام کہا جاتا ہے جیسے قَرَءَ۔

۳۔ معتل: وہ فعل ہے، جس کے حروف اصلیہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو۔ اگر ایک حرف علت ہو، تو اس کی تین اقسام ہیں: (۱) اگر حرف علت فاء کلمہ کی جگہ ہو، تو وہ معتل الفاء ہے جیسے یسر، وعد (۲) اگر حرف علت عین کلمہ کی جگہ ہو، تو وہ معتل العین ہے جیسے قَالَ، بَاعَ (۳) اگر حرف علت لام کلمہ کی جگہ ہو، تو وہ معتل اللام ہوگا جیسے دَعَا، رَمٰی۔

اگر حروف اصلیہ کے مقابلہ میں دو حروف علت ہوں، تو اسے لفیف کہا جاتا ہے، لفیف کی دو اقسام ہیں: (۱) لفیف مقرون: وہ جس کلمہ میں دو حروف متصل ہوں جیسے طَوٰی (۲) لفیف فروق: وہ فعل ہے، جس میں دونوں حروف علت متفرق طور پر ہوں مثلاً وَقٰی۔

۴۔ مضاعف: وہ فعل ہے، جس میں ایک جنس کے دو حروف ہوں۔ اس کی دو اقسام ہیں: (۱) مضاعف ثلاثی: وہ فعل ہے جس میں تین حروف اصلیہ ہوں جیسے مَدَّ (۲) مضاعف رباعی: وہ ہے جس میں چار حروف اصلیہ ہوں جیسے زَلْزَلَ۔

(ج) حروف جازمہ کا فعل مضارع میں لفظی اور معنوی عمل:

حروف جازمہ پانچ ہیں: (۱) لَمْ (۲) لَمَّا (۳) لام امر (۴) لائے نہی (۵) اِنْ شرطیہ۔

یہ سب حروف فعل مضارع پر داخل ہو کر لفظی اعتبار سے پانچ صیغوں کے آخر میں جزم دیتے ہیں، وہ پانچ صیغے یہ ہیں: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، مذکر واحد مذکر حاضر اور دو صیغے متکلم یعنی واحد اور تثنیہ وجمع متکلم کا مثلاً لَمْ یَضْرِبْ، لَمْ تَضْرِبْ، لَمْ تَضْرِبْ، لَمْ اَضْرِبْ، لَمْ نَضْرِبْ۔ سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی گرا دیتے ہیں، وہ یہ ہیں: تثنیہ مذکر غائب، تثنیہ مؤنث غائب، تثنیہ مذکر حاضر، تثنیہ مؤنث حاضر، جمع مذکر غائب، جمع مذکر حاضر اور واحد مؤنث حاضر جیسے لَمْ یَضْرِبَا، لَمْ یَضْرِبُوْا، لَمْ تَضْرِبَا، لَمْ تُضْرِبَا، لَمْ تَضْرِبُوْ، لَمْ تَضْرِبَا اور لَمْ تَضْرِبِی۔

ان حروف کا معنوی عمل یوں ہے کہ لما اور لم دونوں فعل مضارع کو فعل ماضی کے معنیٰ کے ساتھ کر دیتے ہیں، لام امر فعل میں حکم کے معنیٰ پیدا کر دیتا ہے اور لا نہی کا فعل مضارع میں ممانعت کے معنیٰ پیدا کر دیتا ہے۔

لَمَّا اور لَمْ میں فرق: لَمْ مطلق نفی کے لیے آتا ہے اور لَمَّا متکلم کے کلام کے وقت تک کی نفی کے لیے آتا ہے۔ (۲) لَمْ کے فعل کو حذف کرنا جائز نہیں ہے جبکہ لَمَّا کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) اسم ظرف کی تعریف کر کے اس کی گردان لکھیں نیز اسکے علاوہ اسم ظرف کے کوئی دو وزن تحریر کریں؟

(ب) "فـاعـل" کا وزن کون کونسے معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے؟ نیز بتائیں کہ فاعل ذیکذا کسے کہتے ہیں؟

جواب: (الف) اسم ظرف کی تعریف اور گردان:

تعریف: وہ اسم ہے، جو کام کرنے کی جگہ یا وقت پر دلالت کرے جیسے مَضْرِبٌ (یعنی ایک جگہ یا وقت)

اسم ظرف کی گردان درج ذیل ہے:

مَفْعِلٌ، مَفْعِلَانِ، مَفْعِلَيْنِ، مَفَاعِلُ

اسم ظرف کے وزن: غیر ثلاثی مجرد فعل مضارع سے اسم ظرف اسم ظرف کے وزن پر آتا ہے جیسے يُكْرِمُ سے مُكْرَمٌ۔ فعل مضارع ثلاثی مجرد معتل الفاء اور مضارع مکسور العین سے اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ فعل مضارع مفتوح العین، مضموم العین، اجوف، ناقص اور مضاعف سے اسم ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَقَالٌ، مَنْصَرٌ، مَرْضًى اور مَمَدٌّ۔

(ب) "فاعلٌ" کے وزن کے معانی:

"فَاعِلٌ" کا وزن کئی معانی کے لیے آتا ہے: (۱) کام کرنے والے کے معنیٰ پر دلالت کرنے کے لیے، یہ ثلاثی مجرد سے فاعل کے وزن پر مثلاً ضَارِبٌ (۲) بعض اوقات اسم آلہ فاعل کے معنیٰ پر بھی دلالت کرتا ہے جیسے لفظ "خَاتِمٌ" مہر لگانے کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے، مگر اس صورت میں مطلقاً اسم کا معنیٰ غالب رہے۔ (۳) اسم عدد: اسم عدد مفرد اگر بطور اسم وصفی فاعل کے وزن پر ہو، تو وہ فاعل کے معنیٰ دیتا ہے مثلاً خَامِسٌ (پانچواں) (۴) اسم عدد مرکب: اسم عدد مرکب میں پہلی جز فاعل کے وزن پر ہو، تو بھی فاعلیت کے معنیٰ دے گی جیسے حَادِيْ عَشَرَ گیارہواں۔

فاعل ذیکذا: اسم فاعل جب نسبت کے لیے استعمال ہو، تو اسے فاعل ذیکذا کہا جاتا ہے جیسے تَامِرٌ (کھجور والا) اور لَابِنٌ (دودھ والا)

سوال نمبر 3: (الف) درج ذیل ابواب کی علامات تحریر کریں؟

فَتَحَ يَفْتَحُ، تَفْعِيْلُ، اِفْتِعَالٌ، اِفْعِلَّالٌ

(ب) غیر ثلاثی مجرد سے اسم آلہ اور اسم تفضیل بنانے کا طریقہ لکھیں؟

(ج) مُخْصِمٌ میں کتنی اور کون کونسی حالتیں جائز ہیں؟ وجہ ضرور لکھیں؟

جواب: (الف) ابواب کی علامات:

فَتَحَ يَفْتَحُ: اس باب کی علامت یہ ہے کہ اس میں ماضی اور مضارع میں عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔

تَفْعِيْلٌ: اس باب کی علامت عین کلمہ کا مشدد ہونا ہے اور اس کے فعل مضارع معروف میں علامات

مضارع مضموم ہوتی ہیں مثلاً صَرَّفَ يُصَرِّفُ۔

اِفْتِعَالٌ: اس کی علامت فاء کلمہ سے پہلے ہمزہ اور فاء کلمہ کے بعد تاء کا اضافہ ہے جیسے اِجْتَنَبَ يَجْتَنِبُ۔

اِفْعَلَّالٌ: اس کی علامات فاء کلمہ سے پہلے ہمزہ اور لام کلمہ ثانی مشدد ہونا ہے جیسے اِقْشَعَرَّ يَقْشَعِرُّ۔

(ب) غیر ثلاثی مجرد سے اسم آلہ اور اسم تفضیل بنانے کا طریقہ:

غیر ثلاثی مجرد افعال سے اسم آلہ اور اسم تفضیل نہیں آتے، تاہم اگر اسم تفضیل کے معانی لینا مقصود ہو، وہ فعل ثلاثی مجرد جس میں شدت، قوت اور قبح کے معانی پائے جائیں، تو اس سے اسم تفضیل بنا کر مطلوبہ فعل (غیر ثلاثی) کا آخر مصدر لایا جائے گا مثلاً اَشَدُّ حَمْرَةً

(ج) ”مُخَصِّمٌ“ کی حالتیں:

اگر باب افتعال کا عین کلمہ تاء، ثاء، جیم، زا، دال، ذال، سین، شین، صاد، ضاد، طاء، ظاء میں سے کوئی حرف ہو تو تائے افتعال کو عین کلمہ کا ہم جنس بنا کر اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں اور ادغام کرتے ہیں اور ہمزہ وصل گر جاتا ہے جیسے اِخْتَصَمَ سے خَصَّمَ، فاء کلمہ کو کسرہ دینا بھی جائز ہے جیسے خِصَّمَ يَخِصِّمُ، اسم فاعل میں کلمہ کو ضمہ دینا بھی جائز ہے یعنی مُخَصِّمٌ، مِخِصِّمٌ، مُخُصِّمٌ تینوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

حصہ دوم: خاصیات الابواب

سوال نمبر 4: درج ذیل اجزاء کے جوابات تحریر کریں؟

(الف) باب ”ضَرَبَ يَضْرِبُ“ کے کوئی تین خاصے بیان کریں؟

(ب) باب ”افعال“ کی کوئی سی تین خاصیات مع امثلہ تحریر کریں؟

(ج) درج ذیل اصطلاحات میں سے کسی تین کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟

اِلْزَامُ، بَلُوْغٌ، تَصِيِيْرُ، تَشَارُكْ، سلب مأخذ

جواب: (الف) باب ”ضرب یضرب“ کے خاصیے:

(۱) سلب ماخذ: کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا جیسے خَضَى الْمَطَرُ الْفَارَّ یعنی بارش نے چوہے کو بل سے باہر نکال دیا۔

(۲) قطع ماخذ: مدلول ماخذ کو کاٹنا جیسے خَلَيْتُ (یعنی میں نے تازہ گھاس کاٹی)

(۳) اعطاء ماخذ: کسی کو مدلول ماخذ دینا جیسے اَجَرَ الْمَرْءَ (یعنی اس آدمی نے کسی کو مزدوری دی)۔ مزید مشہور ماخذ یہ ہیں: تعمل، موافقت، تدریج، کثرت ماخذ، الباس، ضرب ماخذ، بلوغ، قطلیہ،

مطاوعت، تأذی، قصر اور تخلیط۔

(ب) باب افعال کے خاصیات:

۱-الزام: متعدی سے لازم کرنا جیسے اَحْمَدَ زَیْدٌ (یعنی زید قابل حمد ہوا)

۲-تعریض یا عرض: فاعل کا کسی چیز کو ماخذ کے مدلول کی جگہ لے جانا، جیسے اَبَعْتُه (یعنی میں اسے بیع کی جگہ (منڈی) میں لے گیا) یہاں اَبَعْتُ کا ماخذ ''بیع'' اور اس کی جگہ منڈی ہے۔

۳-اعطاء ماخذ: اعطاء ماخذ کا معنیٰ ہے ''ماخذ دینا'' جیسے اَشْوَیْتُهٗ یعنی میں نے اسے بھوننے کے لیے دیا۔ مزید مشہور یہ ہیں: تعمل، ابتداء، اتخاذ، سلب ماخذ، تعدیہ، تصیر، الزام، تعریض، لیاقت، تالم، ماخذ، ضرب ماخذ۔

(ج) اصطلاحات کی تعریفات و مثالیں:

۱-الزام: متعدی سے لازم بنانا جیسے اَحْمَدَ زَیْدٌ (یعنی زید قابل حمد ہوا)۔

۲-بلوغ: کسی چیز کا ماخذ میں پہنچنا یا داخل ہونا، یا کسی چیز کا ماخذ کے مرتبہ کو پہنچنا جیسے اَعْشَرَتِ الدَّرَاهِمَ (درہم دس تک پہنچے)

۳-تصییر: فاعل کا مفعول کو صاحب ماخذ بنانا جیسے عَافَاكَ اللّٰهُ۔

۴-تشارک: دو آدمیوں کا باہم مل کر کسی کام کو اس طرح انجام دینا کہ ان میں سے ہر ایک فاعل بھی اور مفعول بھی جیسے تَقَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًوا (یعنی زید اور عمرو دونوں نے باہم قتال کیا)

۵-سلب ماخذ: فاعل کا ماخذ کو دور کرنا جیسے مَخَّطَ زَیْدٌ (یعنی زید نے رینٹھ کو دور کیا)

☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۱ھ/2020ء

پانچواں پرچہ: نحو

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں میں سے دو، دو سوال حل کریں۔

حصہ اول: تفہیم النحو

سوال نمبر 1: (الف) کلام، جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کی تعریفات مثالوں کے ساتھ واضح کریں۔ ۳×۵=۱۵

(ب) بتائیں کہ "یا زید" جملہ ہے یا نہیں؟ ۵

(ج) درج ذیل میں سے اسم، فعل اور حرف الگ الگ کریں؟ ۵×۲=۱۰

زَیْدٌ، اِلٰی، مَنْ، اُکْرُمُوْا، تَفْعَلِیْنَ۔

سوال نمبر 2: (الف) اسم متمکن کی تعریف لکھیں اور اس کے اعراب کی کوئی تین قسمیں مع امثلہ تحریر کریں؟ ۴+۱۸=۲۲

(ب) درج ذیل میں سے مسند اور مسند الیہ الگ الگ کریں؟ ۸×۱=۸

جَاءَ مُسْلِمٌ، اَلْبِنْتُ ذَکِیَّةٌ، زَیْدٌ قَائِمٌ، نَصَرَ عَالِمٌ

سوال نمبر 3: درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ ۵×۶=۳۰

مفعول فیہ، تاکید، عطف بحرف، فاعل، مبتدا کی قسم ثانی۔

حصہ دوم: شرح مائة عامل

سوال نمبر 4: (الف) اسم کو جر دینے والے حروف میں سے پانچ کے نام اور مثالیں لکھیں؟ ۲×۵=۱۰

(ب) افعال قلوب کی تعریف کریں اور بتائیں یہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟ ۳+۷=۱۰

سوال نمبر 5: (الف) حروف مشبہ بالفعل کون سے ہیں؟ ان کا عمل بھی بیان کریں اور مثالیں بھی دیں۔ ۲×۶=۱۲

(ب) کان کتنی قسم کا ہوتا ہے؟ اس کا عمل بیان کریں اور مثالیں بھی دیں۔۸

سوال نمبر 6: (الف) حروف ندا کتنے اور کون سے ہیں؟ مثالیں دے کر بیان کریں؟ ۲×۵=۱۰

(ب) ما و لا المشبھتان بلیس کا عمل مثالوں سے واضح کریں اور دونوں میں فرق بیان کریں؟ ٦+۴=۱۰

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2020ء

پانچواں پرچہ: نحو

حصہ اول: تفہیم النحو

سوال نمبر 1: (الف) کلام، جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کی تعریفات مثالوں کے ساتھ واضح کریں۔

(ب) بتائیں کہ "یَا زَیْدُ" جملہ ہے یا نہیں؟

(ج) درج ذیل میں سے اسم فعل اور حرف الگ الگ کریں؟

زَیْدٌ، اِلٰی، مَنْ، اَکْرَمُوْا، تَفْعَلِیْنَ۔

جواب: (الف) اصطلاحات نحویہ کی تعریفات اور مثالوں سے وضاحت:

کلام: وہ ہے، جو دو کلمات سے مل کر بنے اور اس میں اسناد بھی پایا جائے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ، قَامَ زَیْدٌ۔

نوٹ: کلام کو جملہ اور مرکب بھی کہا جاتا ہے۔

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے، جس کی پہلی جز اسم ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے، جس کی پہلی جز فعل ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ۔

(ب) یَا زَیْدُ کی وضاحت:

"یَا زَیْدُ" جملہ ہے اور جملہ فعلیہ ہے، اس لیے حرف ندا "یا" قائمقام اَدْعُوْ یا اَطْلُبُ کے ہے، جو فعل با، فاعل ہے اور "زَیْدُ" منادیٰ ہے، جو مرفوع لفظاً اور منصوب معنیً مفعول ہے۔ اس طرح یہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(ج) الفاظ سے اسم، فعل اور حرف کا انتخاب:

اسم: زَیْدٌ

فعل: (۱) اَکْرَمُوْا (۲) تَفْعَلِیْنَ

حرف: (۱) اِلٰی، (۲) مَنْ

سوال نمبر 2: (الف) اسم متمکن کی تعریف لکھیں اور اس کے اعراب کی کوئی تین قسمیں مع امثلہ تحریر کریں؟

(ب) درج ذیل میں سے مسند اور مسند الیہ الگ الگ کریں؟

جَاءَ مُسْلِمٌ، البِنتُ ذَكِيَّةٌ، زَيْدٌ قَائِمٌ، نَصَرَ عَالِمٌ

جواب: (الف) اسم متمکن کی تعریف:

وہ اسم معرب ہے، جو مختلف عوامل آنے سے اس کا اعراب بدل جائے جیسے جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ۔

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی اقسام:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ اقسام ہیں، جن میں سے چند مع امثلہ حسب ذیل ہیں:

۱- رفع ضمہ لفظی سے، نصب فتح لفظی اور جر کسرہ لفظی ہے، یہ تین اسماء کا اعراب آتا ہے: (۱) مفرد منفرد صحیح (۲) مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح، (۳) جمع مکسر۔ تینوں کی مثال جَاءَ نِيْ، زَيْدٌ وَدَلْوٌ وَرِجَالٌ، رَوَيْتُ زَيْدًا وَدَلْوًا وَرِجَالًا وَمَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَّ دَلْوٍ وَ رِجَالٍ۔

۲- رفع ضمہ لفظی سے اور نصب و جر کسرہ لفظی سے آتا ہے۔ یہ اعراب جمع مؤنث سالم کا ہے جیسے جَاءَ نِيْ مُسْلِمَاتٌ، وَرَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔

۳- رفع ضمہ لفظی سے اور نصت و جر فتح لفظی سے آتا ہے۔ یہ اعراب غیر منصرف کا آتا ہے، غیر منصرف وہ اسم ہوتا ہے، جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو پائے جائیں، یا ایک پایا جائے، جو دو کے قائمقام ہو جیسے جَاءَ نِيْ اَحْمَدُ، رَأَيْتُ اَحْمَدَ وَمَرَرْتُ بِاَحْمَدَ۔

(ب) مسند اور مسند الیہ کا انتخاب:

مسند: (۱) جَاءَ (۲) ذَكِيَّةٌ (۳) قَائِمٌ (۴) نَصَرَ

مسند الیہ: (۱) مُسْلِمٌ (۲) اَلْبِنْتُ (۳) زَيْدٌ (۴) عَالِمٌ

سوال نمبر 3: درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

مفعول فیہ، تاکید، عطف بحرف، فاعل، مبتدا کی قسم ثانی۔

جواب: اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ:

۱- مفعول فیہ: وہ مفعول ہے جس میں فاعل کا فعل واقع، اس کو ظرف بھی کہتے ہیں جیسے جَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ۔

۲- تاکید: وہ تابع ہے، جو اپنے متبوع کو نسبت میں مضبوط کر دے تاکہ سننے والے کو شک نہ رہے جیسے قَامَ قَامَ زَيْدٌ، اس مثال میں دوسرا "قَامَ" پہلے قَامَ کی تاکید کے لیے آیا ہے۔

۳-عطف بحرف: وہ تابع ہے، جو اپنے متبوع سے مل کر نسبت میں مقصود ہو اور دونوں کے درمیان حرف عاطفہ ہو جیسے جَاءَ زَيْدٌ وَّ عَمْرٌو۔

۴-فاعل: وہ اسم ہے، جس سے پہلے فعل یا شبہ یا معنیٰ فعل ہو، وہ اس کی طرف اس طرح مسند ہو کہ اس کے ساتھ قائم ہو اور اس پر واقع نہ ہو جیسے قَامَ زَيْدٌ۔

۵-مبتداء کی قسم ثانی: وہ اسم ہے، جو صیغہ صفت ہو اور اپنے مابعد اسم کو رفع دے، اس سے پہلے ہمزہ استفہام یا ما نافیہ ہو جیسے مَا قَائِمٌ زَيْدٌ، أَقَائِمٌ زَيْدٌ۔

حصہ دوم: شرح مائة عامل

سوال نمبر 4: (الف) اسم کو جر دینے والے حروف میں سے پانچ کے نام اور مثالیں لکھیں؟

(ب) افعال قلوب کی تعریف کریں اور بتائیں یہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: (الف) حروف جارہ:

حروف جارہ تعداد میں سترہ ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) باء (۲) تاء (۳) مِنْ (۴) اِلٰی (۵) حَتّٰی (۶) فِیْ (۷) لام (۸) رُبَّ (۹) واوَ قسم (۱۰) خَلَا (۱۱) تاءِ قسم! (۱۲) عَنْ (۱۳) عَلٰی (۱۴) کافِ تشبیہ (۱۵) مُذْ مُنْذَ (۱۶) خاشا (۱۷) عَدَا۔

یہ حروف اسم پر داخل ہو کر اسے جر دیتے ہیں جیسے اَلْمَالُ لِزَيْدٍ۔

(ب) افعال قلوب کی تعریف اور ان کی تعداد:

افعال قلوب وہ ہیں، جن کا تعلق دل سے ہوتا ہے اور یہ دو مفعولوں کو چاہتے ہیں اور انہیں نصب دیتے ہیں جیسے عَلِمْتُ زَيْدًا عَالِمًا۔

افعال قلوب تعداد میں سات ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

(۱) عَلِمْتُ (۲) حَسِبْتُ (۳) خِلْتُ (۴) زَعَمْتُ (۵) رَأَيْتُ (۶) وَجَدْتُ (۷) ظَنَنْتُ۔

سوال نمبر 5: (الف) حروف مشبہ بالفعل کون سے ہیں؟ ان کا عمل بھی بیان کریں اور مثالیں بھی دیں؟

(ب) کان کتنی قسم کا ہوتا ہے؟ اس کا عمل بیان کریں اور مثالیں بھی دیں۔

جواب: (الف) حروف مشبہ بالفعل، ان کا عمل اور ان کی مثالیں:

حروف مشبہ بالفعل وہ ہیں، جو عمل کے اعتبار سے فعل سے مشابہت رکھتے ہیں یعنی اپنے اسم کو نصب

اور خبر کو رفع دیتے ہیں، یہی ان کا عمل جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ۔

حروف مشبہ بالفعل تعداد میں چھ ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) اِنَّ (۲) اَنَّ (۳) کَاَنَّ (۴) لٰکِنَّ (۵) لَیْتَ (۶) لَعَلَّ۔

مثالیں: اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ، اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ، کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ، زَیْدٌ حَاضِرٌ لٰکِنَّ عَمْرًوا غَائِبٌ، لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ، لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ۔

(ب) کَانَ کی اقسام، اس کا عمل اور مثالیں:

کَانَ کی تین اقسام ہیں: (۱) کَانَ ناقصہ: یہ وہ ہے، جو اسم اور خبر کا محتاج ہوتا ہے، اس کی پھر دو قسمیں ہیں: (الف) کَانَ دائمی: یہ وہ ہے جس کی خبر اس کے لیے دائمی ہو اور اس سے کبھی بھی جدا نہ ہو جیسے کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا۔ (ب) کَانَ انقطاعی: یہ وہ ہے، جس کی خبر فاعل کے لیے ہمیشہ ثابت نہ رہے جیسے کَانَ زَیْدٌ شَابًا۔ (۲) کَانَ تامہ: یہ وہ ہے، جس کو خبر کی ضرورت نہیں بلکہ اپنے اسم سے مل کر جملہ مکمل ہو جاتا ہے اور یہ حصل کے معنیٰ میں ہوتا ہے جیسے کَانَ الْمَطَرُ یعنی حَصَلَ الْمَطَرُ، تو یہی کَانَ تامہ ہے۔ (۳) کَانَ زَائِدَہ: یہ وہ ہے، اگر اسے عبارت سے حذف کر دیا جائے جو مفہوم میں نقص پیدا نہیں ہو جیسے شاعر کا شعر ہے: عَلٰی کَانَ الْمُسَوَّمَةِ الْعِرَابِ۔

کَانَ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، ناقص ہونے کی صورت میں مبتداء کو رفع دیتا ہے، اسے اس کا اسم کہا جاتا ہے اور خبر کو نصب دیتا ہے اور خبر کو اس کی خبر کہا جاتا ہے۔ اس کے تامہ یا زائدہ ہونے کی صورت میں خبر کا محتاج نہیں ہوتا اور محض اسم کو رفع دیتا ہے۔

سوال نمبر 6: (الف) حروف ندا کتنے اور کون سے ہیں؟ مثالیں دے کر بیان کریں؟

(ب) ما و لا المشبهتان بلیس کا عمل مثالوں سے واضح کریں اور دونوں میں فرق بیان کریں؟

جواب: (الف) حروف ندا، ان کی تعداد اور مثالیں:

حروف ندا وہ ہیں، جن کے ساتھ کسی کو پکارا جائے، یہ تعداد میں پانچ ہیں:

(۱) یَا (۲) اَیَا (۳) هَیَا (۴) اَیْ (۵) ہمزہ مفتوحہ (اَ)

اَیْ اور ہمزہ مفتوح قریب کے لیے آتے ہیں جیسے اَزَیْدُ، اَیْ زَیْدُ۔ جب زید قریب ہو۔ ایا اور هَیَا دونوں دور کے لیے آتے ہیں: هَیَا عُمَرُ، اَیَا عُمَرُ۔ جب عمر دور ہو۔ یا قریب، متوسط اور دور کے لیے آتا ہے جیسے یَا زَیْدُ، یَا اَللّٰہُ۔

نوٹ: یاء کی پانچ خصوصیات ہیں: (۱) یہ قریب، متوسط اور دور کے لیے آتا ہے۔

(۲) اس کا حذف کرنا بھی جائز ہے جیسے اَللّٰھُمَّ، رب (۳) یہ لفظ اللہ کے ساتھ خاص ہے جیسے یَااَللّٰہُ (۴) یہ منادٰی اور مندوب دونوں کے لیے استعمال (۵) یہ اصل ہے جبکہ باقی فرع ہیں۔

(ب) مَا وَلَا مُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ کا عمل اور مثالیں:

ما اور لا دونوں کی لیس کے ساتھ دو طرح سے مشابہت ہے: (۱) مشابہت معنوی: جس طرح لیس میں نفی کا معنیٰ پایا جاتا ہے، اسی طرح ما اور لا میں بھی نفی پائی جاتی ہے۔ (۲) مشابہت عملی: جس طرح لیس جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتداء کو رفع دیتا ہے، جو اس کا اسم کہلاتا ہے اور خبر کو نصب دیتا ہے اور اسے اس کی خبر کہا جاتا ہے۔ اسی طرح ما اور لا بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مبتداء کو رفع دیتے ہیں، جو ان کا اسم کہلاتا ہے اور خبر کو نصب دیتے ہیں، اسے ان کی خبر کہا جاتا ہے جیسے مَا زَيْدٌ قَائِمًا، لَا رَجُلٌ اَفْضَلُ مِنْكَ۔

مَا اور لَا میں فرق خواہ مَا اور لَا دونوں میں نفی کے معنیٰ پائے جاتے ہیں مگر بنیادی طور پر ان میں ایک فرق ہے کہ ما معرفہ اور نکرہ دونوں کے لیے آتی ہے جبکہ لَا صرف نکرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۱ھ/2020ء

چھٹا پرچہ: عربی ادب

وقت: تین گھنٹے

کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے دو اجزاء کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(i) والتاريخ بقول بان الصدام قد استمر طوال القرون بين دين الاخوة والمساواة والكرامة البشرية وبين المجتمع الوثنى الطبقى وكان الهنادكة ولا يزالون يعتبرون المسلمين نجسا يجب القضاء عليهم وتطهير الهند من وجودهم۔

(ii) عن عائشة انه صلى الله عليه وسلم يخصف نعله ويخيط ثوبه كمال يعمل احدكم فى بيته وعنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم خيركم لاهله وانا خيركم لاهلى وعن ابى هريرة قال ماعاب رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما قط۔

(iii) وكان لا يؤخر عمل اليوم للغد ولا يعجز قال بعض اخوته يا امير المؤمنين لو ركبت فتروحت قال فمن يقضى شغل ذالك اليوم قال تقضيه من الغد قال لقد ثقل عمل يوم واحد فكيف اذا اجتمع عمل يومين۔

سوال نمبر 2: (الف) درج ذیل میں سے صرف تین اجزاء کا عربی میں جواب تحریر کریں؟

۱۵=۳×۵

(i) من حاول جاهدا ان تبقى الهند دولة موحدة

(ii) من الف كتاب الف ليلة وليلة؟

(iii) ماهو دستور الامة الاسلامية؟

(iv) ما ذايباع فى سوق انار كلى؟

(ب) درج ذیل الفاظ میں سے تین الفاظ کو عربی جملوں میں استعمال کریں؟ ۱۵=۳×۵

نِيَّةٌ، خَصْلَةٌ، مُسَجَّلٌ، اَلْغِيْبَةُ، رَوْعَةٌ

سوال نمبر 3: (الف) درج ذیل میں سے تین جملوں کی عربی بنائیں؟ ۱۵=۳×۵

(i) گناہ گار خسارے میں رہنے والے ہیں۔

(ii) کیا تم اس حد تک عاجز ہو چکے ہو؟

(iii) گھبراہٹ سے لڑنے والا واپس نہیں آتا۔

(iv) چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

(ب) درج ذیل میں سے کوئی پانچ الفاظ مفردہ کی جمع اور جمع کے مفرد لکھیں؟ ۱۵=۳×۵

حِيلَةٌ، قَطَرَاتٌ، اَصْحَابٌ، مَكْتَبٌ، عَنَاوِيْنَ، بَغْلَةٌ، حَوَائِجُ، مطبخٌ

سوال نمبر 4: حدیقۃ الادب کتاب کے کسی ایک عنوان پر عربی میں مضمون لکھیں جو کم سے کم دس سطروں پر مشتمل ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2020ء

چھٹا پرچہ: عربی ادب

سوال نمبر 1: درج ذیل اجزاء کا ترجمہ تحریر کریں؟

(i) والتاريخ يقول بان الصدام قد استمر طوال القرون بين دين الاخوة والمساواة والكرامة البشرية وبين المجتمع الوثني الطبقي وكان الهنادكة ولا يزالون يعتبرون المسلمين نجسا يجب القضاء عليهم وتطهير الهند من وجودهم.

(ii) عن عائشة انه صلى الله عليه وسلم يخصف نعله ويخيط ثوبه كمال يعمل احدكم في بيته وعنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم خيركم لاهله وانا خيركم لاهلي وعن ابي هريرة قال ماعاب رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما قط.

(iii) وكان لا يؤخر عمل اليوم للغد ولا يعجز قال بعض اخوته يا امير المؤمنين لو ركبت فتروحت قال فمن يقضي شغل ذالك اليوم قال تقضيه من الغد قال لقد ثقل عم يوم واحد فكيف اذا اجتمع عمل يومين.

جواب: اجزاء کا اردو ترجمہ:

(i) اور تاریخ بتاتی ہے کہ یہ تصادم اخوت، مساوات اور احترام انسانی کے دین میں بت پرستی اور معاشرتی طبقات میں کئی صدیوں سے جاری ہے۔ ہندو لوگ، مسلمانوں کو پلید اور گندہ خیال کرتے تھے، اس لیے ان کا خاتمہ کرنا اور ہندوستان کو ان کے وجود سے پاک کرنا ضروری ہے۔

(ii) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتوں کو خود پیوند لگا لیتے تھے، اپنے کپڑے سی لیتے تھے، جس طرح تم میں سے کوئی شخص یہ کام اپنے گھر میں انجام دیتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ آدمی ہے، جو اپنے اہل خانہ کے حق میں بہتر ہو اور میں اپنے اہل خانہ کے حق میں تم سب سے زیادہ بہتر ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے سے عیب نہیں نکالا۔

(iii) اور آپ آج کا کام دوسرے دن کے لیے نہیں چھوڑتے تھے، نہ خود کو تھکاوٹ میں مبتلا کرتے

تھے، آپ کے ایک بھائی نے آپ سے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ سواری کرتے تو آپ کو تفریح (سکون) حاصل ہو جاتا، تو آپ نے (اس سے) پوچھا: اس دن کا کام کون سرانجام دے گا؟ اس نے جواب میں عرض کیا: اس دن کا کام دوسرے دن کرلیں، آپ نے فرمایا: اس طرح ایک دن کا کام زیادہ ہو جائے گا؟ اس نے عرض کیا: اگر دو دنوں کا کام جمع ہو جائے گا، تو پھر کیا ہوگا؟

سوال نمبر 2: (الف) درج ذیل اجزاء کا عربی میں جواب تحریر کریں؟

(i) من حاول جاهدا ان تبقى الهند دولة موحدة

(ii) من الف كتاب الف ليلة وليلة؟

(iii) ماهو دستور الامة الاسلامية؟

(iv) ما ذايباع في سوق انار كلي؟

(ب) درج ذیل الفاظ کو عربی جملوں میں استعمال کریں؟

نيةً، خصلة، مسجل، الغيبة، روعة

جواب: (الف) اجزاء کا عربی میں جواب:

(i) حاول المسلمون جاهدين ان تبقى الهند ودولة موحدة

(ii) ليس مؤلف كتاب الف ليلة وليلة شخصاً معيناً

(iii) القران والسنة دستور الامة الاسلامية

(iv) يباع في سوق انار كلي الاحذية والملابس الجاهرة

(ب) الفاظ کا عربی جملوں میں استعمال:

نية: انما لاعمال بالنية

خصلة: الصدق خصلة طيبة

مسجل: سارسل هذا الخطاب مسجلًا

الغيبة: الغيبة قول قبيح

روعة: ازدادت روعة يتيك

سوال نمبر 3: (الف) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں؟

(i) گناہ گار خسارے میں رہنے والے ہیں۔

(ii) کیا تم اس حد تک عاجز ہو چکے ہو؟

(iii) گھبراہٹ سے لڑنے والا واپس نہیں آتا۔

(iv) چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

(ب) درج ذیل الفاظ مفردہ کی جمع اور جمع کے مفرد لکھیں؟

حيلة، فضلات، اصحاب، مكتب، عناوين، بغلة، حوائج، مطبخ

جواب: اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:

(i) المجرمون هم الخاسرون

(ii) هل عجزت الى غاية هذه

(iii) المقاتل الفازع لايعود

(iv) لا يدخل الجنة قتات

(ب) مفردات کی جمع اور جمع کے واحد:

الفاظ کے مفردات: (۱) فضلة (۲) صاحب (۳) عنوان (۴) حاجة

الفاظ کی جموع: (۱) حيل (۲) مكاتب (۳) بغال (۴) مطابخ

سوال نمبر 4: حديقة الادب کتاب کے کسی ایک عنوان پر عربی میں مضمون لکھیں جو کم سے کم دس سطروں پر مشتمل ہو؟

جواب: عربی میں مضمون:

سيرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم

كان الناس يعيشون تحت لواء الظلم والعبودية والاسترقاق والاستغلالة لافي جزيرة العرب فحسب بل في جميع أرجاء العالم . رحم الله الناس وبعث فيهم محمداً صلى الله عليه وسلم رسولاً ورحمة اللعالمين فانجلى ظلام الضلال والظلم وارتفعت اعلام دين التوحيد .

وولد خاتم النبيين وسيّد المرسلين بمكة سنة ٥٧٠م بعد وفاة ابيه عبدالله باشهر قليلة وماتت امه السيّدة اٰمنة وهو ابن ست سنين . وكفله جده عبدالمطلب ثم عمه ابو طالب . وتزوج من السيّدة الطاهرة خديجة بنت خويلد وهو في الخامسة والعشرين من عمره .

وبدأ عليه الصلاة والسلام بدعوته الى الاسلام بمكة وهو ابن الأربعين واستمر بها ثلاث عشرة سنة ولكن قريشا كذبوه واذوه وأصحابه فهاجر الى المدينة . ولكن المشركين بمكة ما انفكوا من معاداتهم اياه عليه السلام واضطهاده واصحابه فاضطر

عليه السّلام الى عدة من الغزوات ضد المشركين ليدافعوا عن انفسهم . وانتصر على المشركين وكان انتصاره الحاسم يوم فتح مكة فدخلها فاتحاً سنة ۸ھ ۶۳۰م وعفا عنهم . وقد مكث عليه السلام فى المدينة المنورة عشر سنوات حتى لحق بالرفيق الاعلٰى فى الثالثة والستين من عمره فى سنة ۱۱ھ/۶۳۲م بعد أن حج حجة الوداع وأن رأى دينه القيم يعم جزيرة العرب جميعها .

ودينه عليه السلام يدعو الى التوحيد والحق والعدل والأحسان والمساواة والٰى كل خلق كريم وينهٰى عن الشرك والظلم والاستغلال والتميز العنصرى واللونى واللسانى وغيره كما أنه يحرم الربو وأكل المال بالباطل ويأمر بالانفاق فى سبيل الله لكى لاتكون الأموال دولة بين الأغنياء .

وكان نبينا عليه الصلاة والسلام مثلاً اعلٰى فى الأخلاق الكريمة حياته الطيبة كلها عبارة عن مكارم الاخلاق . ولذلك قال سبحانه و تعالٰى: لقد كان لكم فى رسول الله أُسوة حسنة فيجب علينا أن نهتدى بسيرته ونتبعها ونحبه عليه الصلاة والسلام حبا جما .

☆☆☆☆☆☆